روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:06
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا (اور وہ میری جماعت میں نہیں ہے) جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کے رات کو (بے فکری سے) سو جائے کہ اس کے برابر رہنے والا اس کا پڑوسی بھوکا ہو، اور اس آدمی کو اس کے بھوکے ہونے کی خبر ہو"۔ (طبرانی) پڑوسیوں کے جو حقوق قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں ان میں غیر مسلم پڑوسی بھی شامل ہیں۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 194, Tuesday- 14 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۹۴ ❁ منگل ، ۱۴ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲۸ر محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

ناگالینڈ: آسام رائفلز کے قافلے کے پاس آئی ای ڈی دھماکہ

ایک جاں بحق، ۴ر زخمی آسام رائفلز کا ایک قافلہ معمول کے گشت پر تھا تبھی سڑک کے کنارے نصب ایک طاقتور آئی ای ڈی میں دھماکہ ہوگیا، یہ واقعہ ناگالینڈ کے چوموکیڈیما علاقے میں پیش آیا

ناگالینڈ کے سکھووی علاقے میں آسام رائفلز کے قافلے کے قریب مشتبہ امپرووائزڈ ایکسپلوسیوڈیوائس (آئی ای ڈی) دھماکے کی خبر سامنے آئی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق اس دھماکے میں ایک جوان جاں بحق ہو گئے ہیں، جبکہ 4 دیگر جوان زخمی ہوئے ہیں۔ یہ دھماکہ ناگالینڈ کے چوموکیڈیما علاقے میں ہوا ہے۔ ایک ہفتے کے اندر یہ دوسری بار ہے کہ آسام رائفلز کے قافلے کے قریب آئی ای ڈی دھماکہ ہوا ہے۔ اس واقعے کے بعد پورے علاقے میں سکیورٹی بڑھادی گئی ہے اور بڑے پیمانے پر تلاشی مہم چلائی جا رہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق آسام رائفلز کا ایک قافلہ معمول کے گشت پر تھا، تبھی سڑک کے کنارے نصب ایک طاقتور آئی ای ڈی میں دھماکہ ہوگیا۔ یہ واقعہ ناگالینڈ کے چوموکیڈیما علاقے میں پیش آیا، جسے سکیورٹی کے لحاظ سے انتہائی حساس مانا جاتا ہے۔ دھماکے کے بعد آسام رائفلز، ناگالینڈ پولیس اور فوج کے اضافی دستوں کو علاقے میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ چوموکیڈیما اور آس پاس کے جنگلات میں سرچ آپریشن چلایا جارہا ہے۔ واقعے کے فوراً بعد تمام زخمی جوانوں کو قریبی میڈیکل سنٹر منتقل کر دیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ افسران کے مطابق شدید زخمی جوانوں کی حالت پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ دھماکے کے بعد سکیورٹی فورسز نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور حملے کے پیچھے ملوث افراد کا پتا لگانے کے لیے

وسیع پیمانے پر تلاشی مہم شروع کر دی ہے۔ سکیورٹی ایجنسیاں آس پاس کے علاقوں میں بھی تفتیش کر رہی ہیں تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ حملے کی منصوبہ بندی کس نے کی تھی اور اس میں کون کون ملوث تھا۔ دھماکے کی تحقیقات کے لیے بم ڈسپوزل اسکواڈ اور فرانزک ماہرین کی ٹیموں کو بھی جائے وقوعہ پر بھیج دیا گیا ہے۔ یہ ٹیمیں دھماکے کی جگہ سے شواہد اکٹھے کر رہی ہیں اور یہ پتا لگانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ استعمال کیا گیا بارودی مواد کس قسم کا تھا اور اسے کس طرح نصب کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ اس لیے بھی تشویش کا باعث بن گیا ہے کیونکہ ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں شمال مشرقی ہندوستان میں آسام رائفلز کو نشانہ بنا کر کیا گیا یہ دوسرا بڑا حملہ بتایا جا رہا ہے۔ اس سے قبل 6 جولائی کو منی پور کے اکھرول ضلع میں مشتبہ دہشت گردوں نے آسام رائفلز کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا تھا۔ اس حملے میں آسام رائفلز کی 40 ویں بٹالین کے 2 جوان شہید ہو گئے تھے۔ حملے کے بعد کافی دیر تک فریقین کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا تھا، جس کے بعد سیکورٹی فورسز نے پورے علاقے میں بڑے پیمانے پر تلاشی مہم چلائی تھی۔ اکھرول حملے میں شہید ہونے والے جوانوں کی شناخت وارنٹ آفیسر بلونت سنگھ اور رائفل مین سی ایم سنگھ کے طور پر ہوئی تھی۔ دونوں اس وقت قافلے کی ایک گاڑی میں موجود تھے۔ افسران کے مطابق حملے میں وہ شدید زخمی ہو گئے تھے اور بعد میں علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی تھی۔ ناگالینڈ کے ضلع چوموکیدیما میں آسام رائفلز کے قافلے پر ایک مشتبہ آئی ای ڈی دھماکے میں ایک جوان ہلاک اور چار اہلکار زخمی ہو گئے ہیں۔ آسام رائفلز کی گاڑیاں سکھووی سے تجارتی مرکز دیماپور کی طرف واپس جا رہی تھیں کہ اسی دوران ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔ اس دھماکے میں حولدار محمد اقبال ہلاک ہوئے ہیں، جبکہ چار دیگر اہلکار زخمی ہوئے ہیں جنہیں فوری طور پر علاج کے لیے دیماپور کے سی آئی ایچ ایس آر اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ ایک زخمی اہلکار کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ واقعے کے فوراً بعد سکیورٹی فورسز اور پولیس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے اور ملزمان کی تلاش کے لیے بڑے پیمانے پر سرچ اور کومبنگ آپریشن شروع کر دیا ہے۔

مصر کے شہر الاقصر میں فرعونوں کے عہد کا مقبرہ دریافت

نئی سلطنت کے دور سے تعلق کا امکان

قاہرہ: مصر کی وزارتِ سیاحت ونوادرات نے اعلان کیا ہے کہ تاریخی شہر الاقصر کے مغربی کنارے پر جاری کھدائی کے دوران فرعونوں کے عہد کا ایک قدیم مقبرہ دریافت ہوا ہے۔ ابتدائی تحقیق کے مطابق اس کا تعلق قدیم مصر کی نئی سلطنت کے دور سے ہے، جو تقریباً 1550 قبل مسیح سے 1069 قبل مسیح تک قائم رہی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دریافت قدیم مصری تہذیب، مذہبی روایات اور تدفینی طریقوں کے بارے میں نئی معلومات فراہم کر سکتی ہے۔ وزارت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق یہ دریافت الاقصر کے مغربی قبرستان میں کام کرنے والے نیدرلینڈ کے ماہرینِ آثارِ قدیمہ کے ایک تحقیقی مشن نے کی۔ مقبرے کی دیواروں پر موجود کتبوں اور نقوش سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا مالک 'پاسیر' نامی شخصیت تھی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ فنِ تعمیر، دیواروں کی آرائش اور کندہ نقوش سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے کہ یہ مقبرہ نئی سلطنت کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مصر کی اعلیٰ کونسل برائے نوادرات کے سکریٹری جنرل ہشام اللیثی نے بتایا کہ تحقیقی ٹیم اب اس مقام کا تفصیلی سائنسی جائزہ، دستاویزی اندراج اور آثار کا باریک بینی سے مطالعہ کرے گی تا کہ یہاں مدفون افراد کی شناخت، ان کے سماجی مقام اور تاریخی پس منظر کو واضح کیا جا سکے۔ ان کے مطابق اس تحقیق سے قدیم مصر کی تاریخ کے کئی نئے پہلو سامنے آنے کی توقع ہے۔ اعلیٰ کونسل کے شعبۂ مصری نوادرات کے سربراہ محمد عبدالبادی نے بتایا کہ مقبرے کی ساخت نئی سلطنت کے دور کے نجی مقبروں کی روایتی طرزِ تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ اس میں ایک کشادہ بیرونی صحن، چٹان کو تراش کر بنایا گیا الٹے 'ٹی' کی شکل کا عبادت گاہ نما حصہ اور کئی زیرِ زمین تدفینی کمرے شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بیرونی صحن اچھی حالت میں محفوظ ہے۔ یہاں کچی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ایک تدفینی چبوترہ موجود ہے، جس کے وسط میں یادگاری سنگِ کتبہ نصب کرنے کے لیے مخصوص جگہ بنائی گئی تھی۔ صحن سے مرکزی داخلی راستے تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں اور ان کے دونوں جانب ڈھلوانی راستے بھی بنائے گئے تھے، جو اس دور کے فنِ تعمیر کی نمایاں خصوصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مقبرے کی دیواروں پر خوبصورت رنگین نقاشی اور کندہ تحریریں موجود ہیں، اگرچہ ان کا کچھ حصہ ابھی گرد وغبار اور مٹی کی باریک تہہ میں ڈھکا ہوا ہے۔ جن حصوں کی صفائی مکمل ہو چکی ہے وہاں واضح تصویری مناظر سامنے آئے ہیں۔ ان میں 'پاسیر' کو مختلف معبودوں میں نذرانے پیش کرتے ہوئے اور اپنی اہلیہ کے ساتھ روایتی نذر و نیاز کی میز کے سامنے کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مناظر اس دور کے مذہبی عقائد، خاندانی زندگی اور تدفینی رسومات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ وزارتِ سیاحت ونوادرات نے یاد دلایا کہ رواں برس اپریل میں بھی ہسپانوی ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے صوبہ منیا میں رومی اور یونانی عہد سے تعلق رکھنے والا ایک نادر مقبرہ دریافت کیا تھا۔

میزورم میں موسلا دھار بارش سے تباہی

حکومت نے سیاحوں سے فی الحال سفر مؤخر کرنے کی اپیل کی

میزورم میں مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش نے کئی اضلاع میں شدید تباہی مچا دی ہے۔ مختلف علاقوں میں سیلابی صورت حال، لینڈ سلائیڈنگ اور سڑکوں کی بندش کے باعث معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر وزیر اعلیٰ لالدوہوما کی قیادت والی ریاستی حکومت نے سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ موسم بہتر ہونے تک میزورم کا سفر مؤخر کردیں تا کہ کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچا جا سکے۔ حکام کے مطابق بنگلہ دیش کی سرحد سے متصل جنوبی ضلع لونگلئی کے قصبے تلابونگ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں دریائے خواتھلانگتوئی پوئی میں طغیانی کے باعث کم از کم ایک سو خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ مسلسل بارش کے سبب نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ ضلع لونگلئی کے بوالتے گاؤں میں تقریباً دو سو مسافر پھنسے ہوئے ہیں کیونکہ لونگتلائی اور سیاہا اضلاع کو ملانے والی قومی شاہراہ نمبر چون چون پر لینڈ سلائیڈنگ کے باعث آمد ورفت معطل ہے۔ سڑک سے ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے، تاہم مسلسل بارش کے باعث بار بار مٹی اور چٹانیں

گرنے سے بحالی کے کام میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ ریاست کے محکمۂ سیاحت نے ایک مشاورتی ہدایت جاری کرتے ہوئے ریاست سے باہر کے سیاحوں سے کہا ہے کہ موسم معمول پر آنے تک میزورم کا سفر نہ کریں۔ جن افراد نے پہلے ہی اپنے سفر کی منصوبہ بندی کر رکھی ہے، ان سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنا پروگرام فی الحال ملتوی کر دیں کیونکہ خراب موسمی حالات مزید رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں اور مسافروں کی سلامتی کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ حکام کے مطابق حالیہ دنوں کی مسلسل بارش کے نتیجے میں کئی دریاؤں میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند ہو چکی ہے جبکہ مختلف علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ دس جولائی کی رات کچھ دیر کے لیے بارش رکنے پر سڑکوں سے جزوی طور پر ملبہ ہٹا کر ٹریفک بحال کی گئی تھی، لیکن بعد میں دوبارہ بارش شروع ہونے سے راستے ایک بار پھر بند ہو گئے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ ہفتے ریاستی دارالحکومت آئزول کے جنوبی مضافاتی علاقے نگائیزیل میں ہونے والی بڑی لینڈ سلائیڈنگ اور چٹانیں گرنے کے واقعے کا ملبہ اب تک مکمل طور پر نہیں ہٹایا جا سکا۔

رام مندر چندہ تنازعہ: عدنان اشرف کا آزادانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ

کانگریس لیڈر عدنان اشرف نے رام مندر میں مبینہ چندہ چوری کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے انوپم کھیر کے بیان کو گمراہ کن قرار دیا

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے شعبۂ اقلیتی امور کے میڈیا انچارج اور تلنگانہ کے انچارج عدنان اشرف نے رام مندر میں مبینہ چندہ چوری کے معاملے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سپریم کورٹ کی نگرانی میں آزادانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شری رام مندر صرف اینٹوں اور پتھروں کی عمارت نہیں بلکہ کروڑوں عقیدت مندوں کی آستھا اور عقیدت کی علامت ہے، اس لیے اگر مندر میں عطیات یا چڑھاوے کے حوالے سے کسی قسم کی بے ضابطگی یا چوری کے الزامات سامنے آئے ہیں تو اس کی مکمل اور شفاف جانچ ہونی چاہیے۔ عدنان اشرف نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ اس معاملے میں عوام کو جواب دیا جانا چاہیے، کیونکہ ملک بھر کے لاکھوں افراد نے اپنی محنت کی کمائی، زیورات اور دیگر قیمتی اشیا رام مندر کی تعمیر کے لیے عطیہ کی تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر عوام کے اعتماد سے جمع ہونے والے عطیات کے استعمال پر سوالات اٹھ رہے ہیں تو ذمہ دار افراد کا تعین کرنا اور انہیں قانون کے مطابق سزا دینا ضروری ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت اور بی جے پی کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے اور اسے نظر انداز کرنے یا سیاسی رنگ دینے کے بجائے حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں۔ عدنان اشرف نے مطالبہ کیا کہ سپریم کورٹ کی نگرانی میں غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کرائی جائیں تا کہ تمام حقائق سامنے آسکیں اور عوام کا اعتماد بحال ہو۔ کانگریس رہنما نے اداکار انوپم کھیر کے حالیہ بیان پر بھی اعتراض کیا۔ انوپم کھیر نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اگر کسی گھر میں چوری ہوجائے تو الزام چور پر لگایا جاتا ہے، گھر پر نہیں، اسی طرح اگر مندر میں چڑھاوے کی چوری ہوئی ہے تو پورے مندر کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ مندر میں دیا جانے والا چندہ کسی رشوت کے طور پر نہیں دیا جاتا۔ عدنان اشرف نے انوپم کھیر کے ان بیانات کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ عوام حقیقت سے واقف ہے اور ایسے بیانات سے لوگوں کو گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے مطابق ایک معروف فلمی شخصیت کی جانب سے اس نوعیت کا موقف اختیار کرنا افسوسناک ہے، کیونکہ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اصل معاملے سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریب عوام، کسانوں، مزدوروں، خواتین اور دیگر عقیدت مندوں نے اپنی استطاعت کے مطابق رام مندر کی تعمیر کے لیے عطیات دیے تھے، اس لیے ان عطیات کے تحفظ اور استعمال کے بارے میں مکمل شفافیت ہونی چاہیے۔

مختصر مگر اہم خبریں

قطر کے سابق امیر شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی کے انتقال پر بھارت میں ایک روزہ قومی سوگ کا اعلان

نئی دہلی: بھارت نے قطر کے سابق امیر اور فادر امیر شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی کے انتقال پر پیر کے روز ایک روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا ہے۔ حکومتِ ہند کے مطابق یہ فیصلہ مرحوم رہنما کے احترام اور بھارت وقطر کے قریبی تعلقات کے اعتراف کے طور پر کیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 13 جولائی کو ملک بھر میں سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا، جبکہ اس روز کوئی سرکاری تفریحی تقریب منعقد نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ایک دور اندیش رہنما قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ حمد نے قطر کی ترقی، عالمی مقام کے استحکام اور بھارت وقطر کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی نے 1995 سے 2013 تک قطر کے امیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ان کے دورِ حکومت میں قطر نے تیز رفتار اقتصادی ترقی کی، مائع قدرتی گیس کے شعبے میں عالمی قیادت حاصل کی اور بین الاقوامی سفارت کاری میں اپنی اہمیت کو نمایاں طور پر بڑھایا۔ قطر نے بھی اپنے سابق امیر کے انتقال پر چار روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا ہے۔ سرکاری دفاتر میں تعطیل کی گئی ہے اور ملک بھر میں سوگ کی تقریبات جاری ہیں۔

نیوکلیئر ہتھیاروں کے خاتمہ کا آغاز پہلے امریکی اتحادیوں سے ہونا چاہیئے: شمالی کوریا

یانگ یانگ: شمالی کوریا نے نیٹو سربراہی اجلاس کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیوکلیئر ہتھیاروں کے خاتمے کا آغاز پہلے امریکی اتحادیوں سے ہونا چاہیے۔ شمالی کوریا کے سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق شمالی کوریا کی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اسلحے کے ذخائر میں تیزی سے اضافہ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، نیٹو کے حالیہ اجلاس سے واضح ہوگیا کہ نیٹو ایک ایسا اتحاد ہے جو جنگ اور محاذ آرائی کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ مغربی ممالک کی جانب سے شمالی کوریا کو نیوکلیئر ہتھیار ترک کرنے پر مجبور کرنے کی کوششیں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں، اس کے بجائے اگر نیوکلیئر ہتھیاروں کے خاتمے کی کوئی کوشش ہونی چاہیے تو اس کا آغاز نیٹو کے ان رکن ممالک سے ہونا چاہیے جو نیوکلیئر ہتھیاروں کے مشترکہ انتظامات میں شریک ہیں۔ گزشتہ روز سرکاری خبر رساں ادارے نے رپورٹ کیا تھا کہ شمالی کوریا نے اپنی جوہری قوت کو مزید مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے، جب کہ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان ملکی فوج کو جدید خطوط پر استوار کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ شمالی کوریا کی وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ شمالی کوریا اپنے خودمختار حقوق کو ذمہ دارانہ انداز میں استعمال کرتے ہوئے اپنی خودمختاری، قومی سلامتی اور خطے میں امن کے تحفظ کو یقینی بناتا رہے گا۔ شمالی کوریا نے نیٹو (NATO) سربراہی اجلاس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کا آغاز پہلے امریکی اتحادی ممالک سے ہونا چاہیے۔ شمالی کوریا کی وزارتِ خارجہ نے اپنے ایک حالیہ سرکاری بیان میں واشنگٹن اور اس کے حلیفوں پر دہرا معیار اپنانے اور دنیا بھر میں عسکری جنون کو فروغ دینے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ مغربی ممالک کی جانب سے شمالی کوریا کو یکطرفہ طور پر جوہری پروگرام ترک کرنے پر مجبور کرنے کی تمام کوششیں مستقل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔

کانگو میں ایبولا کا پھیلاؤ: دو نئے صوبوں تک پہنچی وبا، متاثرین اور اموات میں اضافہ

کانگو میں ایبولا کی وبا دو مزید صوبوں تک پھیل گئی، تصدیق شدہ مریضوں کی تعداد ۱۹۲۶ر اور اموات ۷۰۲ر ہوگئی ہیں

کانگو میں ایبولا کی وبا دو مزید صوبوں تک پھیل گئی۔ تصدیق شدہ مریضوں کی تعداد 1926 اور اموات 702 ہوگئی ہیں، جبکہ عالمی ادارۂ صحت نے اصل متاثرین کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا۔ جمہوریہ کانگو میں ایبولا کی وبا مزید شدت اختیار کر گئی ہے اور اب یہ شمال مشرقی علاقے کے دو نئے صوبوں، ہاؤت اوئیلے اور تشوپو، تک پھیل چکی ہے۔ قومی ادارۂ صحت کی تازہ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں ایبولا کے تصدیق شدہ مریضوں کی تعداد بڑھ کر 1926 ہوگئی ہے، جبکہ اس مہلک وائرس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 702 تک پہنچ گئی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہفتے تک تشوپو صوبے میں ایبولا کے چار نئے مریض سامنے آئے، جن میں دو افراد جان کی بازی ہار گئے، جبکہ ہاؤت اوئیلے میں بھی ایک ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔ ان نئے معاملات کے بعد دونوں صوبوں کو باضابطہ طور پر وبا سے متاثرہ علاقوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔ رواں برس 15 مئی کو اعلان کی جانے والی یہ وبا جمہوریہ کانگو میں ایبولا کی سترہویں وبا ہے۔ اب تک اس کا زیادہ تر مرکز ایتوری صوبہ رہا ہے، تاہم شمالی کیوو اور جنوبی کیوو میں بھی متعدد مریض رپورٹ ہو چکے ہیں۔ تازہ پیش رفت کے بعد متاثرہ علاقوں کا دائرہ مزید وسیع ہوگیا ہے۔ قومی ادارۂ صحت نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ موجودہ تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہاؤت اوئیلے اور تشوپو میں سامنے آنے والے زیادہ تر مریض ایتوری کے شہر نیا سے وابستہ ہیں اور وہاں سے لوگوں کی آمدورفت کے نتیجے میں وائرس ان علاقوں تک پہنچا۔ ادارے کے مطابق اسی بنیاد پر دونوں صوبوں کو وبائی خطہ قرار دینا ضروری سمجھا گیا۔ تشوپو کی راجدھانی کیسانگانی جمہوریہ کانگو کے بڑے شہروں میں شمار ہوتی ہے، جبکہ ہاؤت اوئیلے کی سرحدیں جنوبی سوڈان اور وسطی افریقی جمہوریہ سے ملتی ہیں، جس کے باعث سرحد پار وائرس کے پھیلاؤ کے خدشات بھی بڑھ گئے ہیں۔ ایبولا ایک انتہائی خطرناک وائرس ہے جو متاثرہ انسان یا جانور کے جسمانی رطوبتوں سے براہ راست رابطے کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔ اس بیماری کی نمایاں علامات میں تیز بخار، قے، شدید کمزوری اور جسم کے اندرونی یا بیرونی حصوں سے خون بہنا شامل ہیں۔ دوسری جانب عالمی ادارۂ صحت کے ایک سینئر عہدیدار نے خبردار کیا ہے کہ سرکاری اعداد و شمار ممکنہ طور پر وبا کی حقیقی صورت حال کی مکمل عکاسی نہیں کرتے۔

امریکہ کا ایران کے ۱۴۰ر فوجی ٹھکانوں پر حملہ

واشنگٹن: امریکہ نے اس ہفتے ایران پر کئے گئے اپنے تیسرے مرحلے کے حملوں کے تحت تقریباً 140 ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے یہ اطلاع دی۔ سینٹ کام نے سوشل میڈیا ایکس پر بتایا کہ فوج نے ہفتہ کو زمین اور سمندر سے اڑان بھرنے والے جنگی طیاروں، ڈرون اور بحری جہازوں سے درست نشانہ لگانے والے ہتھیاروں کا استعمال کر کے ایران کے تقریباً 140 فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ سینٹ کام کے مطابق امریکی فوج نے یہ حملہ ایران کی جانب سے قبرص کے جہاز پر کئے گئے حملے کے جواب میں کیا ہے۔ سینٹ کام نے سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ ایران کی فوج نے آبنائے ہرمز سے گزر رہے قبرص کے جھنڈے والے ایک کنٹینر جہاز 'ایم/ وی جی ایف ایس گلیکسی' پر حملہ کیا تھا۔ اس حملے کے بعد جہاز کا ایک سویلین عملے کا رکن لاپتہ ہے۔ جہاز میں آگ لگنے اور اس کے انجن روم کو کافی نقصان پہنچنے کے سبب وہ آگے کا سفر کرنے سے قاصر ہے۔ سینٹ کام نے بتایا کہ امریکی فوج نے ایران کے خلاف حملے کا تیسرا دور شروع کیا ہے۔ سینٹ کام نے کہا کہ تجارتی جہازوں پر پہلے ہوئے حملوں کے لئے ذمہ دار ٹھہرائے جانے کے بعد ایران کو جنگ بندی معاہدے پر عمل کرنے کا ایک اور موقع دیا گیا تھا لیکن وہ پھر سے اس پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے جواب میں امریکہ ایران کی اس صلاحیت کو کمزور کر کے اسے بڑی قیمت ادا کرنے پر مجبور کر رہا ہے، جس کے ذریعے وہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے شہریوں اور تجارتی جہازوں پر آسانی سے حملے کرتا ہے۔ یہ حملے کمانڈر ان چیف کی ہدایت پر کئے جا رہے ہیں۔ اس اہم بین الاقوامی سمندری راستے سے تجارتی جہازوں کی آمد ورفت جاری ہے۔ سینٹ کام نے بتایا ہے کہ مئی کی شروعات سے امریکی فوج نے آبنائے ہرمز سے 800 سے زیادہ تجارتی جہازوں اور 4000 لاکھ بیرل خام تیل کے محفوظ گزرنے میں مدد کی ہے۔

سپریم کورٹ نے تمل ناڈو میں گائے کے

ذبیحہ پر پابندی لگانے والے مدراس ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگائی

سپریم کورٹ تمل ناڈو کی ٹی وی کے حکومت کی جانب سے دائر کردہ اسپیشل لیو پٹیشن پر سماعت کر رہی تھی جس میں ہائی کورٹ کے ۲۷ مئی کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے سامنے دلیل دی کہ مدراس ہائی کورٹ کا حکم "عدالتی قانون سازی" کے مترادف ہے اور اندرونی طور پر تضادات سے بھرپور ہے۔ سپریم کورٹ نے ۱۳ جولائی کو مدراس ہائی کورٹ کے ایک حکم پر روک لگا دی ہے جس میں تمل ناڈو حکومت کو پوری ریاست میں گائے اور بچھڑوں کو ذبح کرنے پر پابندی لگانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ عدالتِ عظمیٰ نے مشاہدہ کیا کہ پہلی نظر میں ہائی کورٹ کی اس ہدایت کو "درستگی" کی ضرورت ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل بنچ وزیر اعلیٰ وجے کی قیادت والی ٹی وی کے حکومت کی جانب سے دائر کی گئی اسپیشل لیو پٹیشن پر سماعت کر رہی تھی، جس میں ہائی کورٹ کے ۲۷ مئی کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اس اپیل پر نوٹس جاری کیا اور ہائی کورٹ کے حکم کے اس حصے پر روک لگا دی جس میں ریاست میں گائے ذبح کرنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ تمل ناڈو حکومت نے سپریم کورٹ کے سامنے دلیل دی کہ مدراس ہائی کورٹ کا حکم "عدالتی قانون سازی" کے مترادف ہے اور اندرونی طور پر تضادات سے بھرپور ہے۔ ریاست نے واضح کیا کہ 'تمل ناڈو اینیمل پریزرویشن ایکٹ ۱۹۵۸ء' ۱۰ سال سے زیادہ عمر کی گایوں کو ذبح کرنے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ انہیں کام اور افزائشِ نسل کیلئے ناکارہ قرار دے دیا جائے۔ ریاست نے مزید عرض کیا کہ 'پریوینشن آف کرولٹی ٹو اینیملز ایکٹ ۱۹۶۰ء'، 'پریوینشن آف کرولٹی ٹو اینیملز (سلاٹر ہاؤس) رولز ۲۰۰۱ء' اور 'تمل ناڈو اربن لوکل باڈیز ایکٹ ۱۹۹۸ء' جیسے قوانین ذبیحہ پر کوئی مکمل پابندی عائد نہیں کرتے بلکہ ان شرائط کو باقاعدہ بناتے ہیں جن کے تحت یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ ریاست نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ مدراس ہائی کورٹ نے خود یہ درست مشاہدہ کیا تھا کہ ذبح کا عمل صرف مقررہ ذبح خانوں (سلاٹر ہاؤسیز) میں ہی ہوسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس پر مکمل پابندی لگانے کی ہدایت بھی جاری کر دی۔ تمل ناڈو حکومت نے ہائی کورٹ کے اس موقف کو متضاد قرار دیا۔ پوری ریاست میں گایوں کو ذبح کرنے پر پابندی لگانے کا حکم جسٹس جی آر سوامی ناتھن اور جسٹس وی لکشمی نارائنن کے ڈویژن بینچ نے کوئمبٹور کے رہائشی کے سوریا کی طرف سے دائر کردہ ایک درخواست پر جاری کیا تھا، جس نے الزام لگایا تھا کہ مقامی حکام نے ۲۸ مئی ۲۰۲۶ء کو عید الاضحیٰ سے قبل غیر نامزد مقامات پر گائے ذبح کرنے کی اجازت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے چیف سیکریٹری اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو ہدایت دی تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس تاریخ کو یا اس کے بعد تمل ناڈو میں کہیں بھی کوئی گائے یا بچھڑا ذبح نہ کیا جائے۔

ایس آئی آر پر عوامی بیداری وقت کی اہم ضرورت، غفلت نہ برتی جائے: مولانا حلیم اللہ قاسمی

جمہوریت کے استحکام اور ہندو مسلم اتحاد پر زور، تنظیمی امور اور اصلاح معاشرہ وغیرہ کے لئے لائحہ عمل پر تجاویز منظور

ممبئی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس منتظمہ کا درمیانی ٹرم کا اجلاس حج ہاؤس، پلٹن روڈ کے دوسرے منزلہ پر مولانا حلیم اللہ قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت میں دو پہر دو بجے شروع ہوا اور شام کو 5 بجے اختتام کو پہنچا۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور مفتی مرزا کلیم بیگ ندوی (صدر جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ) کی نعت خوانی سے ہوا، پورے صوبہ مہاراشٹر کے تقریباً ایک ہزار سے زائد ممبران مجلس منتظمہ نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ مفتی محمد یوسف قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے سکریٹری رپورٹ پیش کی اور مولانا حلیم اللہ قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے مفصل خطبہ صدارت دیا جس میں جمعیۃ علماء کے منہج، طریقہ کار اور اس کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے اس تنظیم کو خالص مذہبی تنظیم بتایا، ملک کی آزادی میں اس کے رہنماؤں کی خدمات بیان کیں اور ملک کے موجودہ حالات میں فرقہ واریت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندو مسلم اتحاد اور مسلم سماج میں اخلاقی سدھار پر خاص زور دیا۔ اس اجلاس میں مختلف موضوعات پر سات تجاویز جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے عہدے داروں نے پیش کی، ایس آئی آر سے متعلق تجویز جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے نائب صدر مولانا محمد عارف عمری نے پیش کی، جس میں انومیریشن فارم پر کرنے کا طریقہ بتایا اور اس بات پر خاص توجہ دلائی کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر بی ایل او کا انتظار نہ کریں، بلکہ جگہ جگہ کیمپ لگائیں، وہاں لوگوں کو اکٹھا کریں اور بی ایل او کو اس کیمپ میں بلاکر لوگوں کے فارم بھرنے میں مدد کریں۔ مولانا عمری نے یہ بھی کہا کہ 2002 کی لسٹ جس سے میپنگ کی گئی ہے، اس کا فوٹو اپنے پاس سنبھال کر رکھیں۔ اس اجلاس میں بحیثیت مہمان خصوصی ایڈووکیٹ عمران خان نے شرکت کی اور اپنی مختصر تقریر میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ایس آئی آر تجویز کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس کے تین مرحلے ہیں۔ پہلا مرحلہ میپنگ کا تھا جو ہو چکا ہے۔ دوسرا مرحلہ انومیریشن فارم پر کرنے کا ہے جس کا سلسلہ جاری ہے، اس کے بعد ایک تیسرا مرحلہ آئے گا وہ یہ کہ الیکٹرول میں جن لوگوں کا نام نہ آسکے گا ان کو مایوس نہیں ہونا ہے بلکہ اس کے لئے قانونی طریقے پر دستاویز پیش کر کے اپنے آپ کو اہل ثابت کرنا زیادہ اہمیت کا حامل مرحلہ ہے۔ اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کے لئے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ استحکام جمہوریت کے عنوان سے تجویز مفتی محمد

ہارون ندوی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے پیش کی، جس میں نظام جمہوریت کی افادیت اور ہندوستان جیسے کثیر المذاہب ملک میں اس کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دنوں میں راجستھان میں منہدم کی جانے والی مساجد کے احتجاج میں برادران وطن اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ملک کے جمہوری نظام کے لئے فال نیک ہے، قاری محمد ادریس انصاری (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے نوجوان نسل میں نشہ خوری کی عادت اور اس کے عام چلن کا ذکر کیا اور اس کے ازالے کے لئے مناسب حل بتایا، قاری عبد الرشید حمیدی (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال کے نقصانات بتاتے ہوئے کہا کہ ہمارے علاقہ مراٹھواڑہ میں 16 نوجوان شوشل میڈیا پر غیر محتاط رویہ اختیار کرنے کی بنا پر گرفتار کئے جاچکے ہیں اور متعدد مقامات کے نوجوان سوشل میڈیا پر کمنٹ اور لائیک کرنے کی وجہ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں جن کے مقدمے جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی لڑ رہی ہے، مولانا اشتیاق قاسمی (خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے ہندو مسلم اتحاد پر تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء ھند اپنے قیام کے اول دن سے اس بات کی قائل ہے کہ ملک ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا ہے اس تجویز کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی نے کہا کہ اتحاد کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ دونوں ایک دوسرے کا مذہب یا رسم و رواج اختیار کرلیں، بلکہ اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا رہتے ہوئے حسن سلوک، اخلاق و مروت اور پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کا عام ماحول بنائیں، جمعیۃ علماء ھند نے اس کے لئے حضرت مولانا سید اسجد مدنی (نائب صدر جمعیۃ علماء ھند) کی کنوینر شپ میں ایک فورم تشکیل دیا ہے جو ملک میں اس کی تحریک چلائے گا، 27 اگست کو اس کا ایک تربیتی پروگرام ممبئی میں رکھا جانا طے پایا ہے، جس کی تفصیلات سے جلد آگاہ کیا جائے گا، قاری محمد یونس چودھری (نائب خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اصلاح معاشرہ کی ضرورت و اہمیت پر تجویز پیش کی، مولانا عبد القیوم نازش (ناظم مکاتب دینیہ) نے دینی تعلیم کی ضرورت پر تجویز پیش کی اور مفتی حفیظ اللہ قاسمی (ناظم تنظیم) نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نئی یونٹوں کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے یہ تجویز رکھی کہ ریاست مہاراشٹر کے ہر ضلع میں سہ ماہی احتسابی میٹنگ ہونی چاہئے، اخیر میں ریاست مہاراشٹر کے پانچ جغرافیائی علاقوں (ممبئی و اطراف، خاندیش، ودربھ، مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ) کے ایک ایک نمائندوں نے اس اجلاس کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے اور صدر اجلاس کی دعا پر اجلاس اختتام کو پہنچا، اجلاس سے قبل ظہرانہ کا نظم تھا، جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ناظم دفتر حافظ محمد عارف انصاری، مولانا محمد اسید قاسمی (رکن مجلس عاملہ) اور ریاستی دفتر کے عملہ نے نظم و انتظام کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے جنرل سکریٹری مولانا حلیم اللہ قاسمی کا یہ بیان اسپیشل اینٹینسیو ریویزن یعنی انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی کے تناظر میں ہے، جس میں انہوں نے عوام سے شدید چوکسی اور بیداری اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلسِ منتظمہ کے حالیہ اجلاس میں اس مسئلے پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ ووٹر لسٹ سے بے دخلی کا خطرہ: ملک میں جاری اسپیشل اینٹینسیو ریویزن کے عمل کا مقصد ووٹر لسٹوں کی تصدیق اور اصلاح ہے۔ مولانا اور دیگر رہنماؤں کے مطابق، غفلت کی صورت میں مخصوص طبقات بالخصوص مسلمانوں کو جمہوری حق رائے دہی سے محروم کیے جانے کا خدشہ رہتا ہے۔

ڈاکٹر شاہین قاضی اردو پرائمری اسکول نے حضرت بلال فاؤنڈیشن کے پروگرام میں نمایاں کامیابی حاصل کی

جالگاؤں: اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جالگاؤں کے زیر اہتمام جاری ڈاکٹر شاہین قاضی اردو پرائمری اسکول مہرون جالگاؤں نے حضرت بلال فاؤنڈیشن کے ذریعے لیے گئے نعت خوانی و تقریر کے مقابلے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی حضرت بلال فاؤنڈیشن نے شہر جالگاؤں کے تمام اردو اسکول کے طلباء و طالبات کے لئے نعت خوانی اور تقریر کے مقابلے کا پروگرام منعقد کیا تھا۔ جس میں اسکول ھذا سے جماعت سوم و چہارم کے چار طلباء و طالبات نے شرکت فرمائی تھی۔ جس میں سے جماعت سوم کی طالبہ المیر اا سدالدین قادری نے نعت خوانی میں دوم مقام حاصل کیا۔ اسی طرح جماعت چہارم کی طالبہ آسیہ ایاز خان نے تقریر، نیلو انیس پٹیل اور عبدالرحمن شیخ شیرو نے نعت خوانی میں امتیازی نمبرات حاصل کر کے اقراء ایجوکیشن سوسائٹی و اسکول ھذا کا نام روشن کیا۔ اسکول ھذا کے صدر مدرس قاضی اختر الدین سر نے پروگرام میں شرکت فرما نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مبارکباد پیش کیں۔ اس وقت اسکول ھذا کے صدر مدرس قاضی اختر الدین سر کے ساتھ ساتھ معاون معلم محمد ایوب، سید خورشید علی، سید ذوالفقار حسن، تنویر شاہ، ہمایوں کھاٹک اور معاون معلمات شیخ ممتاز بی، اختر شمیم، نکہت یاسمین، شیخ غزالہ پروین، شاہ سعدیہ و غیر تدریسی عملے سے پٹھان ساجد خان اور لیاقت شیخ کی شمولیت رہی۔

ممبئی مین ہول کی حفاظت کے لیے تیار کردہ مین ہول

ریل گارڈ پروٹوٹائپ کا میئر آف ممبئی ریتو تاوڑے کا معائنہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی چارکونے مربع شکل کا مین ہول ریل گارڈ پروٹو ٹائپ ایک تنظیم نے مین ہول سے متعلق کارروائیوں کے دوران عوام کی حفاظت کو بڑھانے اور دیکھ بھال اور مرمت کے کام میں مصروف اہلکاروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تیار کیا ہے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے آج (13 جولائی 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں ذاتی طور پر اس پروٹو ٹائپ کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر کئی کارپوریٹرس بھی موجود تھے پروٹو ٹائپ کی تفصیلات کا جائزہ عمل مکمل کیا ہے۔ اس کے مؤثر استعمال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کیں۔ ان کی سفارشات میں ریل گارڈ کو ٹوٹنے کے قابل بنانا شامل تھا تاکہ اس کے سائز کو مین ہول کے طول و عرض کے مطابق آسانی سے ایڈجسٹ کیا جا سکے، اور کم روشنی والے حالات میں مرئیت کو بڑھانے کے لیے عکاس پینٹ یا چمکتی ہوئی لائٹس کو شامل کیا جائے۔ شہریوں اور میونسپل عملے کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے، مربع شکل کے مین ہول ریل گارڈ کو

مضبوط اور ہینڈل کرنے کے لیے آسان بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ 1 میٹر اونچائی، 1.5 میٹر لمبائی، اور 1.5 میٹر چوڑائی کی پیمائش کرتے ہوئے، ریل گارڈ مختلف آپریشنل ضروریات اور سائٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دو وزن کی مختلف اقسام 225 کلوگرام اور 80 کلوگرام میں دستیاب ہے۔ اس پروٹو ٹائپ کو ممبئی کے ایل انتظامی وارڈ میں پائلٹ بنیادوں پر تعینات کیا جائے گا۔ اس وارڈ میں حقیقی نفاذ کے بعد، مین ہول ریل گارڈ کے حتمی ڈیزائن کے بارے میں فیصلہ آپریشنل تجربے، تکنیکی ضروریات، اور میونسپل عملے اور شہریوں کے تاثرات کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ مزید برآں، میونسپل انتظامیہ فیصلہ کرے گی کہ آیا اس پروٹوٹائپ کے استعمال کو ممبئی کے دیگر تمام انتظامی وارڈوں تک بڑھانا ہے یا نہیں اس پائلٹ ٹرائل کے دوران حاصل کردہ بصیرت اور تاثرات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ لیا جائے گا۔

بی ایم سی کمشنر کی چیمبور میں درخت گرنے کے واقعے سے متعلق

انکوائری رپورٹ کے نتائج اور سفارشات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) انکوائری کمیٹی کی درختوں کی حفاظت اور سڑک کی دیکھ بھال کیلئے مقرر کردہ ٹھیکیداروں پر بالترتیب 5 لاکھ اور 2 لاکھ کے جرمانے کی سفارش، کمیٹی درختوں کی حفاظت کیلئے اسٹریٹجک اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (SOP) بنانے کی سفارش کرتی ہے، درختوں کی کٹائی کے کاموں کی نگرانی اور ان پر عملدرآمد کے لیے درختوں کے ماہرین کی تقرری کیلئے ہدایات جاری کی گئیں ممبئی، ممبئی بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے نے 30 جون 2026 کے واقعے سے متعلق انکوائری رپورٹ میں موجود نتائج اور سفارشات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایت کی ہے، جہاں چیمبور (مغربی) میں ڈائمنڈ گارڈن کے قریب ایک پیپل کا درخت اکھڑ کر اسکول بس پر گرا تھا۔ اس واقعہ کی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میونسپل کمشنر کو سونپ دی ہے۔ اشونی بھیڈے کمیٹی نے درختوں کی حفاظت اور سڑک کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ٹھیکیداروں پر بالترتیب 5 لاکھ اور 2 لاکھ روپے کے جرمانے عائد کرنے کی سفارش کی ہے۔ بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے نے اس حادثے کی مکمل تحقیقات کے لیے ڈپٹی کمشنر (اسپیشل انجینئرنگ) پرشوتم مالواڑے اور ڈپٹی کمشنر (انجینئرنگ) ششانک بھور پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جہاں 30 جون کی دوپہر چیمبور (مغربی) میں ایک پیپل کا درخت اکھڑ کر اسکول بس پر گر گیا تھا۔ لینڈ سکیپ کنسلٹنٹ 3 جولائی 2026 کو رابرٹ فرینڈس کے ساتھ کئے گئے واقعہ کی جگہ کے مشترکہ معائنہ کے بعد ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ انکوائری کمیٹی کے نتائج درج ذیل ہیں چیمبور میں جائے حادثہ کے حوالے سے ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور

ریلیف رجسٹریشن سینٹر کے اعداد و شمار کے مطابق، 28 جون 2026 کو 62.80 ملی میٹر اور 29 جون 2026 کو 71.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔ 30 جون، 2026 کو جس دن درخت گرا تھا 13 ملی میٹر تک ریکارڈ کیا گیا تھا۔ مزید برآں، درخت کے اکھڑنے کے وقت ہوا کی رفتار 25.7 کلومیٹر فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی۔ ایمرجنسی مینجمنٹ سیل کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 28 جون 2026 سے 5 جولائی 2026 تک ممبئی شہر میں تقریباً 1,158 درخت یا شاخیں شدید بارش کے دوران گریں۔ ان واقعات میں نہ صرف سڑک کے کنارے لگے درخت بلکہ ہاؤسنگ سوسائٹیوں، پارکوں، کھلی جگہوں اور دیگر کھلی جگہوں کے اندر واقع درخت بھی شامل تھے میونسپل کارپوریشن کے گارڈن ڈپارٹمنٹ نے وقتاً فوقتاً علاقے کا معائنہ کیا اور ضروری پری مون سون درختوں کی تراش خراش کی۔ مزید برآں، چیمبور (مغربی) میں مخصوص درخت کے قریب ایک طوفانی نالے پر کام جنوری 2025 سے مارچ 2025 کے درمیان جاری تھا۔ گارڈن ڈیپارٹمنٹ نے اس کام کے بارے میں سڑکوں کے محکمے کو باقاعدگی سے مطلع کیا تھا۔ نتیجتاً، کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں نوٹ کیا کہ، پہلی نظر میں، محکمہ گارڈن کی جانب سے حادثے کے حوالے سے کوئی غلطی واضح نہیں تھی۔ یہ انکشاف ہوا کہ زیر بحث درخت سٹارم واٹر ڈرین کی شیڈ میں واقع تھا جبکہ نالے پر کام موجودہ درخت سے ملحق ہو رہا تھا۔ اس سے طوفانی پانی کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہوئی، جس سے سائٹ پر پانی کے جمود کا امکان پیدا ہو گیا۔

ممبئی دس کروڑ روپئے کی ٹھگی کرنے والا فرضی ڈاکٹر گرفتار

بغیر سند میڈیکل خدمات انجام دیا کرتا تھا ممبئی کرائم برانچ کی بڑی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ نے ایک ایسے فرضی ڈاکٹر کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جو

گزشتہ 28 برس سے بغیر سند کے میڈیکل پریکٹس-بی سرگرمی انجام دینے میں مشغول تھا ممبئی کرائم برانچ یونٹ ایک کو خفیہ-لاع ملی تھی کہ ایک مشتبہ 50 سالہ شخص فرضی ڈاکٹر کے دستاویزات تیار کر کے متعدد بینکوں میں کھاتے اکاؤنٹ کھول کر ان اکاؤنٹس میں سی ایس آر فنڈ-لب کرتا ہے ملزم کا ذاتی فلیٹ بھی ہے اس نے متعدد ریاستوں میں ایک سے زیادہ دھوکہ دہی انجام دی ہے اس نے سی ایس آر فنڈ کے نام پر گزشتہ تین سال میں دس کروڑ روپے کا گھوٹالہ کیا ہے اس نے ڈاکٹر دھریندر کمار نام سے پین کارڈ اور شناختی کارڈ و یزیٹنگ کارڈ تیار کیا تھا اس کے ساتھ ہی اس کے ٹھکانے سے ادویات بھی برآمد ہوئی ہے اس پر پولیس نے اس پر دھوکہ دہی سمیت دیگر دفعات اور میڈیکل ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے اسے 16 جولائی تک پولیس ریمانڈ میں رکھنے کا عدالت نے حکم دیا ہے یہ کارروائی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر جوائنٹ پولیس کمشنر انیل کمبھارے اور ڈی سی پی راج تلک روشن نے انجام دی ہے۔

شالارتھ آئی ڈی گھوٹالہ: ویب سائٹ ہیک کر کے

سینکڑوں اساتذہ کو جعلی اپوائنٹ مینٹ لیٹر تقسیم کئے

ناسک: (نامہ نگار) پرشانت واڈیلے نے محکمہ تعلیم کی ویب سائٹ ہیک کر کے سینکڑوں فرضی ٹیچرس کو اپائنٹمنٹ لیٹر جاری کئے۔ انہوں نے پرانے آرڈر کا غلط استعمال کرتے ہوئے غیر موجود اسکولوں کی منظوری حاصل کی۔ ان کے نام پر 54 تعلیمی ادارے اور 65 آشرم اسکول پائے گئے ہیں۔ اس فرضی نظام کے ذریعے ریاستی حکومت سے 160 کروڑ روپے کی گرانٹ ہڑپ کی ہے۔ شالارتھ آئی ڈی گھوٹالہ، جو

مہاراشٹرا اسمبلی میں گونجا تھا، اب ایک الگ موڑ لے چکا ہے۔ پرشانت وڈیلے کو محکمہ تعلیم میں فرضی اساتذہ کی تقرریوں اور اسکول کی شناخت سے متعلق اس معاملے کے ماسٹر مائنڈ کے طور پر دھولیہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ پولس نے اسے صبح 4 بجے گرفتار کیا جب وہ گہری نیند میں تھا۔ تحقیقات کے دوران چونکا دینے والی معلومات سامنے آئی ہیں کہ ماسٹر مائنڈ وڈیلے نے محکمہ تعلیم کی ویب سائٹ ہیک کر کے سینکڑوں اساتذہ کو جعلی تقرری نامہ تقسیم کیا۔ تحقیقات کے دوران جو معلومات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق پرشانت وڈیلے نے محکمہ تعلیم کی ویب سائٹ کو ہیک کیا اور سینکڑوں فرضی ٹیچرس کو اپائنٹمنٹ لیٹر جاری کئے۔ انہوں نے پرانے احکامات کا غلط استعمال کرتے ہوئے غیر موجود اسکولوں کی منظوری حاصل کی۔ دستاویزات میں ان کے نام پر 54 تعلیمی ادارے اور 65 آشرم اسکول پائے گئے ہیں۔ اس فرضی نظام کے ذریعے ریاستی حکومت کے خزانے سے 160 کروڑ روپے کی گرانٹ لوٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ناسک روڈ پولس اسٹیشن میں درج جرم کی تحقیقات کے لیے ڈپٹی پولس کمشنر سندیپ منکے کی قیادت میں ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس ٹیم کی جانب سے کی گئی تحقیقات میں یہ چونکا دینے والی معلومات سامنے آئی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ساکری اور شندکھیڑا میں صرف دو غیر امدادی اسکول وڈیلے کے تحت چل رہے تھے۔ باقی تمام ادارے اور اسکول صرف کاغذوں پر تھے۔ اس نے جعلی دستاویزات تیار کر کے حکومت سے گرانٹ حاصل کی۔ پولس پہلے ہی عدالت میں 11,000 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کر چکی ہے اور واڈیلے کی گرفتاری نے تحقیقات کو ایک نئی سمت دی ہے۔ واڈیلے کی حرکت سے محکمہ تعلیم میں بدعنوانی کی حقیقت ایک بار پھر بے نقاب ہوگئی ہے۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ جعلی تقرریوں نے حقیقی اساتذہ کی نوکریوں کے حصول میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔ توقع ہے کہ پولس کمشنر سندیپ کی رہنمائی میں کی جارہی تحقیقات میں کچھ اور سیاسی شخصیات کے نام سامنے آئیں گے۔ اس گھوٹالے نے مہاراشٹر میں تعلیم کے شعبے میں ہونے والی غداری کی سازش کو بے نقاب کر دیا ہے اور حکومت سے اس سلسلے میں سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔ پولس پرشانت واڈیلے کی گرفتاری کے بعد مزید تفتیش کر رہی ہے۔ اس کیس میں مزید گرفتاریوں کا امکان ہے۔

نیوارا انگلش میڈیم اسکول میں طلبہ کیلئے بائز لنچ گیدرنگ کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں میں جماعت پنجم تا دہم کے تمام طلبہ کے لیے ایک یادگار بائز لنچ گیدرنگ کا شاندار انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس خصوصی پروگرام میں طلبہ کے لیے لذیذ طعام کا اہتمام کیا گیا، جبکہ تفریح اور جسمانی سرگرمیوں کے تحت کبڈی، فٹ بال، کرکٹ، رسا کشی، اسکیٹنگ اور اسکیٹ بورڈنگ سمیت مختلف کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر تمام میل اساتذہ نے بھی طلبہ کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لے کر خوشگوار ماحول پیدا کیا، جس سے طلبہ کی خوشی اور جوش میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر اسکول کے چیئرمین جناب اظہر مہدی صاحب اور چیئر پرسن محترمہ عرفانہ مہدی صاحبہ کی تعلیمی و تربیتی سوچ، طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی اور نصابی سرگرمیوں کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے کی جانے والی مسلسل کاوشوں کو سراہا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل شیبان سر نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں طلبہ میں باہمی تعاون، قائدانہ صلاحیت، جسمانی نشوونما اور اعتماد پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے تمام اساتذہ اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبہ کو نظم و ضبط کے ساتھ پروگرام میں بھرپور شرکت پر مبارکباد پیش کی۔ طلبہ نے اس یادگار لنچ گیدرنگ سے بھرپور لطف اٹھایا اور اسکول انتظامیہ کے اس خوبصورت اقدام کو بے حد سراہا۔

جماعتِ اسلامی ہند اکولہ کی جانب سے

مفت امراض چشم معائنہ کیمپ، ۵۰۰ سے زائد افراد مستفید

اکولہ: جماعتِ اسلامی ہند، اکولہ کی جانب سے قدیم شہر کے علاقے خیر محمد پلاٹ، سودھا فنکشن ہال میں مفت امراضِ چشم (آنکھوں) کے معائنہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جسے شہریوں کی جانب سے بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔ کیمپ میں ماہر ڈاکٹروں نے 500 سے زائد مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور انہیں ضروری طبی مشورے فراہم کیے۔ کیمپ کے دوران مریضوں میں مفت آئی ڈراپس اور دیگر ضروری ادویات تقسیم کی گئیں، جبکہ ضرورت مند افراد کو صرف 100 روپے کے معمولی تعاون سے چشمے بھی فراہم کیے گئے، جس سے بڑی تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ معائنے کے دوران ایسے 36 مریضوں کی نشاندہی کی گئی جنہیں آپریشن کی ضرورت ہے۔ جماعتِ اسلامی ہند، اکولہ نے ان مریضوں کے آپریشن رعایتی نرخوں پر کرانے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ معاشی طور پر کمزور افراد بھی معیاری علاج کی سہولت حاصل کرسکیں۔ اس موقع پر جماعتِ اسلامی ہند، اکولہ شہر کے امیر مقامی ڈاکٹر احمد عروج مدثر نے کہا کہ جماعت کا مقصد معاشرے کے ہر طبقے تک صحت کی بنیادی سہولیات پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی خدمت کے جذبے کے تحت مستقبل میں بھی اس نوعیت کے فلاحی اور طبی پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ شہریوں نے جماعتِ اسلامی ہند کی اس عوامی خدمت پر مبنی کاوش کو سراہتے ہوئے اسے صحتِ عامہ کے میدان میں ایک قابلِ قدر اقدام قرار دیا۔ کیمپ کی کامیابی میں ڈاکٹر سید عمران اور ان سائٹ ہاسپٹل کی پوری ٹیم نے نمایاں کردار ادا کیا۔ منتظمین نے ان کے بھرپور تعاون، پیشہ ورانہ خدمات اور جذبۂ خدمت پر دلی تشکر کا اظہار کیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

نائر اسپتال میں جدید ترین ہنگامی وارڈ اور ایمرجنسی میڈیکل سروسز کمپلیکس کا آغاز

میئر ریتو تاوڑے اور دیگر معززین نے اس سہولت کا معائنہ

ممبئی بی وائے ایل میں جدید ترین، نو تعمیر شدہ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی میڈیکل سروسز کمپلیکس نائر چیریٹیبل ہسپتال جو ممبئی میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام ہے اور ممبئی سنٹرل میں واقع ہے آج (13 جولائی 2026) کو فعال ہو گیا ہے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی موجودگی میں نئے کمپلیکس اور اس کے محکموں کے معائنہ کے بعد یہ خدمات شروع کی گئیں۔ ریتو تاوڑے، قائد حزب اختلاف کشوری پیڈنیکر، سماج وادی پارٹی گروپ لیڈر اور مقامی کارپوریٹر امرین ابراہانی، امپروومنٹ کمیٹی کی چیئر پرسن سندھیا دوشی، پبلک ہیلتھ کمیٹی کی چیئر پرہریش بھنڈیرگے، خواتین اور بچوں کی بہبود کمیٹی کی چیئر پر مینل ٹوڈے، کارپوریٹر روہیداس لوکھنڈے اور اجے پاٹل، ڈپٹی کمشنر (صحت عامہ) شردا اُگڑے، ڈائرکٹر (میڈیکل ایجوکیشن اینڈ میجر ہاسپٹل) اور نیر ہاسپٹل کے ڈین ڈاکٹر شیلیش موہتے، چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر چندرکانت پوار، دیگر معززین اور متعلقہ افسران شریک تھے۔ دریں اثنا، نائر ہسپتال میں ایکسیڈنٹ اور ایمرجنسی میڈیکل سروسز کمپلیکس کے لیے ایک رسمی افتتاحی تقریب کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ تاہم، تقریب کو منسوخ کر دیا گیا کیونکہ مرکزی حکومت نے 12 جولائی 2026 کو قطر کے فادر امیر سابق امیر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کے انتقال کے بعد ہندوستان میں ایک روزہ قومی سوگ کا

اعلان کیا تھا۔ اس موقع پر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ تاہم، طبی خدمات شروع کرنے کی ترجیح اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے، معززین نے نئے کمپلیکس کا معائنہ کیا، اور خدمات کا آغاز کر دیا گیا۔ نائر اسپتال میں کیزولٹی اور ایمرجنسی میڈیکل سروسز (EMS) کمپلیکس سے متعلق معلومات نیشنل میڈیکل کمیشن (این ایم سی) کی طرف سے تجویز کردہ کم از کم معیاری تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے نائر ہسپتال میں ایک جدید ترین کیزولٹی اور ایمرجنسی میڈیکل سروسز کا شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا اور اہم انفراسٹرکچر پروجیکٹ ہے جو نائر ہسپتال کے توسیعی منصوبے کے تحت پرائم پروجیکٹس ڈیولپمنٹ کے حصے کے طور پر شروع کیا گیا ہے۔ توسیعی اسکیم میں ایک آنے والی آنکولوجی (کینسر) کی عمارت، ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسر (RMO) کوارٹرز، اور ایل شکل کی عمارت بھی شامل ہے۔ چوبیس گھنٹے کیزولٹی ڈیپارٹمنٹ اور جدید ایمرجنسی میڈیکل سروسز کا انضمام مریضوں کو تیز رفتار، اعلیٰ معیار کے طبی علاج کی فراہمی کے قابل بناتا ہے۔ تعمیر کی کامیاب تکمیل اور تمام قانونی عدم اعتراض سرٹیفکیٹس (این او سی) کی وصولی کے بعد، کمپلیکس کو 25 جون 2026 کو نائر ہسپتال انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اس نئے کمپلیکس نے ہسپتال کی ترقی کے اگلے مرحلے کی راہ ہموار کر دی ہے۔ ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسرز (RMOs) کے لیے ایک جدید، 20 منزلہ رہائشی کمپلیکس کی تعمیر کے لیے پرانی کیزولٹی ڈیپارٹمنٹ کی عمارت کو اب منہدم کر دیا جائے گا۔ مریضوں کی بہترین حفاظت اور طبی کارکردگی کو یقینی بنانے کے لیے، اس مکمل (مرکزی طور پر) ایئر کنڈیشنڈ ڈپارٹمنٹ میں آپریشنز دو الگ الگ مراحل میں شروع ہوں گے۔ فیز 1 (فوری طور پر آپریشنل) اس ابتدائی مرحلے میں، کلیدی طبی خدمات جیسے کہ ایکسیڈنٹ ڈیپارٹمنٹ، ایمرجنسی میڈیکل سروسز، ٹرائج وارڈ، پیڈیاٹرکس، آرتھوپیڈکس، سرجری، اور ایک معمولی آپریشن تھیٹر (مائنر او ٹی) کو فوری طور پر شروع کیا گیا ہے۔

جاپان: غیر معمولی سماجی تبدیلی، بچوں سے زیادہ پالتو جانور!

جاپان میں کم ہوتی شرحِ پیدائش اور سکڑتی آبادی نے ایک غیر معمولی سماجی تبدیلی کو جنم دیا ہے

جاپان میں کم ہوتی شرحِ پیدائش اور سکڑتی آبادی نے ایک غیر معمولی سماجی تبدیلی کو جنم دیا ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں رجسٹرڈ پالتو کتوں اور بلیوں کی تعداد ۱۵ر سال سے کم عمر بچوں سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس رجحان نے نہ صرف جاپانی معاشرے کے خاندانی ڈھانچے کو بدل دیا ہے بلکہ پالتو جانوروں کی دیکھ بھال سے وابستہ صنعت کو بھی تیزی سے وسعت دی ہے، جس کی مالیت اب ۸۸۰ر ارب ین سے تجاوز کر چکی ہے۔ جاپان میں کم ہوتی شرحِ پیدائش اور مسلسل سکڑتی آبادی نے ملک کے سماجی اور معاشی منظرنامے کو نئی شکل دینا شروع کر دی ہے۔ اس تبدیلی کی ایک نمایاں جھلک شہری پارکوں اور سڑکوں پر دیکھی جا سکتی ہے، جہاں بچوں کی گاڑیوں میں شیر خوار بچوں کے بجائے چھوٹے کتوں اور بلیوں کو گھمایا جا رہا ہے۔ تازہ آبادیاتی اور مارکیٹ اعداد و شمار کے مطابق جاپان میں رجسٹرڈ پالتو کتوں اور بلیوں کی مجموعی تعداد اب ۱۵ر سال سے کم عمر انسانی بچوں سے زیادہ ہو چکی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ رجحان جاپان میں خاندانی ڈھانچے، طرزِ زندگی اور صارفین کی ترجیحات میں آنے والی بڑی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ سماجی ماہرین کے مطابق جاپان میں نوجوان نسل کے لیے بچوں کی پرورش پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مہنگی اور مشکل ہو چکی ہے۔ شہری زندگی، طویل دفتری اوقات، رہائش کے بڑھتے اخراجات اور معاشی غیر یقینی صورتحال نے بہت سے افراد اور جوڑوں کو والدین بننے کے بجائے پالتو جانور پالنے کی طرف مائل کیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پالتو جانور نہ صرف تنہائی کم کرتے ہیں بلکہ بغیر کسی سماجی یا معاشی دباؤ کے جذباتی

وابستگی بھی فراہم کرتے ہیں، جس کے باعث انہیں خاندان کے باقاعدہ فرد کی حیثیت دی جانے لگی ہے۔ اس سماجی تبدیلی نے جاپان میں پالتو جانوروں کی مصنوعات کی صنعت کو بھی نئی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ بچوں کے لیے جدید مصنوعات تیار کرنے والی کئی معروف کمپنیاں اب اپنی مہارت پالتو جانوروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔ جاپانی کمپنی Lucky Industries، جو بچوں کے لیے جدید اور آرام دہ بے بی کیریئرز بنانے کے لیے مشہور ہے، نے حال ہی میں "Nu-i" کے نام سے کتوں کے لیے خصوصی ارگونومک ہِپ کیریئرز متعارف کرائے ہیں۔ کمپنی کے مطابق ان کی تیاری میں جانوروں کے ڈاکٹروں سے مشاورت کی گئی تاکہ چھوٹے کتوں کے جسمانی ڈھانچے کے مطابق آرام دہ ڈیزائن تیار کیا جا سکے۔ اسی طرح بچوں کے اعلیٰ معیار کے اسٹرولرز بنانے والی کمپنی AirBuggy نے بھی پالتو جانوروں کے لیے خصوصی اسٹرولرز کی مانگ میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔ ان اسٹرولرز میں جھٹکے جذب کرنے والے فریم اور عمر رسیدہ یا کمزور پالتو جانوروں کے لیے اضافی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ادھر جاپانی صارفین کی معروف کمپنی Unicharm، جو بچوں کے ڈائپرز تیار کرتی ہے، نے اپنی "Manner Wear" مصنوعات کو بھی تیزی سے وسعت دی ہے۔ اس لائن کے تحت کتوں اور بلیوں کے لیے خصوصی ڈائپرز اور ٹریننگ پیڈ تیار کیے جا رہے ہیں۔ کمپنی کے مطابق پالتو جانوروں سے متعلق مصنوعات اب اس کی مجموعی فروخت کا تقریباً ۱۷ر فیصد حصہ بن چکی ہیں، جبکہ بعض صورتوں میں ان مصنوعات کا منافع بچوں کی مصنوعات سے بھی زیادہ ہے۔ مارکیٹ تجزیہ کاروں کے مطابق جاپان میں پالتو جانوروں کی صنعت تیزی سے پریمیم مارکیٹ کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ اب مالکان اپنے جانوروں کے لیے مہنگا خصوصی کھانا، ڈیزائنر لباس، طبی سہولتیں، لگژری لوازمات اور دیگر اعلیٰ معیار کی مصنوعات خریدنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ تخمینوں کے مطابق جاپان کی پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کی صنعت کی مالیت اب ۸۸۰ر ارب ین (تقریباً ساڑھے ۵ر کھرب روپے) سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ ماہرین اسے ملک کی نسبتاً مستحکم اور کساد بازاری سے کم متاثر ہونے والی صنعتوں میں شمار کر رہے ہیں۔ دوسری جانب بچوں سے متعلق مصنوعات کی مارکیٹ مسلسل سکڑ رہی ہے کیونکہ جاپان میں شرحِ پیدائش کئی برسوں سے تاریخی کم ترین سطح پر برقرار ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر یہی رجحان جاری رہا تو مستقبل میں جاپان کی معیشت، لیبر مارکیٹ اور سماجی ڈھانچے پر اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے، جبکہ پالتو جانوروں کی صنعت مزید تیزی سے ترقی کرتی رہے گی۔

پاکستانی رہنما کا عاصم منیر پر سیاسی مداخلت کا الزام

آرمی چیف کو ووٹرز کا سامنا کرنے کا چیلنج دیا

اسلام آباد: پاکستان کے ایک سرکردہ سیاسی رہنما نے ملک کی طاقتور ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے آرمی چیف جنرل عاصم منیر کو چیلنج کیا ہے کہ وہ مسلح افواج کو چھوڑ کر الیکشن لڑیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں عوامی حمایت حاصل ہے۔ یہ ریمارکس بلوچستان میں سیکیورٹی کی صورتحال پر بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان ایک عوامی ریلی میں دیے گئے، جہاں رہنما نے عسکری قیادت پر صوبے کی بگڑتی ہوئی بدامنی سے نمٹنے میں ناکام ہونے کا الزام لگایا۔ آرمی چیف پر عوامی تنقید کو پاکستان کے طویل عرصے سے جاری سول ملٹری تناؤ میں تیزی سے اضافے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جہاں فوج روایتی طور پر سیاست میں ایک طاقتور قوت رہی ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے رہنما نے جنرل منیر پر فوج کے اختیارات کے پیچھے سے کام کرتے ہوئے سیاسی اور اقتصادی فیصلوں پر اثر انداز ہونے کا الزام لگایا۔ لیڈر نے کہا، ''اگر آپ کو واقعی یقین ہے کہ عوام آپ کی پالیسیوں اور آپ کی منتخب حکومت کے پیچھے کھڑی ہے، تو میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ اپنی وردی اتارو، اپنی سیاسی جماعت بنائیں، اور میدان میں اتریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آؤ اور ہم سب کی طرح الیکشن لڑے۔ پاکستان کے عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ بیلٹ باکس میں کرنے دیں، نہ کہ مینڈیٹ تیار کرنے کے لیے ریاستی آلات کو استعمال کرنے کے۔ رہنما نے بلوچستان میں سیکورٹی کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے حکومت کو نشانہ بنایا جہاں حالیہ مہینوں میں عسکریت پسندوں کے حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ صوبے میں سیکورٹی فورسز، انفراسٹرکچر اور ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس پر حملوں کا مشاہدہ کیا گیا ہے، جس سے ایک نئی شورش پر تشویش پائی جاتی ہے۔ رہنما نے بلوچستان اور وفاقی حکومت کے درمیان خلیج کو وسیع کرنے کے لیے ریاست کی فوجی کارروائی پر انحصار اور مبینہ سیاسی دباؤ کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ لیڈر نے کہا، ''آپ ایک آمر کی طرح آرمی ہیڈ کوارٹرز میں گھومتے ہیں، پھر بھی آپ کی نگرانی میں ریاست اپنی گرفت کھو چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''ہم نے اس دن بلوچستان کو کھو دیا جب آپ نے جبر سے سیاسی مکالمے کی جگہ لی۔ آپ کسی خطے کے لوگوں کو دشمن سمجھ کر جیت نہیں سکتے۔ پاکستان کے سینئر سیاستدان اور جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے پاک فوج کے سربراہ فیلڈ مارشل عاصم منیر پر سیاسی مداخلت کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے انہیں کھلا چیلنج دیا ہے۔ ایک حالیہ عوامی جلسے میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے آرمی چیف سے کہا کہ اگر انہیں اپنی عوامی مقبولیت پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو وہ اپنی وردی اتاریں اور سیاسی میدان میں آ کر الیکشن لڑیں۔

جے اے اے سی نے وائٹ ہاؤس کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا

پی او کے میں ریاستی دہشت گردی بند کرو کے نعرے لگائے

واشنگٹن ڈی سی: جموں و کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے اے اے سی) جو کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں حکومت مخالف مظاہروں کی قیادت کر رہی ہے، نے واشنگٹن ڈی سی میں وائٹ ہاؤس کے باہر ایک مظاہرہ کیا، جس کے شرکاء نے پاک فوج اور آرمی چیف عاصم منیر کے خلاف نعرے لگائے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مقیم کشمیری باشندوں کے ذریعہ منعقد ہونے والے اس احتجاج میں مظاہرین نے اسے پی او کے میں ریاستی جبر کے طور پر بیان کرنے کی مذمت کی اور خطے سے پاکستانی فوجیوں کے مکمل انخلاء کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے پاکستان مخالف پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے اور نعرے لگائے تھے جیسے پی او کے میں ریاستی دہشت گردی بند کرو'، جبکہ خطے میں جے اے اے سی کے منصوبہ بند ایجی ٹیشن کی حمایت کا اظہار بھی کیا۔ شرکاء نے پاکستانی سیکورٹی فورسز پر پی او کے میں حالیہ بدامنی کے دوران پرتشدد کریک ڈاؤن اور ہلاکتوں کا الزام لگایا۔ انہوں نے اسلام آباد پر زور دیا کہ وہ ان مسائل کو مذاکرات کے ذریعے حل کرے جن کا خطے کو سامنا ہے اور 15 جولائی کو ہونے والے احتجاج کے لیے اپنی حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ مظاہرہ پی او کے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ہوا ہے، جہاں جے اے اے سی حکومت پاکستان کے خلاف ایک عوامی تحریک کے چہرے کے طور پر ابھرا ہے۔ کمیٹی نے قبل ازیں اسلام آباد کو 48 گھنٹے کا الٹی میٹم جاری کیا تھا، جس میں انتباہ کیا گیا تھا کہ اگر اس کے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو وہ عظیم اور حتمی ردعمل کا آغاز کرے گی۔

عمران خان کی بہن نے ایک روزہ احتجاج مسترد کر دیا

سابق پاکستانی وزیراعظم کی رہائی کے لیے مسلسل احتجاج کا مطالبہ

راولپنڈی: جیل میں بند پاکستان کے سابق وزیراعظم عمران خان کی بہن، علیمہ خان نے 5 اگست کو ایک روزہ احتجاج کی کال کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک حکومت انہیں مناسب علاج کی اجازت نہیں دیتی اور قید تنہائی ختم نہیں کرتی، احتجاج جاری رہنا چاہیے۔ علیمہ خان نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ احتجاج کی کال صرف ایک دن کے لیے نہیں ہوگی، اب ہم دباؤ اتنا بڑھائیں گے کہ وہ عمران خان کا نہ صرف علاج کریں گے بلکہ ان کی قید تنہائی بھی ختم کریں گے۔ مسلسل سڑکوں پر تحریک چلانے کا مطالبہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی کے حامی علامتی مظاہرے کے بعد گھر واپس جانے کے بجائے باہر نکلیں اور احتجاج جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جب ہم باہر نکلیں گے تو گھر واپس نہیں جائیں گے، اڈیالہ جا کر پنجاب کے لوگوں کا خوف ختم ہو گیا ہے۔ علیمہ خان نے کہا کہ خیبر پختونخوا اس تحریک کی قیادت کرے گا، جس کے فوری بعد پنجاب مکمل حمایت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا قیادت کرے گا اور پنجاب اس کے فوراً بعد مکمل تعاون کرے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عمران خان نے ایک سال قبل خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی تنظیم کو مضبوط کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور سہیل آفریدی سے سڑکوں پر تحریک چلانے کو کہا تھا۔ علیمہ خان نے کہا، وقت آ گیا ہے۔ تحریک کو آگے بڑھائیں، تنظیم کو مضبوط کریں، اور تمام کارکنان اپنے ایم این ایز اور ایم پی اے پر دباؤ بڑھائیں۔

چین پر نیپال کے سرحدی باشندوں کو

تبت سے روایتی تجارت اور زیارت سے اب بھی روکنے کا الزام

کھٹمنڈو: نیپال کے سرحدی علاقوں کے رہائشیوں نے الزام عائد کیا ہے کہ چینی حکام اب بھی انہیں تبت کے ساتھ صدیوں پرانی سرحدی تجارت، مویشیوں کی چرائی اور مذہبی زیارتوں کی روایتی سرگرمیوں سے روک رہے ہیں، جس سے مقامی آبادی کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیپال کی مسلح پولیس فورس اور نیپالی فوج کی جانب سے نیپال۔ تبت سرحد پر آٹھ روزہ گشت کے دوران ضلع باجھانگ کے مقامی باشندوں نے شکایت کی کہ چینی پابندیوں کے باعث وہ روایتی سرحدی راستوں سے تجارت، چراگاہوں کے استعمال اور مذہبی رسومات کی ادائیگی سے محروم ہو گئے ہیں۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ کووڈ-19 وبا کے بعد سے انہیں مقدس مانسرو ور جھیل تک رسائی حاصل نہیں ہو سکی، جس کے باعث وہ اپنی آبائی مذہبی رسومات بھی ادا نہیں کر پا رہے۔ چرواہوں نے بھی شکایت کی کہ انہیں ہر سال برسات کے موسم میں تبت کی چراگاہوں میں اپنے بھیڑ، بکریاں اور چواری (یاک اور گائے کی نسل) لے جانے سے روکا جا رہا ہے۔ باجھانگ کے چیف ڈسٹرکٹ آفیسر مکیش کمار کیشری نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے یہ مسئلہ کئی مرتبہ چینی سرحدی حکام کے سامنے اٹھایا، تاہم اب تک کوئی عملی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ان کے مطابق نیپال اور چین کے درمیان موجود دوطرفہ معاہدے سرحدی باشندوں کو روایتی تجارت، چرائی اور زیارت کے حقوق فراہم کرتے ہیں، لیکن باقاعدہ مذاکرات نہ ہونے کے باعث مقامی آبادی مشکلات کا شکار ہے۔

بلوچستان میں سابقہ افغان فوجی اہلکاروں کی بلوچ

نسل کشی میں براہ راست شمولیت اک تشویشناک امر ہے: ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی کے اسیر سربراہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ نے ہدہ جیل سے جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ بلوچ اور افغان اقوام کے تعلقات محض دو ہمسایہ خطوں کے درمیان تعلقات نہیں بلکہ صدیوں پر محیط ایک تاریخی، تہذیبی اور انسانی رشتے کی داستان ہیں۔ دونوں اقوام نے ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شرکت کی ہے، ایک دوسرے کے مہمان بنے ہیں، ایک دوسرے کی سرزمینوں پر پناہ پائی ہے، اور تاریخ کے کٹھن ترین ادوار میں بھی باہمی احترام اور برادرانہ تعلقات کو برقرار رکھا ہے۔ اس پورے تاریخی سفر میں بلوچ اور افغان عوام نے کبھی کسی سامراجی طاقت یا بیرونی قوت کے مفادات کے تحت ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہونے کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بلوچ اور افغان تعلقات باہمی اعتماد، عزت اور مشترکہ تاریخی تجربات کی بنیاد پر استوار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ لیکن آج ایک نہایت تشویشناک اور افسوسناک صورتِ حال جنم لے رہی ہے، جو نہ صرف بلوچ عوام کے لیے باعثِ تشویش ہے بلکہ بلوچ اور افغان اقوام کے درمیان موجود تاریخی رشتے کے لیے بھی ایک سنگین خطرہ بن سکتی ہے۔

گزشتہ چند مہینوں سے بلوچستان کے مختلف علاقوں سے ایسی اطلاعات آ رہی ہیں کہ سابق افغان فوج سے وابستہ بعض افراد پاکستانی ریاستی فورسز کے ساتھ مختلف فوجی جارحیت اور بربریت میں شریک ہیں۔ یہ عمل بلوچ عوام میں شدید نفرت، غم اور تشویش پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بلوچستان کے متعدد علاقوں کے مقامی لوگوں نے پاکستانی فوجی بربریت میں ایسے افراد کو دیکھا ہے جو سابق افغان فوج سے تعلق رکھتے تھے اور اب پاکستانی فورسز کے ساتھ سرگرم ہیں۔ زہری سمیت بعض علاقوں میں ہونے والی فوجی بربریت میں بھی سابق افغان فوج کے اہلکار باقاعدہ شامل تھے۔ اسی طرح مستونگ کے عام عوام شکایت کر رہے ہیں کہ افغان فوج کے سابق اہلکاروں نے پاکستانی فوج کی آشیرباد سے ایک اسکول پر قبضہ کیا ہے اور وہاں اپنا کیمپ قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر ماہ رنگ نے کہا ہے کہ میں افغانستان کے سابقہ حکومت کے تمام قیادت کی توجہ اس حساس مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ تاریخ بعض اوقات ایسی آزمائشیں لے کر آتی ہے جہاں خاموشی بھی ایک موقف بن جاتی ہے۔ آج افغان قیادت کے سامنے بھی ایک ایسا ہی لمحہ موجود ہے۔ آج اگر آپ کے لوگ جو معمولی مفادات، مراعات یا پناہ کے عوض بلوچ عوام کے خلاف ہونے والی ظلم و جبر میں شریک ہو رہے ہیں تو یہ صرف بلوچوں کے خلاف ایک عمل نہیں بلکہ افغان قوم کی تاریخی روایات اور وقار کے بھی منافی ہے۔ مزید کہا ہے کہ افغان عوام خود جنگ، جبر، بے دخلی اور خونریزی کی طویل تاریخ سے گزرے ہیں۔ انہوں نے اپنی سرزمین پر طاقتور قوتوں کی مداخلت اور تباہ کاریوں کے نتائج بھگتے ہیں۔ اسی لیے افغان قوم سے زیادہ کوئی اور یہ نہیں سمجھ سکتا کہ جب کسی ماں سے اس کا بیٹا چھین لیا جائے، جب کسی بچے کا مستقبل بارود کے دھوئیں میں گم ہو جائے، اور جب کسی قوم کے اجتماعی وجود کو خوف اور تشدد کے ذریعے دبانے کی کوشش کی جائے تو اس کے زخم کتنے گہرے ہوتے ہیں۔

پی او کے احتجاج: مظاہرین نے پاکستان کے کشمیر کے بیانیے کو مسترد کیا

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں پاکستانی حکومت اور فوج کے خلاف 35 دن سے جاری بغاوت نے ایک بار پھر پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے زمینی حقائق کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اتوار کو، پی او کے میں مظاہرین نے کھلے عام پاکستان کے ''کشمیر کی آزادی'' کے دیرینہ بیانیے کو مسترد کر دیا، اسے 'چورن' قرار دیا جسے اب خطے میں خریدار نہیں ملیں گے۔ راولاکوٹ کے عیدگاہ گراؤنڈ میں خطاب کرتے ہوئے۔ بغاوت کا مرکز۔ عوامی ایکشن کمیٹی کے ایک سرکردہ رکن سردار جاوید اقبال نے کہا 78 سالوں سے، ہمیں چورن کھلایا گیا تھا کہ وہ (پاکستان) (سری نگر کو آزاد کرائیں گے۔ وہ چورن (بیانیہ) وہ بوڑھے ہو گئے ہیں جو راولاکوٹ سے راوالدی کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ کشمیر کے لوگ اب اسے نہیں خرید رہے ہیں۔ تقریباً آٹھ دہائیوں کے دوران پاکستان کے دوہرے معیار اور مقامی آبادی کے ساتھ اس کے سلوک پر تنقید کرتے ہوئے اقبال نے مزید کہا کہ پی او کے کے لوگوں کا دھیان بٹا رکھا گیا تھا اور انہیں سری نگر جانے والے ٹرک کی ہیڈلائٹس' بنا دیا گیا تھا۔ پی او کے کو پاکستان 'آزاد' کہتا ہے، لیکن اس نام نہاد 'آزادی' کی حقیقت یہ ہے کہ جب بھی ہم آٹا، بجلی، پانی، یا خود حکمرانی مانگتے ہیں۔

جنوبی بحیرۂ چین کے فیصلے کی دسویں برسی ۱۴ر ممالک اور یورپی یونین نے

۲۰۱۶ر کے ثالثی فیصلے کو قانونی طور پر لازمی قرار دے دیا

نئی دہلی: جنوبی بحیرۂ چین سے متعلق 2016 کے تاریخی ثالثی فیصلے کی دسویں برسی پر 14 ممالک اور یورپی یونین نے ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے اس فیصلے کو قانونی طور پر حتمی اور لازمی قرار دیا ہے، جبکہ چین سے بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ اقوام متحدہ کے سمندری قانون (UNCLOS) کے تحت قائم ثالثی ٹریبونل کے 12 جولائی 2016 کے فیصلے نے واضح کیا تھا کہ جنوبی بحیرۂ چین پر چین کے وسیع تاریخی دعوؤں کی کوئی قانونی بنیاد موجود نہیں۔ بیان میں زور دیا گیا کہ یہ فیصلہ حتمی اور فریقین کے لیے قانونی طور پر لازم ہے۔ بیان پر دستخط کرنے والوں میں امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، جاپان، فلپائن، کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی، نیدرلینڈز، نیوزی لینڈ اور دیگر شراکت دار ممالک کے ساتھ یورپی یونین بھی شامل ہے۔ ان ممالک نے خطے میں طاقت کے استعمال، جبر اور اشتعال انگیز اقدامات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے سمندری آزادی اور بین الاقوامی قوانین کے احترام پر زور دیا۔ مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ جنوبی بحیرۂ چین میں تمام تنازعات کو بین الاقوامی قانون کے مطابق پرامن ذرائع سے حل کیا جانا چاہیے اور کسی بھی ملک کو یکطرفہ اقدامات کے ذریعے موجودہ صورتحال تبدیل کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ دوسری جانب چین نے ایک بار پھر ثالثی فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے اسے "غیر قانونی"، "کالعدم" اور "ناقابل قبول" قرار دیا۔ بیجنگ کا موقف ہے کہ اس نے نہ تو اس کارروائی میں شرکت کی تھی اور نہ ہی وہ اس فیصلے کو تسلیم کرتا ہے۔ واضح رہے کہ 2016 میں ہیگ میں قائم ثالثی ٹریبونل نے فلپائن کی درخواست پر سنائے گئے فیصلے میں کہا تھا کہ جنوبی بحیرۂ چین پر چین کے تاریخی حقوق کے دعوؤں کی بین الاقوامی قانون کے تحت کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ اس کے باوجود چین بدستور اپنے دعوؤں پر قائم ہے، جس کے باعث خطے میں کشیدگی برقرار ہے۔

یورپ میں چین کے "نسلی اتحاد قانون" کے خلاف مخالفت میں اضافہ

تبتیوں کے حقوق پر شدید تشویش

برسلز: چین کے متنازعہ "نسلی اتحاد و ترقی قانون" کے خلاف یورپ بھر میں مخالفت میں اضافہ ہو رہا ہے، جہاں یورپی رہنماؤں اور قانون سازوں نے اس قانون کو تبتیوں اور دیگر نسلی اقلیتوں کی ثقافتی، لسانی اور مذہبی شناخت کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یکم جولائی سے قانون کے نفاذ کے بعد یورپ کے مختلف ممالک کے سیاست دانوں نے بیجنگ سے اس قانون کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ جلاوطن تبتی انتظامیہ کے مطابق اس قانون کے خلاف یورپی سطح پر سیاسی حمایت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ ردعمل 30 اپریل 2026 کو یورپی پارلیمنٹ کی منظور کردہ ایک قرارداد کے بعد سامنے آیا، جس میں کہا گیا تھا کہ یہ قانون تبتیوں، ایغوروں، جنوبی منگولوں اور دیگر نسلی گروہوں کو زبردستی مرکزی دھارے میں ضم کرنے کی پالیسی کو فروغ دیتا ہے۔ قرارداد میں چین سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اس قانون کو واپس لے۔ یورپی پارلیمنٹ میں ہونے والی بحث کے دوران متعدد ارکان نے الزام عائد کیا کہ چین اس قانون کے ذریعے نسلی شناختوں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دلائی لامہ کے جانشین کے انتخاب کا معاملہ مکمل طور پر مذہبی دائرے میں رہنا چاہیے اور اس میں چینی حکومت کا کوئی کردار نہیں ہونا چاہیے۔ ارکان نے یہ بھی کہا کہ یہ قانون اقلیتی زبانوں، ثقافتی روایات اور بنیادی انسانی حقوق کو محدود کرتا ہے۔ یورپی کمیشن کی نمائندہ کمشنر ہادجا لحبیب نے بھی تبت میں انسانی حقوق کی صورتحال پر یورپی یونین کی تشویش کا اعادہ کیا۔ انہوں نے مذہبی آزادی، تبتی ثقافت اور شناخت کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے 11ویں پنچن لامہ کے بارے میں شفاف معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ یورپی یونین نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 62ویں اجلاس میں بھی اس قانون پر خدشات کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا تھا کہ اس کے اثرات چین کی سرحدوں سے باہر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ ادھر نیدرلینڈز، فرانس اور بیلجیم کے قانون سازوں نے بھی تبت کے معاملے پر یورپی ممالک کے درمیان مزید ہم آہنگی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے یورپی یونین میں تبت کے لیے خصوصی نمائندہ مقرر کرنے اور تبتیوں کے مذہبی و ثقافتی حقوق کے تحفظ کے لیے چین کے ساتھ مزید مؤثر سفارتی رابطوں پر زور دیا۔

جنوبی بحیرۂ چین پر چین کا سخت مؤقف برقرار

۲۰۱۶ر کے ثالثی فیصلے کی حمایت پر جاپانی سفیر طلب

بیجنگ: چین نے جنوبی بحیرۂ چین پر اپنے دعوؤں کا ایک بار پھر دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سمندری علاقے پر اس کی خودمختاری اور حکمرانی کبھی منقطع نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی بیجنگ نے 2016 کے ثالثی فیصلے کی حمایت کرنے والے 14 ممالک کے مشترکہ بیان میں جاپان کی شمولیت پر احتجاج کرتے ہوئے جاپانی سفیر کو طلب کر لیا۔ چینی وزارت خارجہ کے مطابق جاپان کی جانب سے 2016 کے ثالثی فیصلے کی حمایت اور جنوبی بحیرۂ چین سے متعلق بیان "غلط، اشتعال انگیز اور چین کی خودمختاری کے خلاف" ہے۔ وزارت نے کہا کہ چین اس فیصلے کو غیر قانونی، کالعدم اور ناقابل قبول سمجھتا ہے اور اسے کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ چین نے اپنے بیان میں دعویٰ کیا کہ جنوبی بحیرۂ چین کے جزائر اور متعلقہ سمندری علاقوں پر اس کی خودمختاری اور انتظامی اختیار تاریخی حقائق پر مبنی ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوا۔ بیجنگ کے مطابق اس کے سمندری حقوق اور مفادات بین الاقوامی قانون کے مطابق ہیں اور انہیں کسی ثالثی فیصلے سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ، جاپان، فلپائن، برطانیہ، آسٹریلیا اور دیگر شراکت دار ممالک سمیت 14 ممالک اور یورپی یونین نے 2016 کے ثالثی فیصلے کی دسویں برسی پر مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کے سمندری قانون کے تحت قائم ٹریبونل کا فیصلہ حتمی اور قانونی طور پر لازم ہے، اور چین کے وسیع سمندری دعوؤں کی کوئی قانونی بنیاد نہیں۔ مشترکہ بیان میں جنوبی بحیرۂ چین میں طاقت کے استعمال، جبر اور یکطرفہ اقدامات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے تمام تنازعات کو بین الاقوامی قانون کے مطابق پرامن طریقے سے حل کرنے پر زور دیا گیا۔ واضح رہے کہ 12 جولائی 2016 کو ہیگ میں قائم ثالثی ٹریبونل نے فلپائن کی درخواست پر سنائے گئے فیصلے میں قرار دیا تھا کہ جنوبی بحیرۂ چین پر چین کے وسیع تاریخی دعوؤں کی بین الاقوامی قانون کے تحت کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ تاہم چین اس فیصلے کو مسلسل مسترد کرتا آیا ہے، جس کے باعث خطے میں سفارتی کشیدگی بدستور برقرار ہے۔ جنوبی بحیرۂ چین پر چین کا موقف طویل عرصے سے انتہائی سخت اور جارحانہ رہا ہے، جس کی وجہ سے خطے میں کشیدگی برقرار ہے۔

پاکستان میں مقیم عسکریت پسند گروپ

خواتین کو خفیہ تربیت کے ذریعے بھرتی کر رہے ہیں: خفیہ ایجنسی

کابل: ہندوستانی خفیہ ایجنسیوں نے اندازہ لگایا ہے کہ پاکستان میں مقیم عسکریت پسند گروپ خواتین کو پیشہ ورانہ اور مذہبی تعلیم کے بھیس میں خفیہ تربیتی پروگراموں کے ذریعے بھرتی کر رہے ہیں۔ نیوز 18 کے مطابق، سینئر ہندوستانی سیکورٹی حکام کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ رپورٹ تشخیص مہینوں کے انٹیلی جنس اکٹھے کرنے پر مبنی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں قائم کئی عسکریت پسند تنظیموں نے خصوصی پروگرام متعارف کرائے ہیں جن کا مقصد خواتین کی مدد اور آپریشنل کرداروں کے لیے شناخت اور بھرتی کرنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کورسز عام طور پر دو سے چار ہفتوں کے درمیان ہوتے ہیں اور انہیں پیشہ ورانہ تربیت، مذہبی ہدایات اور ذاتی ترقی کے پروگرام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ نیوز 18 کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستانی عہدیداروں نے الزام لگایا کہ بنیادی مقصد منتخب شرکاء کو عسکریت پسندوں کے نیٹ ورک کے اندر کردار کے لیے تیار کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، خواتین کے زیر اہتمام کچھ مدارس کو مبینہ طور پر پروگراموں کی میزبانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ہندوستانی عہدیداروں کا دعویٰ ہے کہ شرکاء کو منظم بیچوں میں منظم کیا جاتا ہے اور وہ ان کی سمجھی جانے والی صلاحیتوں اور مناسبیت کی بنیاد پر کردار سے متعلق تربیت حاصل کرتے ہیں۔ نیوز 18 نے رپورٹ کیا کہ ایک پروگرام کی تشہیر ایسے افراد کے لیے کی گئی تھی جن کا مقصد مضبوط

ایمان اور یقین، اچھے کردار، اور بامقصد زندگی گزارنے کی خواہش ہے۔ ہندوستانی عہدیداروں کا الزام ہے کہ اس طرح کی زبان بھرتی کرنے والوں کو خصوصی ذمہ داریاں سونپنے سے پہلے راغب کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ رپورٹ میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ بھارت کے آپریشن سندھور کے بعد عسکریت پسند گروپوں نے آپریشنل سپورٹ رول کے لیے خواتین پر زیادہ زور دے کر اپنی بھرتی کی حکمت عملی کو اپنایا۔ نیوز 18 کے ذریعہ نقل کردہ انٹیلی جنس تشخیص کے مطابق، اطلاع دی گئی تربیت میں لاجسٹکس، مواصلات، ٹیکنالوجی سے متعلق کام، انٹیلی جنس اکٹھا کرنا، ڈرون آپریشنز اور نام نہاد ذہنی ٹریپ سرگرمیاں شامل ہیں۔ بھارتی حکام نے یہ بھی الزام لگایا کہ انٹیلی جنس ایجنسیوں نے پاکستان میں ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے، جن میں بہاولپور اور فیصل آباد شامل ہیں، جہاں خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ مبینہ تربیت یافتہ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ان سائٹس کو پہلے بھارتی حکام نے عسکریت پسندوں کے انفراسٹرکچر سے جوڑا ہے۔ تشخیص میں مزید دعویٰ کیا گیا ہے کہ بھرتی کی کوششیں فیملی اور کمیونٹی نیٹ ورکس کے ذریعے کی جا رہی ہیں۔ ہندوستانی حکام الزام لگاتے ہیں کہ عسکریت پسند تنظیموں کے سینئر ارکان نے خواتین کے رشتہ داروں کو اضافی خواتین بھرتی کرنے کی ترغیب دی ہے اور ذاتی طور پر سیشن کے ساتھ ساتھ آن لائن تربیت بھی دی جاتی ہے۔ ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے، اور پاکستانی حکام نے اشاعت کے وقت ان مخصوص الزامات کا عوامی طور پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ پاکستان نے مسلسل ہندوستانی الزامات کو مسترد کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے خلاف کام کرنے والے عسکریت پسند گروپوں کی حمایت کرتا ہے اور یہ برقرار رکھتا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کے اندر دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ یہ الزامات سرحد پار سے عسکریت پسندی اور علاقائی سلامتی پر دو جوہری ہتھیاروں سے لیس پڑوسیوں کے درمیان دیرینہ کشیدگی کے درمیان سامنے آئے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

شہریت کا پیچیدہ سوال اور حکومت کی خاموشی

کسی بھی جمہوری ریاست کی اصل طاقت اس کے دستور، مضبوط اداروں اور عوام کے اعتماد میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہی اعتماد شہری کو یہ یقین دلاتا ہے کہ اس کی جان، مال، عزت، آزادی اور دستورِ ہند کے عطا کردہ بنیادی حقوق ہر حال میں محفوظ ہیں۔ اس اعتماد کی بنیاد شہریت ہے۔ شہریت صرف کسی سرکاری دستاویز یا اندراج کا نام نہیں بلکہ ریاست اور شہری کے درمیان قائم ایک آئینی اور قانونی رشتہ ہے، جس پر فرد کی سیاسی، سماجی اور معاشی حیثیت استوار ہوتی ہے۔ ووٹ دینے کا حق، انتخابات میں حصہ لینے کی اہلیت، سرکاری ملازمت، ریاستی تحفظ، آزادیٔ اظہار اور دیگر بنیادی حقوق اسی رشتے سے وابستہ ہیں۔ یہ مسئلہ صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی، نفسیاتی اور انتظامی اعتبار سے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ شہری قانون کی پابندی کرتا ہے، ٹیکس ادا کرتا ہے۔

ڈاکٹر سید تابش امام

کسی بھی جمہوری ریاست کی اصل طاقت اس کے دستور، مضبوط اداروں اور عوام کے اعتماد میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہی اعتماد شہری کو یہ یقین دلاتا ہے کہ اس کی جان، مال، عزت، آزادی اور دستورِ ہند کے عطا کردہ بنیادی حقوق ہر حال میں محفوظ ہیں۔ اس اعتماد کی بنیاد شہریت ہے۔ شہریت صرف کسی سرکاری دستاویز یا اندراج کا نام نہیں بلکہ ریاست اور شہری کے درمیان قائم ایک آئینی اور قانونی رشتہ ہے، جس پر فرد کی سیاسی، سماجی اور معاشی حیثیت استوار ہوتی ہے۔ ووٹ دینے کا حق، انتخابات میں حصہ لینے کی اہلیت، سرکاری ملازمت، ریاستی تحفظ، آزادیٔ اظہار اور دیگر بنیادی حقوق اسی رشتے سے وابستہ ہیں۔ یہ مسئلہ صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی، نفسیاتی اور انتظامی اعتبار سے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ شہری قانون کی پابندی کرتا ہے، ٹیکس ادا کرتا ہے، اپنے آئینی فرائض انجام دیتا ہے اور ریاستی اداروں پر اعتماد کرتا ہے، جبکہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے قوانین، پالیسیوں اور انتظامی فیصلوں کے ذریعے اس اعتماد کو مزید مضبوط بنائے۔ اگر خود سرکاری بیانات یا مختلف اداروں کے مؤقف سے بنیادی آئینی سوالات پر ابہام پیدا ہونے لگے تو اس کے اثرات صرف عدالتوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ عوامی اعتماد، سماجی اطمینان اور ریاستی اداروں کی ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع اور متنوع ملک میں یہ مسئلہ مزید حساس ہو جاتا ہے۔ لاکھوں خاندان ایسے ہیں جن کے پاس کئی دہائیوں پرانے تمام سرکاری ریکارڈ محفوظ نہیں۔ قدرتی آفات، نقل مکانی، غربت، ناخواندگی اور انتظامی کمزوریاں بھی اس حقیقت کا حصہ رہی ہیں۔ ایسے حالات میں اگر شہریت جیسے بنیادی مسئلے پر غیر یقینی پیدا ہو تو اس کے نتائج صرف قانونی پیچیدگیوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ معاشرتی بے چینی، انتظامی دشواریوں اور ریاستی اداروں پر عوام کے اعتماد میں کمی کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ اسی لیے ایک واضح، شفاف، منصفانہ اور یکساں قانونی معیار نہ صرف آئینی تقاضا ہے بلکہ جمہوری استحکام کی بنیادی ضرورت بھی ہے۔ دنیا کی بیشتر جمہوری ریاستیں کوشش کرتی ہیں کہ شہریت سے متعلق قوانین حتی الامکان واضح اور غیر مبہم ہوں، تاکہ کسی شہری کو اپنی قانونی شناخت کے بارے میں بے یقینی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ جب خود شہریت ہی سوالیہ نشان بن جائے تو اس سے وابستہ تمام آئینی حقوق بھی غیر یقینی کی زد میں آ جاتے ہیں، اور یہی صورتِ حال کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے باعثِ تشویش ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں شہریت کا مسئلہ ایک اہم آئینی، قانونی اور انتظامی بحث بن چکا ہے۔ حال ہی میں وزیرِ خارجہ کا یہ بیان کہ پاسپورٹ شہریت کا ثبوت نہیں بلکہ صرف ایک سفری دستاویز ہے۔ نے اس بحث کو مزید نمایاں کر دیا۔ قانونی اعتبار سے یہ بات درست ہے، کیونکہ پاسپورٹ ایکٹ، 1967 کے مطابق پاسپورٹ بیرونِ ملک سفر کے لیے جاری کیا جانے والا سفری دستاویز ہے۔

تاہم یہاں ایک فطری سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر پاسپورٹ محض ایک سفری دستاویز ہے تو کیا وہ کسی غیر ملکی یا ایسے شخص کو بھی جاری کیا جا سکتا ہے جو ہندوستانی شہری نہ ہو؟ ظاہر ہے کہ پاسپورٹ جاری کرنے سے پہلے حکومت متعلقہ شخص کی شناخت، اس کے پس منظر اور قانون کے مقررہ تقاضوں کی جانچ کرتی ہے۔ اسی لیے عام آدمی کی نظر میں پاسپورٹ ہمیشہ ایک نہایت معتبر سرکاری دستاویز رہا

ہے۔ چنانچہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ پاسپورٹ بھی شہریت کا قطعی ثبوت نہیں تو عام شہری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ آخر وہ کون سا قانونی معیار یا مستند ثبوت ہے جس کی بنیاد پر ایک ہندوستانی اپنی شہریت بلا شبہ ثابت کر سکتا ہے؟ دستورِ ہند کے آرٹیکل 5 سے 11 تک ابتدائی شہریت کے اصول بیان کیے گئے ہیں، جبکہ بعد میں پارلیمنٹ نے شہریت ایکٹ، 1955 نافذ کیا، جس میں پیدائش، نسب، اندراج، قدرتی طریقۂ حصول شہریت اور دیگر قانونی ذرائع کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شہریت کا تعین کسی ایک کارڈ یا ایک دستاویز کی بنیاد پر نہیں بلکہ تمام متعلقہ حقائق، شواہد اور قانون کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

اس کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ موجود ہے۔ اگر مختلف سرکاری دستاویزات کی قانونی حیثیت الگ الگ ہے تو پھر ایسا واضح، یکساں اور غیر مبہم معیار کیوں موجود نہیں جسے ہر شہری آسانی سے سمجھ سکے اور جسے تمام سرکاری ادارے یکساں طور پر تسلیم کریں؟ جمہوری نظام میں قانون کی وضاحت محض ایک قانونی تقاضا نہیں بلکہ عوامی اعتماد کی بنیاد بھی ہوتی ہے۔ ہر شہری کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی آئینی حیثیت کیا ہے اور ضرورت پڑنے پر وہ اپنی شہریت کس بنیاد پر ثابت کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص برسوں تک ووٹ دیتا رہے، ٹیکس ادا کرے، پاسپورٹ حاصل کرے، سرکاری سہولتوں سے فائدہ اٹھاتا رہے اور ریاست ہر مرحلے پر اسے اپنا شہری تسلیم کرتی رہے، لیکن کسی وقت یہ سوال اٹھ جائے کہ ان تمام دستاویزات کے باوجود اس کی شہریت کا حتمی ثبوت کیا ہے، تو یقیناً ایسی صورتِ حال عوامی تشویش، قانونی ابہام اور انتظامی بے یقینی پیدا کرے گی۔

سپریم کورٹ بھی مختلف مقدمات میں واضح کر چکی ہے کہ ووٹر شناختی کارڈ یا ووٹر فہرست میں نام ہر قانونی تناظر میں شہریت کا ناقابلِ تردید ثبوت نہیں۔ اسی طرح آدھار قانون بھی صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ آدھار شناخت کا ذریعہ ہے، شہریت کی سند نہیں۔ ان قانونی اصولوں سے اختلاف کی گنجائش نہیں، لیکن سوال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ آخر وہ کون سا واضح معیار ہے جسے تمام سرکاری ادارے اور عدالتیں یکساں طور پر قبول کرتی ہیں؟ یہ بحث اس وقت مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے جب عدالتی فیصلے عوامی گفتگو کا حصہ بنتے ہیں۔ عدالتیں ہر مقدمے کا فیصلہ اس کے مخصوص حقائق، دستیاب شواہد اور متعلقہ قوانین کی بنیاد پر کرتی ہیں، اس لیے کسی ایک مقدمے کے فیصلے کو عمومی قانونی اصول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن عام شہری کے ذہن میں یہ سوال بہرحال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سا معیار ہے جسے تمام عدالتیں اور سرکاری ادارے یکساں طور پر قابل قبول سمجھتے ہیں۔

یہاں پارلیمنٹ کی ذمہ داری بھی سامنے آتی ہے۔ اگر ایک عام شہری اپنی شہریت کے ثبوت کے بارے میں ابہام کا شکار ہے تو قانون ساز اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس معاملے میں واضح رہنمائی فراہم کریں۔ قانون سازی کا مقصد صرف نئے قوانین بنانا نہیں بلکہ ان قوانین میں موجود ابہام کو دور کرنا بھی ہوتا ہے۔ اگر کسی قانون یا اس کی تشریح سے عوام کے ذہن میں مزید سوالات پیدا ہوں تو ان کا بروقت ازالہ کرنا بھی ایک جمہوری حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسی تناظر میں ایک اور بنیادی سوال سامنے آتا ہے۔ اگر کسی عام شہری سے اپنی شہریت ثابت کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے تو عوام کو یہ جاننے کا بھی حق حاصل ہے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں و بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں امیدواروں کی شہریت کی جانچ کن قانونی معیارات اور کس نوعیت کے شواہد کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی متعین اور قابلِ قبول معیار موجود ہے تو کیا وہی معیار ملک کے ہر شہری پر بھی یکساں طور پر نافذ ہوتا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اسے پوری شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے کیوں نہیں رکھا جاتا تاکہ اس مسئلے سے متعلق تمام خدشات اور ابہامات کا خاتمہ ہو سکے۔ یہ مسئلہ کسی ایک حکومت یا کسی ایک سیاسی جماعت تک محدود نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف حکومتیں آئیں، متعدد قوانین بھی بنے، مگر شہریت جیسے بنیادی آئینی سوال پر آج بھی عام شہری کے ذہن میں مکمل اطمینان پیدا نہیں ہو سکا۔ جمہوری نظام میں خاموشی اکثر نئے سوالات کا سبب بنتی ہے، اس لیے اس حساس موضوع پر سنجیدہ، غیر جانب دار اور قانون پر مبنی قومی مکالمہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ریاست اور شہری کا تعلق اعتماد پر قائم ہوتا ہے، شبہے پر نہیں۔ جب ریاست خود کسی شخص کو پاسپورٹ جاری کرتی ہے اسے ووٹر کے طور پر رجسٹر کرتی ہے، اس سے ٹیکس وصول کرتی ہے اور مختلف سرکاری سہولتوں سے استفادہ کرنے کا حق دیتی ہے تو فطری طور پر اس کے اندر یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ ریاست نے اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگر بعد میں اسی بنیادی اعتماد کے بارے میں سوالات اٹھنے لگیں تو ان کی وضاحت کرنا بھی ریاست کی آئینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

شہریت کسی حکومت کی عطا کردہ رعایت نہیں بلکہ دستورِ ہند کے تحت ہر شہری کی قانونی شناخت اور آئینی حیثیت کی بنیاد ہے۔ ایسے بنیادی سوالات کو متضاد بیانات، غیر واضح تشریحات یا انتظامی ابہام کے حوالے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اگر حکومت کے پاس شہریت کے تعین کا کوئی جامع، شفاف اور یکساں قانونی معیار موجود ہے۔۔۔ تو اسے پوری شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے تاکہ غیر ضروری خدشات، قیاس آرائیوں اور بے یقینی کا خاتمہ ہو سکے۔ آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ شہریت کے سوال کو سیاسی نعروں یا وقتی مباحث کی نذر کر دیا جائے، بلکہ اس بات کی ہے کہ حکومت، پارلیمنٹ، عدلیہ، قانونی ماہرین اور سول سوسائٹی مل کر ایسا واضح، منصفانہ اور قابلِ عمل قانونی معیار وضع کریں جس سے ہر شہری بلا خوف و تردد اپنی آئینی حیثیت کے بارے میں مطمئن ہو سکے۔ قانون کی حکمرانی اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب قانون صرف موجود نہ ہو بلکہ ہر شہری کے لیے یکساں، شفاف اور قابلِ فہم بھی ہو۔ شہریت کے معاملے میں قانونی وضاحت، شفافیت اور یکسانیت صرف ایک انتظامی ضرورت نہیں بلکہ ہر ہندوستانی شہری کا آئینی حق بھی ہے۔ ایک ذمہ دار اور بالغ نظر جمہوری ریاست کی پہچان یہی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو ان کی قانونی حیثیت کے بارے میں کسی شک یا ابہام میں مبتلا نہ رہنے دے۔ ریاست جب قانون کی یکساں تشریح، شفاف طریقۂ کار اور قابلِ اعتماد نظام کے ساتھ آگے بڑھتی ہے تو شہریوں کا اعتماد مضبوط ہوتا ہے، جمہوریت مستحکم ہوتی ہے اور دستور کی بالادستی بھی حقیقی معنوں میں قائم رہتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۴؍جولائی ۔۲۰۲۶

کاکروچ جنتا پارٹی کا پارلیمنٹ مارچ

کاکروچ جنتا پارٹی کی جانب سے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبہ پر جو احتجاج شروع کیا گیا تھا وہ ایسا لگتا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے اور حکومت کی جانب ان طلباء اور نوجوانوں کی جانب سے اٹھائے جانے والے مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ حکومت جس طرح سے پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے باہر اپوزیشن کو نظر انداز کرتے ہوئے اقتدار کے زعم میں کام کر رہی ہے اسی طرح کا رویہ طلباء اور نوجوانوں کے تعلق سے بھی اختیار کر لیا گیا ہے۔ تین ہفتوں سے زیادہ کا وقت ہو گیا جب کاکروچ جنتا پارٹی کی جانب سے جنتر منتر پر پرامن احتجاج شروع کیا گیا تھا۔ اتنا وقت گذرنے کے باوجود یہ احتجاج پرامن ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ احتجاجی نوجوان اپنے مطالبات منوانا چاہتے ہیں اور تشدد سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ اس احتجاج کے تعلق سے بھی منفی پروپگنڈہ شروع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی تھی لیکن ایسی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔ جو نوجوان اور طلباء ہیں انہوں نے انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے اور خاموشی کے ساتھ احتجاج کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے اتنے دن گذرنے کے باوجود کوئی بیان تک جاری نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اس احتجاج کو ختم کروانے کی کوئی کوشش ہی ہوئی ہے۔ دراصل اس احتجاج کو پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اقتدار کے زعم میں ہٹ دھرمی والا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اسے کسی کی مخالفت یا کسی کے احتجاج کی بھی پرواہ نہیں رہ گئی ہے۔ طلباء اور نوجوانوں کے تعلق سے حکومت کا یہ لاپرواہی اور تغافل والا رویہ انتہائی افسوسناک ہی کہا جا سکتا ہے کیونکہ نوجوانوں اور طلباء برادری کی اہمیت ہوتی ہے اور وہی ملک کا مستقبل ہوتے ہیں۔ وہی ملک کو آگے لیجانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود حکومت ان کے احتجاج کو خاطر میں لانے تیار نہیں ہے۔ طلباء کے مطابق حکومت ان مطالبات کے تعلق سے بہری ہو گئی ہے۔ طلباء برادری تین ہفتوں تک حکومت کے ردعمل کا انتظار کرتی رہی اور اس کے جواب کی منتظر رہی۔ تاہم حکومت نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی کوئی پہل کی ہے۔ ایسے میں تین ہفتوں تک انتظار کرنے کے بعد طلباء نے پارلیمنٹ تک پہونچنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ 20 جولائی پیر کو جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک پرامن مارچ کرے گی تاکہ حکومت کی توجہ مبذول کروائی جا سکے۔ اسی دن سے پارلیمنٹ کے مانسون سشن کا بھی آغاز ہونے والا ہے۔ سی جے پی کا یہ اقدام حق بجانب کہا جا سکتا ہے کیونکہ حکومت تا حال کوئی جواب نہیں دے رہی ہے اور اب جبکہ پارلیمنٹ سشن کا آغاز ہوگا تو نہ صرف حکومت کے تمام ذمہ دار بلکہ تمام اپوزیشن جماعتوں کے قائدین بھی ایوان پہونچیں گے تو ایسے میں سی جے پی کے مطالبات کو بہتر اور موثر ڈھنگ سے پیش کرنے میں آسانی ہوگی اور شائد حکومت کو اس وقت جواب دینا ضروری محسوس ہو جائے۔ اپوزیشن جماعتیں بھی اس مسئلہ پر حکومت سے جواب طلب کر سکتی ہیں اور پارلیمنٹ میں بھی اس کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک حکمت عملی والا فیصلہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ کسی ٹکراؤ کے بغیر احتجاج کو سارے ملک کی تائید و حمایت حاصل ہو رہی ہے اور طلباء برادری سے اور نوجوانوں سے کئی لوگ اظہار یگانگت کر رہے ہیں۔ یہ شبہات ضرور لاحق ہو رہے ہیں کہ پولیس پارلیمنٹ مانسون سشن کا بہانہ کرتے ہوئے سی جے پی کو احتجاج کی اجازت نہیں دے گی اور اس مارچ کو پارلیمنٹ اسٹریٹ پہونچنے سے قبل ہی روک دیا جائے گا۔ تاہم اس کے نتیجہ میں میڈیا بھی اس معاملے پر کچھ وقت خرچ کرنے کو تیار ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ ملک بھر کے عوام کے سامنے یہ آواز پہونچ سکتی ہے۔ حکومت کو اپنا ہٹ دھرمی والا رویہ ترک کرنے کی ضرورت ہے اور نوجوانوں کے مسائل اور ان کی شکایات کی سماعت کرنی چاہئے اور جو ان کے جائز اور واجبی مطالبات ہیں ان کی تکمیل میں کوئی عار محسوس نہیں کی جانی چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

۱۸؍ریاستوں سے ۵۰۰؍ سے زائد کاروباری قائدین صنعت کار اور ماہرین کا تاریخی اجتماع

مراسلات و اعلانات

کاروباری تعاون، اختراع، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کے فروغ کے لیے قومی سطح پر مضبوط عزم کا اظہار۔ ملک میں کاروباری قیادت کو مضبوط بنانے، صنعت و تجارت کے فروغ، اختراع (Innovation) کی حوصلہ افزائی اور کاروباری تعاون کے نئے امکانات پیدا کرنے کے مقصد سے ریفاہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (RCCI) نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سینٹر فار انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ (CIE) کے اشتراک سے ریفاہ نیشنل بزنس کانکلیو 2026 کا شاندار انعقاد کیا۔ یہ ایک روزہ قومی کانکلیو اتوار کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ڈاکٹر ایم۔ اے۔ انصاری آڈیٹوریم میں منعقد ہوا، جس میں ملک کی 18 ریاستوں اور 50 سے زائد کاروباری شعبوں سے تعلق رکھنے والے 500 سے زائد صنعت کاروں، تاجروں، کاروباری شخصیات، پیشہ ور افراد، اسٹارٹ اپ بانیوں، صنعتی ماہرین اور نوجوان کاروباریوں نے شرکت کی۔ یہ کانکلیو نہ صرف کاروباری برادری کے لیے ایک منفرد نیٹ ورکنگ پلیٹ فارم ثابت ہوا بلکہ اس نے ملک بھر کے کاروباری افراد کو ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے، نئے تجارتی مواقع تلاش کرنے، اسٹریٹجک شراکت داریاں قائم کرنے اور مستقبل کی کاروباری سمت متعین کرنے کا بہترین موقع بھی فراہم کیا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز ڈاکٹر شاد حبیب، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ، کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد معزز مہمانوں کی گلپوشی اور یادگاری تحائف پیش کیے گئے۔ شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے پروفیسر (ڈاکٹر) ریحان خان سوری، سربراہ، سینٹر فار انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نے تعلیمی اداروں اور صنعت کے درمیان مؤثر اشتراک کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہی تعاون نوجوانوں میں اختراع، کاروباری شعور اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ریفاہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے چیئرمین جناب ایس۔ امین الحسن نے کانکلیو کے اغراض و مقاصد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ریفاہ کا مقصد ملک بھر کے تاجروں، صنعت کاروں، پیشہ ور افراد اور نوجوان کاروباریوں کو ایک ایسے قومی پلیٹ فارم پر یکجا کرنا ہے جہاں نیٹ ورکنگ، رہنمائی، تجارتی روابط اور باہمی تعاون کے ذریعے مشترکہ ترقی کی راہیں ہموار ہوں۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند کے امیر جناب سید سعادت اللہ حسینی، شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالقدیر اور ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ اینڈ فیسلیٹیشن آفس، اوکھلا، نئی دہلی کے جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر آر۔ کے۔ بھارتی بطور مہمانانِ خصوصی شریک ہوئے۔ کانکلیو میں معروف صنعت کاروں اور بین الاقوامی کاروباری ماہرین نے بھی اپنے تجربات شرکاء کے ساتھ شیئر کیے۔ ہمالیہ ویلنیس کمپنی کے صدر ڈاکٹر ایس۔ فاروق نے عالمی معیار کے بھارتی برانڈز کی تعمیر میں قیادت، اخلاقیات اور جدت کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جبکہ بارکو، دبئی کے گلوبل ڈسٹری بیوشن ڈائریکٹر ڈاکٹر فیض الرحمن عباسی نے عالمی منڈیوں میں بھارتی کاروبار کے فروغ، بین الاقوامی تقسیم کاری کے نظام اور برآمدی امکانات پر جامع خطاب کیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے سرپرستانہ خطاب میں ریفاہ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اشتراک کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس نوعیت کے پروگرام نوجوان نسل میں کاروباری سوچ، خود انحصاری اور اختراع کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کے بعد ہائی ٹی کے دوران وسیع نیٹ ورکنگ سیشن منعقد ہوا، جہاں مختلف ریاستوں سے آئے ہوئے کاروباری افراد نے ایک دوسرے سے روابط استوار کیے۔ کانکلیو کی نمایاں سرگرمی انڈسٹری زون انٹروڈکشن تھی، جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے کاروباری افراد نے اپنے اداروں اور مصنوعات کا تعارف پیش کیا اور شعبہ وار اشتراک و تعاون کے امکانات پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس سیشن نے مختلف ریاستوں کے کاروباری افراد کے درمیان نئی شراکت داریوں اور تجارتی روابط کی راہیں ہموار کیں۔ اس کے علاوہ اسپانسر اداروں نے اپنی جدید مصنوعات اور خدمات کا تعارف پیش کرتے ہوئے مشترکہ کاروباری مواقع پر روشنی ڈالی۔ نماز اور ظہرانے کے بعد پہلے سے طے شدہ بزنس ٹو بزنس (B2B) ملاقاتیں منعقد ہوئیں، جن میں سرمایہ کاری، مشترکہ منصوبوں، ڈیلرشپ، ڈسٹری بیوشن اور طویل مدتی کاروباری شراکت داریوں پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ نیو بزنس اینڈ اسٹارٹ اپس کے خصوصی سیشن میں، بالخصوص جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبہ و طالبات کو کامیاب کاروبار کے قیام، رہنمائی اور ادارہ جاتی تعاون کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کی گئیں۔ اس نشست کی قیادت جناب سید ممتاز منصوری، صدر، ریفاہ کرناٹک، نے کی۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ سلطنت سے ولایت تک!

حافظ افتخار احمد قادری

سلطان الاولیا، تاج الاصفیا، عمدۃ الکاملین، زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء ومرسلین، تارک السلطنت، غوث العالم، محبوب یزدانی، سلطان اوحدالدین قدوۃ الکبری مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ برصغیر کی ان عظیم المرتبت روحانی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی علمی رفعت، روحانی عظمت، زہدوتقویٰ، دعوت وارشاد اور اصلاح خلق کے ذریعے اسلامی تاریخ میں ایک ایسا روشن باب رقم کیا جس کی تابانی آج بھی اہل ایمان کے قلوب کو منور کر رہی ہے۔ آپ کا تعلق سادات حسینی کے اس معزز اور جلیل القدر خانوادے سے تھا جسے علم، سیادت، دیانت اور سلطنت چاروں میدانوں میں امتیازی مقام حاصل تھا۔ ساتویں صدی ہجری کے اواخر میں ایران کے مشہور خطہ خراسان کے شہر سمنان میں سادات حسینی کی ایک باوقار سلطنت قائم تھی جس کے فرماں روا سلطان سید محمد ابراہیم علیہ الرحمہ تھے۔ یہی وہ باعظمت گھرانہ تھا جس میں ۷۱۲ھ میں مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب متعدد واسطوں سے سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اسی وجہ سے آپ کو حسینی سید ہونے کا عظیم شرف حاصل ہے۔ (لطائفِ اشرفی:۲۸ / مراۃ الاسرار:۶۰۴)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہانت، حافظہ، فہم وفراست اور روحانی استعداد عطا فرمائی۔ بچپن ہی سے آپ کی طبیعت عبادت، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن اور اہلِ علم کی صحبت کی طرف مائل تھی۔ ابھی آپ کی عمر مبارک چودہ برس کو پہنچی تھی کہ قرآن مجید حفظ کر چکے تھے، قرآت سبعہ میں مہارت حاصل کرلی، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، ادب اور شاعری میں نمایاں مقام حاصل کرلیا۔ کم سنی ہی میں افتا کی صلاحیت پیدا ہوگئی اور راہ سلوک کے ابتدائی مدارج بھی طے کر لئے۔ اس غیر معمولی علمی اور روحانی کمال کو دیکھ کر اہلِ زمانہ حیران رہ جاتے تھے۔ (لطائفِ اشرفی: ۳۲) ابتدائے سلوک میں آپ نے اپنے عہد کے جلیل القدر عارفِ کامل حضرت شیخ علاوالدولہ سمنانی قدس سرہ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت علاوالدولہ سمنانی اپنے زمانے کے اکابر اولیائے کرام میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی صلاحیتوں کو پہچان کر خصوصی توجہ فرمائی اور طریقت کے دقیق اسرار، معرفت کے باریک رموز اور تزکیہ نفس کے مراحل سے آگاہ فرمایا۔ شیخ کی نظرِ کرم نے آپ کے باطن کو اس طرح جلا بخشی کہ نوعمری ہی میں آپ اربابِ معرفت کی صف میں ممتاز نظر آنے لگے۔ (اخبار الاخیار:۲۸۹) جب آپ کی عمر پندرہ برس ہوئی تو والد گرامی سلطان سید محمد ابراہیم علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا۔ سلطنت کے اکابر، امراء اور اہلِ حل وعقد نے متفقہ طور پر آپ کو تخت سلطنت پر متمکن کیا۔ ۷۲۷ھ میں آپ نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اگرچہ عمر کم تھی مگر تدبر، سیاسی بصیرت، عدل وانصاف اور انتظامی قابلیت ایسی تھی کہ تجربہ کار وزرا اور دانشور بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ رعایا کے ساتھ حسن سلوک، مظلوموں کی دادرسی، عدل اجتماعی، مالی دیانت اور رعیت نوازی آپ کے دورِ حکومت کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ (مراۃ الاسرار:۶۰۶) اگرچہ سلطنت کی تمام آسائشیں، جاہ وجلال، اقتدار، فوج، خزانے اور دنیاوی عظمت آپ کے قدموں میں تھیں لیکن آپ کا قلب ان ظاہری اسباب سے مطمئن نہ تھا۔ آپ کی روح مسلسل معرفت الٰہی کی جستجو میں بے قرار رہتی تھی۔ شب بیداری، مجاہدہ، ذکروفکر اور عبادت میں

انہماک بڑھتا گیا۔ اسی دوران رمضان المبارک ۷۳۷ھ کی ستائیسویں شب ایک عظیم روحانی واقعہ پیش آیا۔ خواب میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے اشرف! عرفان الٰہی کی راہ میں سب سے بڑا حجاب یہی تاج وتخت ہے اگر قرب الٰہی چاہتے ہو تو سلطنت سے دست بردار ہوکر ہندوستان کا سفر اختیار کرو وہاں حضرت علاء الحق پانڈوی المعروف والدین گنج نبات تمہارے منتظر ہیں۔ (لطائف اشرفی:۴۱) یہ خواب درحقیقت آپ کی زندگی کا نقطہ انقلاب ثابت ہوا۔ صبح ہوتے ہی آپ نے دنیاوی اقتدار کو حقیر جانا، سلطنت اپنے چھوٹے بھائی سید محمد اعراف کے سپرد کردی، شاہی لباس اتار دیا اور فقرو درویشی اختیار کرلی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس برس تھی۔ اقتدار چھوڑنے کا یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں ان نادر مثالوں میں شمار ہوتا ہے جہاں ایک عظیم بادشاہ نے صرف رضائے الٰہی کی خاطر تخت و تاج کو ٹھکرا دیا۔ (اخبار الاخیار:۲۹۰) اس کے بعد آپ نے طویل صبر آزما سفر کا آغاز کیا۔ مختلف ممالک، شہروں اور خانقاہوں سے گزرتے ہوئے بالآخر برصغیر پہنچے۔ اس زمانے میں اوچ شریف علوم ومعارف، ولایت وروحانیت اور تصوف کا ایک عظیم مرکز تھا۔ یہاں حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ کی روحانی مجلسیں منعقد ہوتی تھیں۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت کو ایک سو چالیس سے زائد مشائخ سے اجازت وخلافت حاصل تھی اس لیے انہیں "جہاں گشت" کہا جاتا تھا۔ (نزہۃ الخواطر:۱۶۸) حضرت جہانیاں جہاں گشت نے مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے باطنی کمالات کو ملاحظہ کرکے بے حد مسرت کا اظہار فرمایا، اپنی روحانی توجہ سے نوازا، متعدد سلاسل کی اجازت عطا فرمائی بالخصوص سلسلہ قادریہ کی خلافت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہاری تکمیلِ سلوک میرے برادر حضرت علاء الحق والدین گنج نبات کے پاس ہوگی وہ تمہارے منتظر ہیں۔ رخصت کرتے وقت ذکر جہر کی اجازت عطا فرمائی اور نقش غفوری بھی مرحمت فرمایا جو بعد میں خاندان اشرفیہ میں "تعویذ غفوری" کے نام سے معروف ہوا۔ (لطائفِ اشرفی:۵۴) اس کے بعد مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی حضرت شیخ علاء الحق پانڈوی المعروف والدین گنج نبات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مرشد کامل نے آپ کو نہایت محبت سے قبول فرمایا اور شدید مجاہدات، ریاضات، خلوت، ذکر، مراقبہ، محاسبہ نفس اور تربیت باطنی کے مختلف مراحل طے کرائے۔ مدتوں کی تربیت کے بعد جب آپ کمال ولایت کے مقام پر فائز ہوگئے تو خلافتِ مطلقہ سے سرفراز فرمایا اور خلق خدا کی ہدایت کے لیے روانہ کیا۔ (اخبار الاخیار:۲۹۱) روایات کے مطابق حضرت علاء الحق نے بذریعہ کشف آپ کو کچھوچھہ شریف کا مقام دکھایا اور فرمایا کہ تمہاری روحانی خدمات کا مرکز یہی سرزمین ہوگی۔ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے اس مقام کی تلاش میں مختلف علاقوں کا سفر کیا اور بالآخر موجودہ ضلع امبیڈکر نگر (سابق ضلع فیض آباد) کے قصبہ کچھوچھہ پہنچے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ یہی وہ مقام ہے جس کی نشان دہی میرے مرشد نے فرمائی تھی۔ (لطائفِ اشرفی:۷) اس زمانے میں کچھوچھہ کا علاقہ جادوگروں، جوگیوں اور توہم پرست گروہوں کا مرکز تھا۔ لوگوں میں شرک، جہالت، رسوم باطلہ اور غیر اسلامی عقائد عام تھے۔ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے نہایت حکمت، حلم، اخلاق اور روحانی تاثیر کے ساتھ دعوت اسلام کا آغاز فرمایا۔ ایک معروف جادوگر نے آپ کے مقابلے کی کوشش کی مگر آپ کی روحانی قوت و کرامت کے سامنے مغلوب ہوگیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اسلام قبول کرلیا۔ اس واقعے نے پورے علاقے میں زبردست اثر پیدا کیا۔ "لطائفِ اشرفی" کے مطابق اسی روز پانچ ہزار سے زائد افراد نے توبہ کرکے اسلام قبول کیا اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ (لطائفِ اشرفی:۱۲) مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی دعوت محض کرامات تک محدود نہ تھی بلکہ آپ قرآن وسنت کی تعلیم، اصلاح عقائد، تزکیہ نفس، حسن اخلاق، اتباع شریعت اور محبت رسول ﷺ پر خصوصی زور دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس تصوف میں شریعت کی پابندی نہ ہو وہ محض فریب ہے کیونکہ ولایت کا حقیقی معیار اتباع رسول اکرم ﷺ ہے۔ اسی لیے آپ کی خانقاہ میں ذکروفکر کے ساتھ علم دین کی تعلیم، فقہ، حدیث، تفسیر اور اخلاقی تربیت کا بھی باقاعدہ اہتمام ہوتا تھا۔ (انوار الاشرف:۸۸) آپ نہایت متواضع، سادہ مزاج، کریم النفس اور رحم دل تھے۔ شاہانہ زندگی چھوڑنے کے باوجود کبھی اس کا تذکرہ فخر کے طور پر نہ فرمایا۔ لباس سادہ، خوراک مختصر، عبادت طویل اور شب بیداری آپ کا معمول تھی۔ اکثر اوقات رات بھر عبادت، تلاوت، ذکر اور مراقبہ میں مشغول رہتے اور دن کے وقت مخلوق خدا کی اصلاح، تعلیم اور خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ کے دروازے سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ (مراۃ الاسرار:۶۰۹) مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے متعدد علمی وروحانی تصانیف بھی یادگار چھوڑیں جن میں "لطائفِ اشرفی" کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں تصوف، معرفت، اخلاق، تزکیہ نفس، آداب سلوک، مراتب ولایت اور روحانی مشاہدات سے متعلق نہایت دقیق مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ آپ کی تعلیمات کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ شریعت کی مکمل پابندی، اخلاص، ذکر الٰہی، محبت رسول ﷺ اور خدمتِ خلق کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کرسکتا ہے۔ (لطائفِ اشرفی:۹) آپ کے خلفا اور مریدین نے برصغیر کے مختلف علاقوں میں اشرفیہ سلسلے کو فروغ دیا۔ اس روحانی سلسلے نے ہندوستان، بنگلہ دیش، پاکستان اور نیپال تک لاکھوں مسلمانوں کی دینی واخلاقی تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کے فیوض وبرکات سے بے شمار مدارس، خانقاہیں اور علمی مراکز وجود میں آئے جنہوں نے قرآن وسنت کی تعلیم کو عام کیا۔ (نزہۃ الخواطر:۱۷۲) مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں علم وعمل، شریعت وطریقت، زہدو جہاد، فقر وغنا اور جلال وجمال کا حسین امتزاج تھا۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی اشاعت، دین نبوی ﷺ کے فروغ، دلوں کی اصلاح اور انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کردی۔ آپ کی خانقاہ ہر طبقے کے لیے مرکز رحمت ہے جہاں امیر و غریب، بادشاہ وفقیر، عالم وجاہل سب یکساں فیض یاب ہوتے تھے۔ معتبر روایات کے مطابق آپ نے تقریباً ایک سو بیس برس عمر پائی۔ طویل عرصے تک خلق خدا کی اصلاح، دعوت اسلام اور رشد وہدایت کی خدمات انجام دینے کے بعد ۲۸ محرم الحرام ۸۳۲ھ کو کچھوچھہ شریف میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار اقدس آج بھی مرجع خلائق ہے جہاں ہر سال ہزاروں عقیدت مند حاضر ہوکر ایصال ثواب، دعا اور روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔ برصغیر کی دینی وروحانی اور علمی تاریخ میں مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کا نام ہمیشہ عزت، عظمت، معرفت اور ولایت کے ساتھ لیا جاتا رہے گا کیونکہ آپ نے اپنے کردار، علم، اخلاص اور دعوت کے ذریعے یہ ثابت کردیا کہ حقیقی عظمت اقتدار میں نہیں بلکہ رضائے الٰہی، اتباع رسول ﷺ اور خدمت انسانیت میں مضمر ہے۔ یہی وہ لازوال پیغام ہے جس نے مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کو صدیوں بعد بھی اہل ایمان کے دلوں میں زندہ رکھا ہوا ہے۔

غزل

خیالِ یار جو دل میں یہاں آٹھوں پہر آیا
مسافر مدتوں کے بعد جیسے اپنے گھر آیا

امیرِ شہر نے جب سے سخاوت پر سخاوت کی
اُسی دن سے فقیروں کی دعاؤں میں اثر آیا

وہی چہرہ وہی آنکھیں وہی پلکیں وہی کاجل
کئی انجان چہروں میں ترا چہرہ نظر آیا

نہ بارش ہے نہ پانی ہے نہ موسم ہے بہاروں کا
ذرا مالی سے پوچھو بھی کہاں سے یہ ثمر آیا

چھپایا تھا بہت اُس نے زمانے کی نگاہوں سے
لباسِ مفلسی میں بھی شہنشاہ وہ نظر آیا

بڑی مدت سے عالم تو محبت کا پجاری تھا
مگر آنکھوں میں تیری یہ لہو کیسے اتر آیا

آفتاب عالم شاہ نوری

انڈین کرکٹ ٹیم کو بچاؤ فرقہ پرستوں سے

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

ہندستانی کرکٹ کے سابق کپتان محمد اظہر الدین کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہے کہ موجودہ ہندستانی کرکٹ بورڈ میں سفارش نہیں ہے اگر نہیں ہے تو گوتم گھمبیر جو ہیڈ کوچ ہے یہ کس پارٹی سے ہے مودی کی پارٹی سے ہے اس نے الیکشن میں مہم چلائی جلسے کیئے مسلمان مخالف تقاریر کی کیا ایسا شخص کرکٹ ٹیم کا ہیڈ کوچ بن سکتا ہے اس کے ہوتے ہوئے بھارتی ٹیم آئرلینڈ سے ہار گئی ہے اس نے ہی ویرات کوہلی جیسے بڑے پلیئر کو مجبور کیا اس نے ٹیسٹ اور ٹی 20 کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لی حالانکہ وہ مزید تین سال تک آرام سے کھیل سکتا تھا لیکن اس نے ذاتی رنجش کی وجہ سے ایسا نہیں ہونے دیا کپیل دیو، راہول ڈریوڈ گنگولی لکشمن ٹنڈولکر جیسے مایہ ناز کرکٹر بھی تو موجود ہیں ان کو کوئی عہدہ کیوں نہیں دیا جاتا جب سے یہ کوچ بنا ہے محمد سمیع کا کیریئر اس نے ختم کر دیا ہے محمد سراج کو اب سائیڈ لائن کیا جا رہا ہے سرفراز خان کو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس جیسا پلیئر ہندوستان کے ڈومیسٹک کرکٹ میں نہیں آیا اس کے راستے میں یہ رکاٹ ہے کل کا لونڈا سوریا ونشی آئی پی ایل کی سڑک نماں پچ پر چھکے مار کر بھارتی ٹیم میں آ گیا ہے لیکن سرفراز خان ٹیم میں نہیں آسکتا کیوں؟ آخر تعصب نہیں تو اور کیا ہے مسلمانوں سے نفرت ودشمنی یہاں ظاہر کیا جا رہا ہے عمران ملک سب سے تیز گیند باز آئی پی ایل ۳۲ میچوں میں ایک بھی نہیں کھلایا گیا دو سال سے بیٹھا کے رکھا گیا اور کتنے کھلاڑی ہیں جن کی زندگی تباہ کردی گئ ہے۔ مسلمانوں سے تعصب تنگ نظری ہر جگہ کی جا رہی ہے امیت شاہ کا لڑکا جے شاہ کرکٹ کا بادشاہ بنا بیٹھا ہے اور دونوں ہاتھوں سے دولت لوٹ رہا ہے اس پر غبن کے الزامات ہیں لیکن سب خاموش ہیں کوئی آواز نہیں اٹھ رہی ہے۔ اگر کرکٹ کو زندہ رکھنا ہے اور ٹیم کو مزید آگے لے جانا ہے تو گمبھیر جے شاہ جیسے متعصب شخص کو ہٹانا ہوگا

راور کیلا کے امارت عمر ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر سے روزگار کے مواقع فراہم ہو رہے ہیں

قاضی محمد انظار عالم قاسمی

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ صاحب کی ہدایت پر امارت شرعیہ کا چہار نفری وفد صدر قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ جنرل سکریٹری امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ مولانا محمد انظار عالم قاسمی کی قیادت میں راور کیلا کے دورہ پر ہے، اس وفد میں جناب عبدالرحمن صاحب سابق آئی جی، جناب ڈاکٹر سید یاسر حبیب صاحب کارگزار سکریٹری مولانا سجاد میموریل اسپتال امارت شرعیہ پٹنہ اور امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کے ٹرسٹی جناب حافظ محمد احتشام رحمانی صاحب شریک کارواں ہے، یہ وفد امارت شرعیہ کے تحت چلنے والے مختلف دینی وعصری تعلیمی اداروں کے تعلیمی وتعمیری منصوبوں کا جائزہ لے کر حضرت امیر شریعت کی خدمت میں اپنی رپورٹیں پیش کرے گا اور حضرت کی ہدایت پر لائحۂ عمل بنائے گا، اس سلسلہ کی اب تک متعدد نشستیں ہوچکی ہیں، اس کی پہلی نشست دفتر امارت شرعیہ راور کیلا میں منعقد ہوئی، جس سے امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری اور امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ماضی قریب میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ نے مسلم تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کی گرتی ہوئی معاشی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ان کی دینی واخلاقی تربیت کے ساتھ عصری تعلیم کے لئے ایک لائحۂ عمل تیار کیا اور ۱۹۹۳ء میں امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ قائم کرکے مختلف جگہوں پر متعدد I.T.I. اور پارا میڈیکل کے ادارے قائم کئے، بہار وجھارکھنڈ کے علاوہ ریاست اڈیشہ کے راور کیلا میں واقع بسرا میں امارت عمر ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر کی داغ بیل ڈالی، جہاں فیٹر، الیکٹریشین، ویلڈر وغیرہ کی تعلیم ہورہی ہے اور یہاں سے فارغ ہونے والے بچے مختلف سرکاری وپرائیوٹ اداروں میں ملازمت کرکے عزت وخوشحالی کی زندگی گذار رہے ہیں، میٹنگ میں جناب عبدالرحمن صاحب سابق آئی جی، جناب ڈاکٹر سید یاسر حبیب صاحب، جناب حافظ محمد احتشام رحمانی صاحب، حاجی شکیل احمد صاحب ممبر امارت آئی ٹی آئی بسرا، قاضی شریعت راور کیلا مولانا عبدالودود قاسمی، مفتی ظفر عالم قاسمی صاحب رکن شوریٰ وعاملہ امارت شرعیہ، جناب رشید اسلم صاحب جوائنٹ سکریٹری امارت عمر ٹکنیکل انسٹی چیوٹ بسرا، جناب محمد وصی اختر خاں صاحب خزانچی امارت عمر ٹکنیکل انسٹی چیوٹ بسرا، جناب محمود احمد ممبر امارت آئی ٹی آئی بسرا، جناب محمد عرفان الحق صاحب سکریٹری دفتر امارت شرعیہ راور کیلا، مولانا عتیق الرحمن قاسمی صاحب معلم دفتر امارت شرعیہ راور کیلا اور جناب نفیس صاحب آفس انچارج امارت آئی ٹی آئی بسرا نے شرکت کی، اس موقعہ پر شرکاء نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارہ کی معیاری تعلیم کا نتیجہ ہے کہ یہاں سے ہر سال لڑکے روزگار پانے میں کامیاب ہورہے ہیں، اس کے معیار کو مزید پرکشش بنانے اور طلبہ میں دل چسپی پیدا کرنے کیلئے کلاس روم کے رکھ رکھاؤ کو جاذب نظر بنایا جائے اور کچھ نئے کورس بھی کھولے جائیں، تاکہ اس کی افادیت عام ہوسکے، ٹرسٹ کے سرپرست اور امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب اس سنٹر کے تمام شعبہ جات کی رفتار تیز کرنے اور ان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے برابر فکر مند رہتے ہیں اور عملی اقدام بھی کرتے رہتے ہیں، جناب عبدالرحمن صاحب، جناب ڈاکٹر سید یاسر حبیب صاحب اور حافظ محمد احتشام رحمانی صاحب نے امارت عمر ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر کی روز افزوں ترقی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے تمام ٹریڈ کامیابی سے چل رہے ہیں، اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے کورس کے اضافہ پر غور ہو، تاکہ سنٹر کی افادیت ونافعیت عام ہوسکے، شرکاء مجلس نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور حضرت امیر شریعت مدظلہ کی خدمت میں پیش کرنے پر اتفاق کیا، مجلس کا آغاز مولانا عبدالودود قاسمی قاضی شریعت راور کیلا نے کی تلاوت سے ہوا، آخر میں یہ مجلس صدر قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ امارت عمر ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ، راور کیلا (اوڈیشہ)، جو کہ امارت شرعیہ تعلیمی وویلفیئر ٹرسٹ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے، مسلم نوجوانوں اور پسماندہ طبقات کو ہنرمند بنا کر روزگار کے بہترین مواقع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد طلبہ کو جدید صنعتی تقاضوں کے مطابق مختلف تکنیکی شعبوں (Trades) میں عملی تربیت دینا ہے تاکہ وہ معاشی طور پر خودکفیل ہوسکیں۔

تربیتِ اولاد کا قرآنی منہج

اے آر طحاوی

اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جن کے ذریعے انسان کی زندگی خوشیوں، امیدوں اور مستقبل کے روشن امکانات سے آشنا ہوتی ہے۔ یہی اولاد انسان کے دل کی ٹھنڈک، اس کی آنکھوں کا نور اور اس کی زندگی کا سرمایہ ہوتی ہے، لیکن اسلام نے اولاد کو صرف نعمت قرار نہیں دیا بلکہ ایک عظیم امانت اور ذمہ داری بھی قرار دیا ہے۔ قرآنِ کریم نے واضح فرمایا کہ مال اور اولاد دنیا کی زینت ہیں، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ یہی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ والدین سے قیامت کے دن یہ سوال ضرور ہوگا کہ انہوں نے اپنی اولاد کی صرف پرورش کی یا ان کی صحیح تربیت بھی کی۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس نے اسلامی تعلیمات میں تربیتِ اولاد کو غیر معمولی اہمیت عطا کی ہے۔ تربیت کا مفہوم محض یہ نہیں کہ بچے کو اچھا لباس پہنایا جائے، عمدہ غذا فراہم کی جائے، اعلیٰ تعلیم دلوائی جائے یا دنیاوی آسائشوں سے بہرہ مند کردیا جائے۔ اگر یہی تربیت ہوتی تو دنیا کے بہت سے خوش حال معاشرے اخلاقی زوال، خاندانی انتشار، بے سکونی اور روحانی خلا کا شکار نہ ہوتے۔ اسلام کی نظر میں تربیت اس جامع عمل کا نام ہے جس کے ذریعے انسان کے دل میں ایمان کی روشنی، عقل میں حکمت، کردار میں پاکیزگی، زبان میں سچائی، معاملات میں دیانت، اخلاق میں نرمی اور زندگی میں اللہ تعالیٰ کی بندگی پیدا کی جائے۔ یہی وہ تربیت ہے جو انسان کو صرف ایک کامیاب فرد نہیں بلکہ ایک صالح بندہ، بہترین شہری، ذمہ دار خاندان کا فرد اور امت کا مفید رکن بناتی ہے۔

قرآنِ حکیم میں مختلف انبیائے کرام علیہم السلام اور صالحین کے واقعات کے ذریعے تربیت کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں، مگر سورۂ لقمان میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کی گئی نصیحتیں اس اعتبار سے منفرد ہیں کہ ان میں ایمان، عبادت، اخلاق، کردار، معاشرت، گفتگو، صبر، انکساری اور اعتدال جیسے تمام بنیادی اصول نہایت مختصر مگر جامع انداز میں جمع کردیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم نے ان آیات کو اسلامی تربیت کا مکمل دستور قرار دیا ہے۔ سب سے پہلے جس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ حضرت لقمان کا اندازِ گفتگو ہے۔ قرآن ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو جمع کرکے ایک لمبی تقریر کی یا اسے ڈانٹتے ہوئے نصیحت کی، بلکہ قرآن صرف اتنا بتاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: يَا بُنَيَّ، یعنی اے میرے پیارے بیٹے!۔ یہ دو الفاظ بظاہر مختصر ہیں، لیکن ان کے اندر تربیت کا پورا فلسفہ پوشیدہ ہے۔ ایک ایسا باپ جو اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے محبت، شفقت، اپنائیت اور رحمت کا اظہار کرتا ہے، وہ دراصل اس کے دل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ محبت وہ زبان ہے جسے ہر عمر کا انسان سمجھتا ہے۔ بچہ سب سے پہلے اپنے والدین کی محبت محسوس کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد وہ ان کی نصیحت قبول کرتا ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو نصیحت بوجھ بن جاتی ہے، اگر شفقت نہ ہو تو حکم جبر محسوس ہوتا ہے، اگر اعتماد نہ ہو تو اصلاح کے بجائے

نفرت جنم لیتی ہے۔ حضرت لقمان نے اسی حقیقت کو اپنے عملی انداز سے واضح کیا کہ تربیت کا آغاز دل جیتنے سے ہوتا ہے، دل توڑنے سے نہیں۔

افسوس کہ ہمارے معاشرے میں اکثر والدین تربیت کو صرف حکم دینے، ڈانٹنے، سزا دینے اور اپنی مرضی منوانے کا نام سمجھتے ہیں۔ بچہ اگر غلطی کرے تو اس کی بات سنے بغیر اسے مجرم قرار دے دیا جاتا ہے۔ اگر وہ سوال کرے تو اسے گستاخ سمجھ لیا جاتا ہے۔ اگر وہ رائے دے تو اسے بدتمیزی کہا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ والدین اور اولاد کے درمیان مکالمے کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ بچہ اپنے مسائل، اپنی غلطیوں، اپنی الجھنوں اور اپنے خوف کو والدین سے چھپانے لگتا ہے۔ جب گھر میں اعتماد ختم ہوجائے تو پھر باہر کی دنیا اس کی رہنما بن جاتی ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں موبائل فون، سوشل میڈیا، غیر ذمہ دار دوست اور بے راہ روی کے اسباب بچے کی شخصیت پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ حضرت لقمان کا پہلا سبق یہی ہے کہ بچے کو یہ احساس دلاؤ کہ تم میرے لیے بوجھ نہیں، میری محبت ہو؛ تم میری ذمہ داری ہی نہیں، میری دعا ہو؛ تم میری عزت ہی نہیں، میرے دل کا سکون ہو۔ جب یہ احساس پیدا ہوجاتا ہے تو نصیحت دل میں اترتی ہے، ورنہ بہترین بات بھی بے اثر رہ جاتی ہے۔ محبت کے اس ماحول کے بعد حضرت لقمان نے پہلی نصیحت عقیدے کے بارے میں فرمائی: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ، یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

یہاں ایک نہایت اہم تربیتی اصول سامنے آتا ہے کہ اسلام میں تربیت کا آغاز اخلاق سے نہیں بلکہ عقیدے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے خالی ہو تو اچھا اخلاق بھی زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ ایمان وہ بنیاد ہے جس پر پورا کردار کھڑا ہوتا ہے۔ جس دل میں اللہ کی محبت ہو، وہ خیانت سے نفرت کرتا ہے؛ جس دل میں اللہ کا خوف ہو، وہ ظلم سے بچتا ہے؛ جس دل میں آخرت کا یقین ہو، وہ گناہ سے شرماتا ہے؛ اور جس دل میں توحید راسخ ہو، وہ ہر حال میں اپنے رب کی رضا کو مقدم رکھتا ہے۔ جس دل میں توحید کی روشنی اتر جائے وہاں انسان کی سوچ، اس کے فیصلے، اس کے تعلقات اور اس کی پوری زندگی بدل جاتی ہے۔ اسی لیے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے دنیا کی کسی ڈگری، تجارت، دولت یا منصب کی وصیت نہیں کی بلکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بٹھائی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر انسان کا تعلق اپنے خالق سے مضبوط ہو جائے تو دنیا کی ہر چیز اپنی صحیح جگہ پر آ جاتی ہے، لیکن اگر یہ تعلق کمزور ہو جائے تو انسان بظاہر کامیاب ہونے کے باوجود اندر سے خالی رہ جاتا ہے۔

آج کے دور کا سب سے بڑا المیہ یہ نہیں کہ بچوں کے پاس تعلیم کم ہے یا سہولتیں میسر نہیں، بلکہ اصل بحران یہ ہے کہ ان کے علم اور ایمان کے درمیان فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے تعلیمی ادارے ذہن کو معلومات سے بھر رہے ہیں لیکن دل کو ایمان کی حرارت کم ہی مل رہی ہے۔ بچے کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت، سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کر رہے ہیں، مگر ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنے رب کی معرفت، آخرت کے یقین اور حلال وحرام کی تمیز سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ نتیجتاً علم بڑھ رہا ہے لیکن حکمت کم ہو رہی ہے، صلاحیتیں بڑھ رہی ہیں لیکن کردار کمزور ہو رہا ہے، وسائل بڑھ رہے ہیں لیکن سکون کم ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت لقمان نے صرف توحید کی تعلیم پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد ایک ایسا اصول بیان فرمایا جو انسانی ضمیر کو ہمیشہ زندہ رکھتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، خواہ وہ کسی سخت چٹان کے اندر چھپا ہو، یا آسمانوں کی وسعتوں میں ہو یا زمین کی گہرائیوں میں، اللہ تعالیٰ اسے بھی سامنے لے آئے گا۔ یہ صرف ایک عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے۔ دنیا کے قوانین انسان کو صرف وہاں روک سکتے ہیں جہاں کوئی نگران موجود ہو، لیکن اللہ کی نگرانی کا احساس انسان کو اس وقت بھی گناہ سے بچاتا ہے جب وہ تنہا ہو، جب کوئی دیکھنے والا نہ ہو اور جب دنیا کے تمام دروازے بند ہوں۔ یہی احساسِ مراقبہ انسان کی اصل حفاظت کرتا ہے۔ اگر والدین بچپن ہی سے اپنے بچوں کے دل میں یہ یقین پیدا کردیں کہ اللہ ہر بات کو جانتا، ہر عمل کو دیکھتا اور ہر نیت سے واقف ہے تو وہ بچے دھوکہ، خیانت، جھوٹ اور ظلم سے خود ہی دور رہنے لگتے ہیں۔ ایسے بچے صرف قانون کے خوف سے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے اچھا کردار اختیار کرتے ہیں۔ یہی وہ تربیت ہے جو معاشرے میں دیانت دار تاجر، انصاف پسند حاکم، رحم دل استاد، امانت دار ملازم اور باکردار نوجوان پیدا کرتی ہے۔ اس کے بعد حضرت لقمان نے فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ، یعنی نماز قائم کرو۔ غور کیا جائے تو نماز کا حکم صرف عبادت کا حکم نہیں بلکہ پوری زندگی کو اللہ کے ساتھ جوڑ دینے کا اعلان ہے۔ نماز انسان کو دن میں پانچ مرتبہ یاد دلاتی ہے کہ وہ اس دنیا کا مالک نہیں بلکہ اللہ کا بندہ ہے۔ نماز غرور کو توڑتی ہے، دل کو نرم کرتی ہے۔

گزشتہ چار برسوں میں ٹرینوں سے ۱۰۴ /کروڑ مالیت کی

چادریں، تولیے اور کمبل چوری: ۱ء۲۷ کروڑ اشیاء غائب

۲۰۲۲ء اور ۲۰۲۵ء کے درمیان ریلوے کی جانب سے مہیا کرائے جانے والے سامان کی چوریوں میں ۵۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ چہرہ پونچھنے والے چھوٹے تولیے سب سے زیادہ تعداد میں چوری ہوئے۔ گزشتہ چار برسوں میں ۶ء۴۶ ۵۴ لاکھ تولیے غائب ہوئے۔ انڈین ریلوے کے ایئر کنڈیشنڈ (AC) کوچز میں سفر کرنے والے مسافروں نے جنوری ۲۰۲۲ء سے اب تک ۱۰۴ کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے ۱ء۲۷ کروڑ سے زائد بیڈرول کا سامان بشمول چادریں، تولیے، کمبل اور تکیے چرائے ہیں۔ 'دی انڈین ایکسپریس' کی جانب سے تمام ۶۹ ریلوے ڈویژن میں دائر کی گئی آر ٹی آئی (RTI) درخواستوں پر مبنی تحقیقات میں یہ انکشاف ہوا ہے۔ ۵۴ ڈویژنوں سے موصول ہونے والے جوابات کے اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ ۲۰۲۲ء اور ۲۰۲۵ء کے درمیان اس طرح کی چوریوں میں ۵۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انگریزی روزنامے کی رپورٹ کے مطابق، چہرہ پونچھنے کیلئے استعمال ہونے والے چھوٹے تولیے (Face towels) سب سے زیادہ تعداد میں چوری ہوئے ہیں۔ گزشتہ چار برسوں میں ۶ء۴۶ ۵۴ لاکھ تولیے غائب ہوئے۔ اس کے علاوہ، ۱ء۴۱ ۱۳ لاکھ چادریں، ۲۳ء۵۹ لاکھ تکیوں کے غلاف، ۱۲ء۹۵ لاکھ کمبل اور ۲ء۶ ۷ لاکھ تکیے چوری ہوئے۔ واضح رہے کہ اے سی سلیپر کوچز میں سفر کرنے والے مسافروں کو عام طور پر دو چادریں، ایک کمبل، ایک تکیہ، ایک تکیے کا غلاف اور ایک فیس تولیہ فراہم کیا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق روزانہ ۱۸ لاکھ مسافر اے سی ڈبوں میں رات کا سفر کرتے ہیں۔ چوری شدہ سامان کا ۶۷ فیصد حصہ، انڈین ریلوے کے سات زون کے صرف دس ڈویژنز میں غائب ہوا۔ ان چوریوں سے بیکانیر ڈویژن سب سے زیادہ متاثر ہوا، جہاں ۲۵ء۶ ۷ لاکھ اشیاء چوری ہوئیں۔ اس ڈویژن میں ۲۰۲۲ میں ۲ء۹۹ لاکھ چوریاں ہوئی جن کی تعداد حالیہ برسوں میں غیر معمولی اضافے کے ساتھ ۱۲ء۳۴ لاکھ پر پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ، رانچی میں ۹ء۳۱ لاکھ، دہلی میں ۸ء۲۱ لاکھ، ممبئی میں ۸ء۱۷ لاکھ، جودھپور میں ۸ء۰۹ لاکھ، احمد آباد میں ۶ء۹۴ لاکھ، اور دانا پور میں ۵ء۲۷ لاکھ اشیاء کی چوری ریکارڈ کی گئیں۔ تاہم، دہلی میں اس مدت کے دوران چوریوں میں ۷ ۹ فیصد تک کمی آئی ہے۔ اس مالیاتی نقصان کا پورا بوجھ بیڈرول کے ٹھیکیداروں پر پڑتا ہے جنہیں سامان غائب ہونے پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ٹھیکیدار اس نقصان کی رقم کوچ اٹینڈنٹس کی تنخواہوں سے کاٹتے ہیں، جس کی شرح ۳۴۳ روپے فی کمبل، ۱۹۸ روپے فی چادر، ۱۱۵ روپے فی تکیہ، ۵۵ روپے فی تکیے کا غلاف اور ۴۸ روپے فی تولیہ ہے۔ کچھ ٹھیکیداروں نے 'دی انڈین ایکسپریس' کو بتایا کہ ان ناقابلِ برداشت نقصانات کی وجہ سے انہیں اپنے ریلوے کے ٹھیکے چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ ایک ٹھیکیدار کے سپروائزر نے بتایا کہ اسے ان چوریوں کی وجہ سے تین سالہ معاہدہ محض ۱۴ ماہ میں ختم کرنا پڑا۔ ریلوے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ لاگت کی وصولی ٹھیکیدار کے بلوں سے کی جاتی ہے اور ریلوے چوریوں میں عملے کی ملی بھگت کے شواہد قائم نہیں کرسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ لنن کی چوری کو روکنے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کیلئے کوششیں کی جارہی ہیں۔

بھارت طبی تحقیق میں نئے معیارات قائم کررہا ہے: راجناتھ سنگھ

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان طبی تحقیق میں نئے معیارات قائم کررہا ہے

لکھنؤ: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کے روز زور دے کر کہا کہ ہندوستان طبی تحقیق میں نئے معیارات قائم کر رہا ہے اور جین تھراپی اور نیوکلیئر ادویات کے ذریعے عالمی صحت کے چیلنجوں کا مقامی حل تیار کررہا ہے۔ انہوں نے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی، لکھنؤ کے 22ویں کانووکیشن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا صحت کا نظام بھی زیادہ خودانحصاری کے طور پر ابھر رہا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا، آج، ہندوستان کا صحت کا نظام پہلے کے وقت کے مقابلے میں زیادہ خودانحصار، قابل رسائی، سستی، جدید اور لوگوں پر مرکوز بن کر ابھرا ہے۔ آج، ہندوستان جین تھراپی، نیوکلیئر ادویات اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز کے ذریعے عالمی صحت کے چیلنجوں کا مقامی حل تیار کررہا ہے۔ لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ملک کے سائنسدانوں نے ہیموفیلیا کے علاج کے لیے دیسی جین تھراپی کا کامیابی سے مظاہرہ کیا ہے، جبکہ پونے کے ایک انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں نے چھاتی کے کینسر کے علاج کے لیے جدید ترین نینو میڈیسن تیار کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو اسکیم نے طبی آلات کی مقامی تیاری کو نئی رفتار دی ہے۔ 2024 میں، ہم نے Nafithromycin۔ پہلی دیسی میکرولائیڈ اینٹی بائیوٹک تیار کی ہے۔ یہ کمیونٹی سے حاصل کردہ بیکٹیریل نمونیا کے علاج میں انتہائی کارگر ثابت ہوگی۔ آج ہندوستان صحت کے شعبے میں خودانحصاری کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ 2023 میں، ہم نے پہلی دیسی، ایم آر آئی، لائٹ فورڈ اور ہلکی پھلکی مشین تیار کی ہے۔ وزیر نے نوٹ کیا کہ ملک بھر میں لوگ 19,000 سے زیادہ جن اوشدھی کیندروں کے ذریعے انتہائی سستی قیمتوں پر اعلیٰ معیار کی دوائیں حاصل کر رہے ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے طبی پیشہ ور افراد سے بھی کہا کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وہ انتہائی دباؤ والے ماحول میں کام کررہے ہیں، جو ان کی صحت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات میں بھی پچھلے نو سالوں میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ 2017 سے پہلے ریاست میں صرف 17 میڈیکل کالج تھے جبکہ آج ریاست بھر میں 81 میڈیکل کالج کام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں دو ایمز بھی کام کررہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اتر پردیش نے اب ایک ضلع-ایک میڈیکل کالج کا سنگ میل عبور کرلیا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کا معیار تبھی بہتر ہوسکتا ہے جب ڈاکٹروں اور ماہرین کی مناسب تعداد دستیاب ہو۔ اس وژن کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہماری حکومت نے طبی تعلیم میں بے مثال توسیع کا آغاز کیا ہے۔

مرکز نے بی ایف ایس آئی سیکٹر کیلئے ڈیجیٹل تھریٹ رپورٹ جاری کی

اے آئی عدم مساوات اور سائبر کے نئے خطرات سے خبردار کیا

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے بینکنگ، مالیاتی خدمات، اور انشورنس (بی ایف ایس آئی) سیکٹر اور ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام کے لیے ڈیجیٹل تھریٹ رپورٹ 2025-26 کا دوسرا ایڈیشن جاری کیا۔ رپورٹ میں اے آئی کی عدم مساوات اور تیزی سے ترقی پذیر سائبر خطرات کو اہم خطرات کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مرکزی وزارت نے ہندوستانی کمپیوٹر ایمرجنسی رسپانس ٹیم (سی ای آر ٹی-ان)، فنانس سیکٹر کمپیوٹرس سیکیورٹی ایمرجنسی ریسپانس ٹیم (سی ایس آئی آر ٹی-ایف آئی این) اور سائبر سیکورٹی کمپنیی آئی ایس اے کے ساتھ مل کر یہ رپورٹ تیار کی ہے۔ وزارت کے سکریٹری ایس کرشنن نے کہا کہ جیسے جیسے سائبر خطرات زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں، ڈیجیٹل اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے عوامی اداروں اور صنعتی اداروں کے درمیان قابل اعتماد شراکت داری ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں سنجیدگی سے تیاری کرنی چاہیے اور تمام پہلوؤں پر سیکورٹی کو یقینی بنانا چاہیے۔ عالمی سائبر سیکورٹی کمپنیی آئی ایس اے کے بانی اور سی ای او درشن سنت مورتی نے کہا کہ بی ایف ایس آئی انڈسٹری اعتماد پر مبنی ہے، اور جب یہ اعتماد کمزور ہو جاتا ہے تو اس کا اثر کسی ایک ادارے تک محدود نہیں ہوتا ہے بلکہ صارفین، شراکت داروں اور پوری معیشت تک پھیلتا ہے۔ ڈاکٹر سنجے بہل، ڈائرکٹر جنرل سی ای آر ٹی۔ آئی این نے کہا کہ چونکہ ہندوستان کا مالیاتی نظام ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اور ٹیکنالوجی پر مبنی ہے، سائبر لچک کو ایک مشترکہ ذمہ داری سمجھنا ضروری ہے۔ رپورٹ اداروں کو مسلسل خطرے کی تشخیص اور مربوط ردعمل کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس ایڈیشن میں سائبر فیلور فریم ورک کی اناٹومی پیش کی گئی ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ جدید سائبر حملے کسی ایک ناکامی سے نہیں بلکہ خطرات کی ایک سیریز سے شروع ہوتے ہیں۔ رپورٹ میں بی ایف ایس آئی سیکٹر کے لیے 18 ماہ کا روڈ میپ پیش کیا گیا ہے، جس میں بنیادی کنٹرول کو مضبوط بنانے سے لے کر پائیدار صلاحیتوں کی تعمیر اور زیادہ لچکدار حفاظتی ڈھانچے شامل ہیں۔

بھارت کی دفاعی برآمدات مالی سال ۲۹ تک ۵۰ ہزار کروڑ تک بڑھ سکتی: رپورٹ

جن کمپنیوں کو فائدہ ہونے کی امید ہے ان میں سولر انڈسٹریز، بھارت الیکٹرانکس، زین ٹیکنالوجیز، پارس ڈیفنس، آئیڈیا فورج اور اڈانی ڈیفنس شامل ہیں

نئی دہلی: ہندوستان کی دفاعی برآمدات مالی سال 2029 تک بڑھ کر 500 بلین روپے (50,000 کروڑ روپے) تک پہنچنے کی توقع ہے، جو کہ مالی سال 2026 میں اندازے کے مطابق 38,400 کروڑ روپے (384 بلین روپے) سے زیادہ ہے، کیونکہ دیسی ہتھیاروں کے پلیٹ فارمز کو عالمی سطح پر وسیع پیمانے پر پذیرائی مل رہی ہے۔ بروکریج فرم کوٹک نے کہا کہ دفاعی برآمدات گزشتہ ایک دہائی کے دوران تقریباً 50 گنا بڑھی ہیں، جو کہ 700 کروڑ روپے (مالی سال 2014) میں 7 بلین، قیمتی مسابقتی مقامی پلیٹ فارمز جیسے کہ آکاش سطح سے فضا میں مار کرنے والے میزائل سسٹم، پیناکا ملٹی بیرل راکٹ لانچر، برہموس کروز میزائل، ریاستہائے متحدہ کی سب سے بڑی برآمدات میں شامل ہیں۔ مالی سال 2019-24 کے دوران ترسیل کا تقریباً 50 فیصد حصہ ہے، جبکہ یورپ اور آرمینیا اہم منڈیوں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ کوٹک نے کہا کہ ہندوستان کی مسابقتی قیمتوں کا تعین، برآمدی کنٹرول میں نرمی، گہری دفاعی سفارت کاری اور آپریشن سندھ سمیت دیسی نظاموں کی آپریشنل کارکردگی سے ملک کو حکومت کے مالی سال 2029 کے برآمدی ہدف کو حاصل کرنے میں مدد ملنی چاہیے۔ بروکریج کو توقع ہے کہ ہندوستان کا دفاعی شعبہ ایک ساختی کثیر سالہ ترقی کے چکر پر قائم رہے گا۔ اسے توقع ہے کہ دفاعی سرمائے کے اخراجات مالی سال 2026-30 کے دوران 11 فیصد کمپاؤنڈ سالانہ شرح نمو کے ساتھ بڑھیں گے، جو مالی سال 2030 تک 2,80,000 کروڑ روپے تک پہنچ جائیں گے، جس کی حمایت بڑھتی ہوئی ملکی کاری، عسکری جدید کاری کو تیز کرنے اور ایک مضبوط حصولی پائپ لائن کی مدد سے ہے۔ ضرورت کی منظوری کی منظوری مالی سال 2021-26 کے دوران تقریباً 10 گنا بڑھ کر 9.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی ہے، جو کہ مالی سال 2027 کے بڑے حصول کے لیے ایڈجسٹ کرنے کے بعد 6,50,000 کروڑ روپے سے 7,00,000 کروڑ روپے آرڈر پائپ لائن کا امکان ظاہر کرتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملکی خریداری اب دفاعی خریداریوں میں 70 فیصد سے زیادہ ہے، جو مالی سال 2019 میں 54 فیصد کے مقابلے میں، درآمدی پابندیوں، دفاعی حصول کے طریقہ کار (ڈی اے پی) 2020 اور اعلیٰ مقامی مواد کی ضروریات کی مدد سے حاصل ہے۔ کوٹک نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ڈرون ترقی کا اگلا بڑا ڈرائیور ہوسکتا ہے۔ اس کا اندازہ ہے کہ عالمی ملٹری ڈرون مارکیٹ 2024 میں تقریباً 30 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2029 تک 75 بلین ڈالر ہوجائے گی، جو کہ 20 فیصد سی اے جی آر ہے۔ توقع ہے کہ اکیلے ہندوستان ہی اگلے عشرے میں فوجی ڈرون پر 25-30 بلین ڈالر اور انسداد ڈرون سسٹم پر مزید 4-5 بلین ڈالر خرچ کرے گا۔ جن کمپنیوں کو فائدہ ہونے کی امید ہے ان میں سولر انڈسٹریز، بھارت الیکٹرانکس، زین ٹیکنالوجیز، پارس ڈیفنس، آئیڈیا فورج اور اڈانی ڈیفنس شامل ہیں۔

بھارت اور پولینڈ نے مختلف

شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: بھارت اور پولینڈ نے پیر کو بات چیت کی اور سیاسی مصروفیات، تجارت اور سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، دفاع، ثقافت، عالمی دہشت گردی کے خلاف جنگ اور باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ یہ بات چیت سکریٹری، مغربی، وزارت خارجہ، سبی جارج اور پولینڈ کے سکریٹری آف اسٹیٹ، وزارت خارجہ، ولادیسلاوٹی بارتوزوسکی اور وزارت اقتصادیات کے انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ کے درمیان ملاقات کے دوران ہوئی۔ میٹنگ کے دوران وزارت خارجہ کی ایڈیشنل سکریٹری پوجا کپور اور دیگر افسران موجود تھے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا: سیکرٹری (مغربی) سبی جارج نے پولینڈ کے سکریٹری آف اسٹیٹ، وزارت خارجہ، مسٹر ولادیسلاوٹی بارتوزوسکی اور انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ، اقتصادی ترقی اور ٹیکنالوجی کی وزارت، مسٹر میکل بارانووسکی سے ملاقات کی۔ وسیع پیمانے پر ہونے والی بات چیت نے ہندوستان۔ پولینڈ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی گہرائی کی عکاسی کی اور سیاسی مصروفیات، تجارت اور سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، دفاع، ثقافت، عالمی دہشت گردی کے خلاف جنگ اور باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ہمارے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ مارچ کے اوائل میں، ایڈیشنل سکریٹری کپور نے وارسا میں سکریٹری آف اسٹیٹ بارٹوسزیوسکی سے ملاقات کی، جس میں سیاسی تبادلوں اور اقتصادی تعلقات کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا، بشمول الیکٹرک گاڑیوں، کان کنی اور جہاز رانی جیسے شعبوں اور تعلیمی، ثقافتی اور عوام کے درمیان تبادلے کو بڑھانے کے بارے میں۔

چیف جسٹس سوریہ کانت نے سپریم کورٹ میں ۲ بھوٹانی لاء کلرک کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی: چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے پیر کے روز بھوٹان سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان قانونی پیشہ ور افراد کا خیر مقدم کیا جنہوں نے دوطرفہ تبادلہ پروگرام کے تحت سپریم کورٹ میں بطور لاء کلرک شمولیت اختیار کی ہے۔ یہ مشغولیت سپریم کورٹ آف انڈیا اور بھوٹان کی سپریم کورٹ کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) کے بعد ہوئی ہے جس کا مقصد نوجوان قانونی پیشہ ور افراد کے تبادلے کو فروغ دینا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے بھری کمرہ عدالت میں لاء کلرکوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ بھوٹان کے ساتھ اپنی وابستگی اور عدالتی تعاون کے لحاظ سے، ہم نے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ آج دو نوجوان اس میں شامل ہوئے ہیں۔ ان دونوں کا بطور قانون کلرک خیر مقدم ہے، جنوری 2026 میں، چیف جسٹس آف انڈیا نے اعلان کیا تھا کہ ہندوستان اور بھوٹان کی سپریم کورٹ نے نوجوان قانونی پیشہ ور افراد کے تبادلے کی سہولت کے لیے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو(میں داخل کیا ہے۔ سی جے آئی نے بھوٹانی کے دو قانون کلرکوں کو بھی متعارف کرایا تھا اور کہا تھا کہ مفاہمت نامے کے تحت، وہ تین ماہ کی مدت کے لئے یہاں سپریم کورٹ کے ذریعہ مصروف رہیں گے۔ انہیں وہی اعزازیہ ملے گا جیسا کہ ہندوستانی قانون کے کلرک کرتے ہیں، اور ان کے سفری اخراجات سپریم کورٹ برداشت کرے گی۔

حیدرآباد میں برکس ایمپلائمنٹ ورکنگ گروپ کی میٹنگ شروع

لیبر مارکیٹ اور اسکل ڈیولپمنٹ پر تبادلہ خیال

حیدرآباد: بھارت کی زیر صدارت تیسرے برکس ایمپلائمنٹ ورکنگ گروپ (ای ڈبلیو جی(کا دو روزہ اجلاس پیر کو تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد میں شروع ہوا۔ میٹنگ میں سماجی تحفظ، لیبر مارکیٹ کو باضابطہ بنانے، خواتین کی افرادی قوت کی شرکت، روزگار اور ہنر کی ترقی، اور مستقبل کے لیے تیار لیبر مارکیٹوں کے لیے ڈیجیٹل اختراع جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جارہا ہے۔ میٹنگ کا باضابطہ افتتاح وندنا گرنانی، سکریٹری، وزارت محنت اور روزگار نے کیا۔ برکس کے رکن ممالک کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او)، انٹرنیشنل سوشل سیکورٹی ایسوسی ایشن (آئی ایس ایس اے) اور اقوام متحدہ کے رہائشی رابطہ کار کے دفتر کے نمائندوں نے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی۔ اپنے خطاب میں، وندنا گرنانی نے برکس کنیکٹ (برکس کو آپریشن نیٹ ورک برائے صلاحیت سازی، روزگار اور نئی مہارتیں اور ٹیکنالوجیز(پہل پر اجتماعی اتفاق رائے کو نوٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پلیٹ فارم علم کے تبادلے، صلاحیت کی تعمیر اور برکس ممالک کے درمیان نئی ٹیکنالوجی کے لیے افرادی قوت کو تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ میٹنگ کے دوران جو حتمی ای ڈبلیو جی اعلامیہ تیار کیا جارہا ہے اس میں چار اہم شعبوں پر خصوصی زور دیا جائے گا: لیبر مارکیٹ کو باضابطہ بنانا، ڈیجیٹل اختراع کو فروغ دینا، خواتین کی افرادی قوت میں شرکت میں اضافہ، اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق مہارت کی ترقی۔

یو ایچ ٹی سی، اے ایم یو میں خاندانی منصوبہ بندی بیداری پروگرام منعقد

یو ایچ ٹی سی میں شادی شدہ جوڑوں کی رہنمائی کیلئے ایک خصوصی مشاورتی مرکز قائم کیا گیا جہاں خاندانی منصوبہ بندی، مانع حمل طریقوں کے استعمال، بچوں کی پیدائش کے درمیان مناسب وقفہ رکھنے اور تولیدی صحت کے سلسلہ میں مکمل رازداری کے ساتھ مشاورت کی گئی

علی گڑھ: (پریس ریلیز) جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ کمیونٹی میڈیسن کی جانب سے اربن ہیلتھ ٹریننگ سینٹر (یو ایچ ٹی سی) میں عالمی یومِ آبادی کے موقع پر 6 تا 11 جولائی خاندانی منصوبہ بندی خدمات اور شادی شدہ جوڑوں کے لئے مشاورتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ سات روزہ پروگرام شعبہ کمیونٹی میڈیسن کی چیئر پرسن پروفیسر عظمیٰ ارم کی رہنمائی اور یو ایچ ٹی سی کے میڈیکل انچارج ڈاکٹر علی جعفر عابدی، اور چیف لیڈی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر صبوحی افضال کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ اس کا مقصد صحت سے متعلق آگہی اور انفرادی مشاورت کے ذریعے ذمہ دار والدین بننے کا شعور جاگزیں کرنے، تولیدی صحت سے متعلق باخبر فیصلوں اور آبادی کے استحکام کو فروغ دینا تھا۔ یو ایچ ٹی سی میں شادی شدہ جوڑوں کی رہنمائی کے لیے ایک خصوصی مشاورتی مرکز قائم کیا گیا جہاں خاندانی منصوبہ بندی، مانع حمل طریقوں کے استعمال، بچوں کی پیدائش کے درمیان مناسب وقفہ رکھنے اور تولیدی صحت کے سلسلہ میں مکمل رازداری کے ساتھ مشاورت کی گئی۔ پہلے حمل میں تاخیر، بچوں کی پیدائش کے درمیان مناسب وقفہ برقرار رکھنے، چھوٹے کنبہ کے تصور کو فروغ دینے اور مناسب مانع حمل ذرائع کے باخبر استعمال کی حوصلہ افزائی پر خصوصی زور دیا گیا تاکہ ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنایا جاسکے۔ سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر ارم عابد اور ڈاکٹر شائستہ پروین نے جونیئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر نیشو ملک، ڈاکٹر شافعہ شفیق اور ڈاکٹر آنچل نیگی کے ساتھ مل کر شادی شدہ جوڑوں کو تولیدی صحت، جدید مانع حمل طریقوں، منصوبہ بند حمل اور ذمہ دار والدین بننے کے بارے میں مشورے دئے، ساتھ ہی خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق عام غلط فہمیوں کو بھی دور کیا۔ انٹرنز نے خاندانی منصوبہ بندی اور بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفے کی اہمیت اجاگر کرنے والے پوسٹر تیار کرکے آویزاں کیے۔ سسٹر نیہا نے پروگرام کے دوران مانع حمل ذرائع اور معلومات، تعلیم و رابطہ عامہ سے متعلق مواد کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنایا، جبکہ کاؤنسلنگ کے بعد مستفیدین میں کنڈوم اور مانع حمل گولیاں بھی تقسیم کیں۔ اس پروگرام میں نئے شادی شدہ جوڑوں اور ایک بچے والے جوڑوں کی خصوصی کاؤنسلنگ پر توجہ دی گئی تاکہ پہلی حمل میں تاخیر اور بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ برقرار رکھنے کی ترغیب دی جاسکے، جبکہ دو یا اس سے زیادہ بچوں والے جوڑوں کو غیر ارادی حمل سے بچاؤ اور ذمہ دار والدین بننے کے لیے معقول خاندانی منصوبہ بندی کے طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ کمیونٹی میڈیسن کے تحت اربن ہیلتھ ٹریننگ سینٹر میں خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے ایک ہفتہ طویل بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ عالمی یوم آبادی کے موقع پر منعقد ہونے والے اس پروگرام کا مقصد لوگوں میں زچگی و بچہ کی صحت، موزوں خاندانی سائز، اور مانع حمل طریقوں کے متعلق شعور بیدار کرنا تھا۔

بھارتیہ فضائیہ چین کی فضائیہ سے زیادہ طاقتور

مسلسل پانچویں سال دنیا کے تیسرے نمبر پر برقرار

نئی دہلی: ہندوستانی فضائیہ (انڈین ایئرفورس) نے ورلڈ ڈائرکٹری آف ماڈرن ملٹری ایئر کرافٹ (WDMMA) 2026 گلوبل ایئر پاور رینکنگ میں مسلسل پانچویں سال دنیا کی تیسری سب سے طاقتور فضائیہ کے طور پر اپنا مقام برقرار رکھا ہے۔ درجہ بندی میں آئی اے ایف کو صرف امریکہ اور روس سے پیچھے رکھا گیا ہے، جبکہ اسے چین کی پیپلز لبریشن آرمی ایئر فورس (پی ایل اے اے ایف) (سے ساتویں اور پاکستان ایئر فورس (پی اے ایف) کو 18ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ ورلڈ ڈائریکٹری آف ماڈرن ملٹری ایئر کرافٹ 103 ممالک میں 129 فضائی خدمات کا جائزہ لیتا ہے اور دنیا بھر میں 48,000 سے زیادہ فوجی طیاروں کا تجزیہ کرتا ہے۔ اس کا ملکیتی ٹرو ویلیو ریٹنگ سسٹم ہوائی جہاز کے مرکب، تکنیکی نفاست، لاجسٹکس، جدید کاری اور مجموعی آپریشنل صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیڑے کے سائز کا بھی جائزہ لیتا ہے۔ ڈبلیو ڈی ایم ایم اے کے مطابق، آئی اے ایف دنیا کی فضائی افواج میں تیسرے نمبر پر ہے اور مجموعی طور پر چھٹے نمبر پر ہے جب آرمی، نیوی اور ایئرفورس کے فضائی ہتھیاروں کو ایک ساتھ سمجھا جاتا ہے۔ سب سے اوپر مجموعی درجہ بندی امریکی فضائیہ کی قیادت میں ہے، اس کے بعد امریکی بحریہ، روسی فضائیہ، امریکی فوج، امریکی میرینز اور آئی اے ایف ہیں۔ چین کی فضائیہ ساتویں نمبر پر ہے، اس کے بعد جاپان، اسرائیل اور فرانس کا نمبر ہے۔ بھارتیہ فضائیہ فی الحال 1,716 طیاروں کا بیڑا چلاتا ہے، جس میں 542 جنگی اور حملہ آور طیارے شامل ہیں جو سات مختلف اقسام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ چینی فضائیہ کے پاس 3,733 طیاروں کا بڑا بیڑا ہے، لیکن ورلڈ ڈائریکٹری صرف عددی طاقت کے بجائے فضائی قوت کے معیار اور توازن پر زیادہ زور دیتا ہے۔ بھارتیہ فضائیہ کی انوینٹری میں 498 ہیلی کاپٹر شامل ہیں جن میں 222 Mi-17 ہیلی کاپٹر اور 111 مقامی طور پر تیار کردہ HAL دھروا ور رودرا پلیٹ فارم شامل ہیں۔ یہ 282 ٹرانسپورٹ ہوائی جہاز، 374 ٹرینر ہوائی جہاز اور 20 خصوصی مشن کے ہوائی جہاز بھی چلاتا ہے، جن میں ہوائی جہاز سے پہلے وارننگ سسٹم، انٹیلی جنس اکٹھا کرنے والے پلیٹ فارمز اور فضائی ایندھن بھرنے کے اثاثے شامل ہیں۔ ڈبلیو ڈی ایم ایم اے کے تجزیہ کے مطابق، لڑاکا طیارے بھارتی فضائیہ کے بیڑے کا 31.6 فیصد ہیں۔ اس کے مقابلے میں، لڑاکا طیارے امریکی فضائیہ کی انوینٹری کا 32 فیصد بنتے ہیں، جب کہ بمبار اور قریبی فضائی مدد والے طیارے شامل کیے جانے پر لڑاکا طیارے امریکی بیڑے کا تقریباً 41 فیصد بنتے ہیں۔

بھارت اور جاپان نے آزاد، کھلے اور ضابطوں پر مبنی

ہند بحرالکاہل خطے کے قیام واستحکام کے عزم کا ایک بار پھر اعادہ کیا

نئی دہلی/ٹوکیو: بھارت اور جاپان کے درمیان آٹھویں دفاعی پالیسی مذاکرات 13 جولائی 2026 کو جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں منعقد ہوئے۔ بھارتی وفد کی قیادت دفاعی سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ نے کی، جبکہ جاپانی وفد کی سربراہی بین الاقوامی دفاعی امور کے نائب وزیر جناب کانو کوجی نے انجام دی۔ مذاکرات کے دوران دونوں ممالک نے گزشتہ دفاعی پالیسی مذاکرات کے بعد دوطرفہ دفاعی تعاون میں ہونے والی نمایاں پیش رفت کا جائزہ لیا اور ہند۔ جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے کے اپنے عزم کا ایک بار پھر اعادہ کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان خطے اور دنیا کی موجودہ سلامتی کی صورتحال پر جامع تبادلۂ خیال ہوا، جس کے دوران باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر بھی خیالات کا تبادلہ کیا گیا۔ مذاکرات میں دوطرفہ دفاعی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا، جن میں افواج کے مابین باہمی تبادلے، مشترکہ فوجی ہیڈکوارٹروں کے درمیان تعاون، بحری اشتراک، دفاعی مشقیں، صلاحیت سازی، دفاعی سازوسامان اور ٹیکنالوجی، بالخصوص بحری ٹیکنالوجی میں تعاون، نیز ادارہ جاتی روابط کو مزید مستحکم بنانے سے متعلق امور شامل تھے۔ دونوں فریقوں نے دفاعی تعاون میں مسلسل ہونے والی پیش رفت کا خیر مقدم کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اعلیٰ سطحی رابطوں اور مذاکراتی نظام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جانا چاہیے۔ اس موقع پر رواں برس متوقع وزارتی دوروں، بشمول 2+2 وزارتی مذاکرات، کے ممکنہ نتائج پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ دونوں وفود نے دفاعی صنعت میں اشتراک، تکنیکی اختراعات، سائبر سلامتی، خلائی شعبے اور مشترکہ اسٹریٹجک اہمیت کے دیگر نئے شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے امکانات پر بھی غور کیا۔ فریقین نے علاقائی اور عالمی سلامتی سے متعلق امور پر بھارت اور جاپان کے مؤقف میں بڑھتی ہوئی ہم آہنگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور ہند- بحرالکاہل خطے میں قریبی تعاون جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ دونوں ممالک نے بین الاقوامی قانون کے احترام پر مبنی، آزاد، کھلے اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہند- بحرالکاہل خطے کے فروغ کے اپنے عزم کا ایک بار پھر اعادہ کیا۔ دفاعی سکریٹری نے دفاعی شعبے میں بھارت کے ساتھ جاپان کے مسلسل تعاون کو سراہتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہند- جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کے دائرۂ کار میں عملی تعاون کو مزید مضبوط بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بین الاقوامی دفاعی امور کے جاپانی نائب وزیر کانو کوجی نے بھی بھارت کے ساتھ دفاعی تعلقات کو ترجیحی شعبوں میں مزید وسعت دینے کیلئے جاپان کے پختہ عزم کا اعادہ کیا۔ اس سے قبل دن میں دفاعی سکریٹری نے جاپان کے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی سے ملاقات کی اور انہیں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی نیک خواہشات پیش کیں۔ ملاقات کے دوران دونوں فریقوں نے ہند- جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری میں مسلسل بڑھتی ہوئی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ دفاعی سکریٹری نے اس موقع پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی جانب سے جاپان کے وزیر دفاع کو جلد از جلد بھارت کے سرکاری دورے کی دعوت بھی دی۔ دورۂ جاپان کے آغاز پر دفاعی سکریٹری نے ٹوکیو میں جاپان کی خود دفاعی افواج کی یادگار پر پھولوں کی چادر چڑھا کر اُن اہلکاروں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جنہوں نے اپنے وطن کی خدمت میں عظیم قربانی دی۔

گیان واپی، متھرا، سنبھل تنازعات میں

ہندو اور مسلم فریقین نے سپریم کورٹ کی تصفیے کی تجویز مسترد کردی

سپریم کورٹ نے ملک بھر میں تنازعات کے مصالحتی حل کیلئے اپنے" سمادھان سماروہ ۲۰۲۶ء" اقدام کے تحت وارانسی کے گیان واپی مسجد تنازع، متھرا کے شاہی عیدگاہ مسجد-شری کرشنا جنم بھومی تنازع اور سنبھل مسجد تنازع میں فریقین سے رضامندی مانگی تھی۔ ان تینوں مقدمات میں شامل تمام فریقین نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ ہندو اور مسلم دونوں فریقین نے اتر پردیش میں مسجد اور مندر سے جڑے تین بڑے تنازعات میں سپریم کورٹ کی تصفیہ کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے، اس کے بجائے انہوں نے ان معاملات کو عدالتی کارروائی کے ذریعے آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ملک بھر میں تنازعات کے مصالحتی حل کیلئے اپنے" سمادھان سماروہ ۲۰۲۶ء" اقدام کے تحت وارانسی کے گیان واپی مسجد تنازع، متھرا کے شری کرشنا جنم بھومی-شاہی عیدگاہ مسجد تنازع اور سنبھل کی شاہی جامع مسجد تنازع میں فریقین سے رضامندی مانگی تھی۔ ان تینوں مقدمات میں شامل تمام فریقین نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ گیان واپی تنازع وارانسی کے گیان واپی کمپاؤنڈ کی مذہبی حیثیت کے بارے میں متنازع دعوؤں پر مبنی ہے۔ ہندو فریق کا دعویٰ ہے کہ مسجد کے تہہ خانے میں ۱۹۹۳ء تک پوجا کی جاتی تھی، جسے مبینہ طور پر ملائم سنگھ یادو حکومت نے رکوا دیا تھا۔ ان کا مزید الزام ہے کہ ۱۷ویں صدی میں مغل بادشاہ اورنگ زیب کے حکم پر ایک قدیم مندر کے حصے کو منہدم کر کے وہاں مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ دوسری طرف، مسلم فریق کا مؤقف ہے کہ یہ مسجد اورنگ زیب کے دورِ حکومت سے پہلے کی ہے اور مسلمان ہمیشہ سے اس عمارت پر قابض رہے ہیں۔ متھرا کا شاہی عیدگاہ مسجد-شری کرشنا جنم بھومی تنازع، شری کرشنا وراجمان کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمے پر مرکوز ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ شاہی عیدگاہ مسجد، کرشنا جنم بھومی کی زمین پر بنائی گئی تھی۔ ہندو فریق مسجد کو وہاں سے ہٹانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ایک سول کورٹ نے شروع میں 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ ۱۹۹۱ء' (ملازمتی مقامات کے قانون) کا حوالہ دیتے ہوئے اس مقدمے کو خارج کر دیا تھا، لیکن متھرا ڈسٹرکٹ کورٹ نے اپیل پر اس فیصلے کو پلٹ دیا۔ سنبھل تنازع ایک درخواست سے شروع ہوا تھا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ شہر کی شاہی جامع مسجد، مغل دور میں منہدم کردہ مندر کے اوپر تعمیر کی گئی تھی۔ ایک سول کورٹ نے نومبر ۲۰۲۴ء میں مسجد کے سروے کا حکم دیا تھا، جس کے بعد ۲۴ نومبر ۲۰۲۴ء کو جب دوسری سروے ٹیم وہاں پہنچی تو پتھراؤ اور گاڑیوں کو آگ لگانے کے واقعات کے دوران تشدد بھڑک اٹھا جس میں چار افراد ہلاک ہوئے تھے۔

بھارت دنیا کے سب سے بڑے گرین انرجی پارک کی تعمیر میں مصروف

نئی دہلی: بھارت ریاست گجرات کے کچھ کے صحرائی علاقے میں دنیا کے سب سے بڑے ہائبرڈ گرین انرجی پارک کی تعمیر کر رہا ہے، جہاں شمسی اور ہوائی توانائی سے مجموعی طور پر 30 گیگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ منصوبہ مکمل ہونے پر تقریباً ڈیڑھ کروڑ گھروں کو بجلی فراہم کرنے اور ہزاروں روزگار کے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ تقریباً 72,600 ہیکٹر رقبے پر محیط ہے اور اسے دنیا کا سب سے بڑا ہائبرڈ قابل تجدید توانائی پارک قرار دیا جا رہا ہے۔ اب تک اس منصوبے کے کئی حصے فعال ہو چکے ہیں جبکہ باقی مرحلہ وار مکمل کیے جائیں گے۔ منصوبے سے وابستہ اندازوں کے مطابق اس سے تقریباً 15 ہزار براہِ راست ملازمتیں پیدا ہوں گی، جبکہ تعمیر، نقل و حمل، مینوفیکچرنگ اور متعلقہ شعبوں میں بالواسطہ روزگار کے مزید مواقع بھی سامنے آئیں گے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ منصوبہ بھارت کی قابلِ تجدید توانائی کی حکمت عملی کا اہم حصہ ہے۔ ملک نے حالیہ برسوں میں شمسی اور ہوائی توانائی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور اب دنیا کی بڑی قابلِ تجدید توانائی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے۔

تیسرا نمستے ڈے ۱۴/ جولائی کو مغربی بنگال کے کولکاتا میں منایا جائے گا

ملک بھر کے شہری مقامی اداروں میں بھی متوازی پروگرام منعقد ہوں گے

کولکاتہ: سماجی انصاف و تفویض اختیارات کی وزارت 14 جولائی کو تیسرا نمستے ڈے منائے گی، جو 2023 میں قومی مشینی صفائی نظام (نمستے) اسکیم کے آغاز کے تین سال مکمل ہونے کے موقع پر منایا جا رہا ہے۔ مرکزی تقریب کے ساتھ ساتھ دیویہ کلا میلہ بھی مغربی بنگال کے کولکاتا میں رابندر سدن میں منعقد کیا جائے گا، جبکہ ملک بھر کے شہری مقامی اداروں میں بھی متوازی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ مرکزی وزیر برائے سماجی انصاف و تفویض اختیارات ڈاکٹر ویریندر کمار اور وزارت سماجی انصاف و تفویض اختیارات کے وزیر مملکت جناب رام داس اٹھاولے کی تقریب میں شرکت متوقع ہے۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب سوبھیند وادھیکاری، وزرا، ارکان پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی، مرکز اور ریاست کے اعلیٰ حکام، ضلعی انتظامیہ کے نمائندے، نیشنل صفائی کرمچاریز فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایس کے ایف ڈی سی) اور دیگر معزز شخصیات بھی تقریب میں شرکت کریں گی۔ نمستے ڈے کے موقع پر شہری مقامی اداروں کی جانب سے صفائی کارکنوں کی فلاح و بہبود پر مرکوز سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا، جن میں پیشہ ورانہ تحفظ کی تربیت، صحت جانچ کیمپ، سرکاری سہولیات کی فراہمی میں معاونت، مشینی صفائی کے آلات اور حفاظتی سامان کا مظاہرہ اور صفائی کارکنوں کی خدمات کے اعتراف میں انہیں اعزاز سے نوازنا شامل ہے۔ نمستے ڈے صفائی کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منایا جاتا ہے، جن میں سیور اور سیپٹک ٹینک کے کارکن، کچرا چننے والے اور سابق دستی صفائی کارکن شامل ہیں۔ یہ سب عوامی صحت اور ماحولیاتی صفائی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس دن کا انعقاد حکومت کے اس عزم کو مزید مضبوط کرتا ہے کہ مشینی صفائی کے ذریعے صفائی کارکنوں کی حفاظت اور وقار کو بہتر بنایا جائے، خطرناک صفائی کے طریقوں کا خاتمہ کیا جائے، حفاظتی آلات تک رسائی فراہم کی جائے، ہنرمندی کی ترقی اور پائیدار روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ وزارت نے کہا کہ یہ دن منانا حکومت کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ تاریخی طور پر محروم طبقات کی فلاح و بہبود کو ترجیح دی جائے، جبکہ ملک بھر میں ایک محفوظ، جامع اور باوقار صفائی نظام کو فروغ دیا جائے۔ نمستے ڈے عوامی سطح پر صفائی کارکنوں کے حقوق اور فلاح و بہبود کے بارے میں بیداری پیدا کرنے، ان کی خدمات کے احترام کو فروغ دینے اور سب کے لیے ایک محفوظ، جامع اور باوقار صفائی نظام کے قیام کے قومی عزم کو اجاگر کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ سماجی انصاف و تفویض اختیارات کے محکمے نے 24-2023 میں قومی مشینی صفائی نظام (نمستے) اسکیم کا آغاز کیا تھا، جس کا مقصد صفائی کارکنوں کے وقار، تحفظ اور سماجی سلامتی کو یقینی بنانے کے ساتھ ہی انہیں سماجی اور اقتصادی طور پر مضبوط بنانا ہے۔

بھارت کی زرعی اور پراسیس شدہ خوراک کی برآمدات اپنے عالمی نقش کو بڑھا رہی ہیں

مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو کہا کہ ہندوستان کی زرعی اور پراسیس شدہ خوراک کی برآمدات اپنے عالمی نقش کو بڑھا رہی ہیں

نئی دہلی: مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو کہا کہ ہندوستان کی زرعی اور پراسیس شدہ خوراک کی برآمدات اپنے عالمی نقش کو بڑھا رہی ہیں، مختلف ریاستوں کی مصنوعات نئی بین الاقوامی منڈیوں میں داخل ہو رہی ہیں اور کسانوں کو بہتر منافع حاصل کرنے میں مدد کر رہی ہیں۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، گوئل نے تازہ پھلوں، باجرے پر مبنی خوراک اور پراسیسڈ فوڈ پراڈکٹس پر پھیلے ہوئے برآمدی کامیابیوں کی ایک سیریز پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی پیداوار کو عالمی منڈیوں میں تیزی سے قبولیت مل رہی ہے۔ وزیر نے کہا کہ "ہندوستان کی برآمدات تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مقامی فارموں سے لے کر بین الاقوامی شیلفوں تک، ہندوستان کے بہترین ذائقے دنیا بھر میں دل جیت رہے ہیں۔ گوئل کے مطابق جھارکھنڈ کے تازہ امرپالی آم نے برطانیہ اور دبئی میں بین الاقوامی سطح پر قدم رکھا۔ آم ایک تمام خواتین کسانوں پروڈیوسر کمپنی کے ذریعہ اگائے گئے تھے، جس سے خواتین کسانوں کو 180 فیصد زیادہ منافع کمانے میں مدد ملتی ہے۔ وزیر نے یہ بھی نشاندہی کی کہ مدھیہ پردیش سے جی آئی ٹیگ والے ریوا سندر جا آم کو متحدہ عرب امارات کو برآمد کیا گیا تھا، جس سے کسانوں کو مقامی منڈیوں میں دستیاب قیمتوں سے تقریباً 40 سے 50 فیصد زیادہ قیمتیں مل رہی تھیں۔ وزیر کے مطابق، آندھرا پردیش سے پریمیم بنگنا پلی آم کو پہلی بار سمندر کے ذریعے سنگاپور پہنچایا گیا، جو بیرون ملک منڈیوں میں ہندوستانی پھلوں کی بڑھتی ہوئی قبولیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ جموں و کشمیر سے پریمیم اریکو چیری اور سینٹروس پلمز متحدہ عرب امارات میں ابوظہبی اور دبئی پہنچ گئے، جس سے کسانوں کو 120 فیصد تک زیادہ منافع حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ ایک اور پہلی صورت میں، اتراکھنڈ سے ہمالیائی لیچی اٹلی کو برآمد کی گئی، جس سے ریاست کے پھل کاشتکاروں کے لیے ایک نئی منڈی کھل گئی۔ انہوں نے بتایا کہ پنجاب سے تازہ لیچی بھی انڈیا-اومان جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کے تحت عمان کی مارکیٹ میں داخل ہوئی، جب کہ آسام سے جی آئی ٹیگ والی تیزپور لیچی دبئی پہنچی، جس سے کاشتکاروں کے لیے پریمیم قیمتیں مل رہی تھیں۔ بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدے کے حوالے سے ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ یہ بات روئٹرز کی ایک رپورٹ سے شروع ہوئی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ بھارت امریکی دباؤ میں ایسا تجارتی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا جس سے ملک کے مفادات کو نقصان پہنچے۔ جیسے ہی یہ رپورٹ سامنے آئی، مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل خود سامنے آئے اور صورتحال کو واضح کیا۔ پیوش گوئل نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان بات چیت جاری ہے، اور یہ کہ دونوں ملک ایک ایسے معاہدے کی طرف کام کر رہے ہیں جس سے کسانوں، صنعتوں، کارکنوں اور صارفین کو فائدہ پہنچے۔

این آئی اے دہشت گرد حافظ سعید کیلئے اشتہاری مجرم کا درجہ حاصل کرے گی

غیر حاضری میں مقدمے کی پیروی کرے گی

سرینگر: ایک بے مثال اقدام میں، قومی تحقیقاتی ایجنسی (NIA) لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ سعید کے خلاف چارج شیٹ داخل کرنے کے بعد ان کی غیر موجودگی میں سزا سنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایجنسی سعید کو اشتہاری مجرم قرار دینے کے لیے کارروائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ایک ایسا قدم جسے ذرائع نے ہندوستانی عدالت سے غیر حاضری کے باوجود بالآخر اس پر مقدمہ چلانے کے لیے اہم قرار دیا۔ ذرائع کے مطابق، این آئی اے چارج شیٹ کو بھارتی شہری تحفظ سنہتا، 2023 کے تحت متعارف کرائے گئے دفعات کے لیے ایک ٹیسٹ کیس کے طور پر دیکھ رہی ہے، جو کچھ ایسے ملزمین کے خلاف کارروائی کی اجازت دیتی ہے جو جان بوجھ کر عدالتی عمل سے بچتے ہیں۔ این آئی اے پہلے سعید کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ کے لیے خصوصی عدالت سے رجوع کرے گی۔ اس کے بعد یہ ایک اعلان طلب کرے گا جس میں اسے عدالت میں پیش ہونے کی ضرورت ہوگی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سعید کا عدالت کی ہدایات پر عمل کرنے کا امکان نہیں ہے۔ تاہم، اس کی پیشی میں ناکامی ایجنسی کو یہ دلیل دینے کی اجازت دے گی کہ وہ جان بوجھ کر ہندوستانی انصاف سے بچ رہا ہے اور اسے اشتہاری مجرم قرار دینے کے عمل کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ ایجنسی جان بوجھ کر غیر حاضری کے مقدمے کی سماعت کے لیے آگے بڑھنے سے پہلے ان ذرائع کو تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے جسے ایئر ٹائٹ عدالتی ریکارڈ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وارنٹ اور سمن جاری کرنے اور پیش کرنے سمیت ہر طریقہ کار کی ضرورت کو باضابطہ طور پر دستاویزی شکل دی جائے تاکہ کسی بھی حتمی سزا کو بین الاقوامی سطح پر چیلنج کرنا مشکل ہو۔ ایک بار جب عدالت ایک اعلامیہ جاری کرتی ہے، این آئی اے وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کے ذریعے اسلام آباد میں ہندوستانی ہائی کمیشن تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے بعد اسے باضابطہ طور پر پاکستان کی وزارت خارجہ کو پہنچایا جائے گا، جس میں عدالت کے سامنے سعید کی پیشی کو محفوظ بنانے کی ہندوستان کی کوششوں کا سرحد پار سے ایک دستاویزی ریکارڈ بنایا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ سعید کے فعال انٹرپول ریڈ کارنر نوٹس سے منسلک مواد میں اعلان اور پاکستان کا ردعمل، یا ایک کی کمی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ ایجنسی نے باقاعدہ عدالتی سمن بھیجنے اور پاکستان کو لیٹرز روگیٹری بھیجنے کا بھی منصوبہ بنایا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اسلام آباد کی جانب سے ان درخواستوں پر عمل کرنے میں ناکامی کو مسلسل عدم تعمیل کے ثبوت کے طور پر ریکارڈ پر رکھا جائے گا۔

بھارت کو سائبر خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے لچکدار سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر سسٹم بنانا چاہیے

الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی وزارت کے سکریٹری ایس کرشنن کا مطالبہ

نئی دہلی: ہندوستان کو مضبوط اور قابل اعتماد سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر سسٹم بنانا چاہئے جو سائبر حملوں کے دوران بھی کام کرتے رہیں۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی وزارت (MeitY) کے سکریٹری ایس کرشنن نے پیر کو کہا کہ یہ لچک روزمرہ کی زندگی کو سہارا دینے اور کاروبار کو آسان بنانے کے لیے اہم ہے کیونکہ ملک زیادہ ڈیجیٹل ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ مجموعی طور پر ڈیجیٹل گورننس، بشمول AI گورننس، سائبر سیکیورٹی اور آپریشنل لچک دونوں کے لیے مناسب ترجیح کے مطابق ہو۔ بالآخر، ہمیں سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر دونوں کے لحاظ سے لچکدار نظام بنانا ہوگا، جو سائبر سیکیورٹی کے خطرات کے باوجود کام جاری رکھ سکتے ہیں، کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں ڈیجیٹل کاروبار کرنے میں آسانی اور کاروبار کرنے میں آسانی کا آغاز ہوتا ہے۔ سائبر سیکورٹی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، کرشنن نے کہا کہ ڈیجیٹائزیشن نے لین دین میں رگڑ کو کم کر کے، انہیں تیز تر بنانے اور زندگی کو آسان بنا کر اہم فوائد حاصل کیے ہیں۔ ساتھ ہی، انہوں نے خبردار کیا کہ ان فوائد نے سائبر خطرات کو بھی سامنے لایا ہے، اگر ملک کو ڈیجیٹلائزیشن کے فوائد کو محفوظ رکھنا ہے تو سائبر سیکیورٹی کو سب سے اہم خدشات میں سے ایک بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائبر خطرات تین سطحوں پر کام کرتے ہیں۔ انفرادی سطح پر سائبر کرائم کے نتیجے میں مالی اور شہرت کے نقصانات ہو سکتے ہیں۔ تنظیمی سطح پر، رینسم ویئر اور دیگر بدنیتی پر مبنی حملے آپریشنز کو متاثر کر سکتے ہیں۔ قومی سطح پر، سائبر حملے حکومتوں اور سرکاری انفراسٹرکچر کو نشانہ بناتے ہیں اور اس پیمانے پر، یہ تقریباً جنگ کی طرح ہو جاتا ہے۔ کرشنن نے کہا کہ سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے حکومت کے مختلف ہتھیاروں کی مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ جب کہ وزارت داخلہ بنیادی طور پر سائبر کرائم سے نمٹتی ہے جو افراد کو متاثر کرتے ہیں، سرکاری انفراسٹرکچر اور قومی سلامتی کے تحفظ میں متعدد ایجنسیاں شامل ہیں، جن میں وزارت الیکٹرونک و ٹکنالوجی اور انڈین کمپیوٹر ایمرجنسی رسپانس ٹیم (CERT-In) کلیدی ہم آہنگی کا کردار ادا کر رہی ہے۔

بھارت اور مالدیپ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر پیش رفت

اقتصادی تعاون کو مزید تیز کرنے پر زور

مالے: بھارت اور مالدیپ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے (FTA) سے متعلق جاری مذاکرات میں پیش رفت کو دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کے لیے ایک مثبت پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ اس رفتار کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دونوں معیشتیں بڑھتے ہوئے علاقائی مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ تجزیے کے مطابق بھارت مالدیپ کا ایک قابل اعتماد اور ناگزیر اقتصادی شراکت دار ہے، جس نے گزشتہ برسوں میں بنیادی ڈھانچے، تجارت، سرمایہ کاری، صحت، تعلیم اور رابطہ کاری سمیت متعدد شعبوں میں نمایاں تعاون فراہم کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے حجم میں اضافے، سرمایہ کاری کے فروغ، سپلائی چین کے استحکام اور نجی شعبے کے درمیان روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس سے مالدیپ کو اپنی معیشت کو مزید متنوع بنانے اور بھارتی منڈی تک بہتر رسائی حاصل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ تجزیے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں کو مذاکرات کو جلد مکمل کرنے اور عملی اقدامات کے ذریعے اقتصادی تعاون کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تجارت، سیاحت، ڈیجیٹل معیشت، توانائی اور سمندری تعاون جیسے شعبوں میں بھی شراکت داری کو وسعت دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور مالدیپ کے درمیان مضبوط اقتصادی شراکت داری نہ صرف دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہوگی بلکہ بحرِ ہند کے خطے میں استحکام، خوشحالی اور علاقائی تعاون کو بھی فروغ دے گی۔ مشترکہ وژن: یہ پیش رفت مالدیپ کے صدر ڈاکٹر محمد معزو اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے اس مشترکہ ہدف کے عین مطابق ہے جس کا مقصد باہمی مفادات پر مبنی اقتصادی ترقی حاصل کرنا ہے۔

بھارت-امریکہ تجارتی معاہدے پر

رائٹرز کے خبر کی مرکزی پیوش گوئل نے کی تردید کی

نئی دہلی۔: بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدے کے حوالے سے ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ یہ بات روئٹرز کی ایک رپورٹ سے شروع ہوئی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ بھارت امریکی دباؤ میں ایسا تجارتی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا جس سے ملک کے مفادات کو نقصان پہنچے۔ جیسے ہی یہ رپورٹ سامنے آئی، مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل خود سامنے آئے اور صورتحال کو واضح کیا۔ پیوش گوئل نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان بات چیت جاری ہے، اور یہ کہ دونوں ملک ایک ایسے معاہدے کی طرف کام کر رہے ہیں جس سے کسانوں، صنعتوں، کارکنوں اور صارفین کو فائدہ پہنچے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب امریکی تجارتی نمائندے جیمز گریر نے جون میں دہلی کا دورہ کیا تھا تو ان کی ملاقات بہت مثبت رہی تھی۔ گوئل کے مطابق، رائٹرز کی رپورٹ جھوٹی، بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کی رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ بھارت جلد بازی میں عبوری تجارتی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا۔ رپورٹ کے مطابق بھارت چاہتا ہے کہ امریکہ چین جیسے ممالک کے مقابلے بہتر ٹیرف رعایتیں فراہم کرے، اس کے ساتھ اس یقین دہانی کے ساتھ کہ مستقبل میں بھارت پر کوئی نیا ٹیکس یا اضافی ڈیوٹی نہیں لگائی جائے گی۔ تاہم، دونوں فریق ان معاملات پر اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکام رہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ بھارت زرعی شعبے پر کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ کسانوں اور چھوٹے کاروباروں کے مفادات سے سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کسی بھی معاہدے سے پہلے ان مسائل کو ترجیح دی جائے گی۔

اے ایم یو کے فیکلٹی ممبر نے ہندوستانی

وائلڈ لائف ایکولوجی کانفرنس میں سمپوزیم کی صدارت کی

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ وائلڈ لائف سائنسز کے ڈاکٹر احمد مسعود خان نے 10 تا 12 جولائی اشوکا یونیورسٹی، سونی پت، ہریانہ میں ہندوستانی وائلڈ لائف ایکولوجی کانفرنس کے دوران ایک سمپوزیم بعنوان "خلل، جنگلاتی حیات کی ماحولیات کو کیسے متاثر کرتی ہے" کی صدارت کی، جس میں وائلڈ لائف کے رویّوں، ماحولیات اور تحفظ پر انسانی سرگرمیوں سے مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس میں وائلڈ لائف انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا، سالم علی سنٹر فار اورنیتھولوجی اینڈ نیچرل ہسٹری، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، اشوکا یونیورسٹی، ایمیٹی یونیورسٹی، ڈیکن یونیورسٹی، کارنیل یونیورسٹی اور بھارتی ودیا پیٹھ انسٹی ٹیوٹ آف انوائرمنٹل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سمیت مختلف اداروں کے محققین نے چھوٹے گوشت خور جانوروں کی ماحولیات، ایشیائی ہاتھیوں میں طرزِ عمل کی مطابقت، رینگنے والے جانوروں پر مصنوعی روشنی کے اثرات، مردار خور جانوروں کی ماحولیات، اور انسانی سرگرمیوں پر وائلڈ لائف کا ردِّ عمل جیسے موضوعات پر اپنی تحقیق پیش کی۔ ڈاکٹر احمد مسعود خان نے ہر مقالے کے بعد ہونے والی گفتگو کی نظامت کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جنگلاتی حیات پر بڑھتی ہوئی انسانی مداخلت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنا، مؤثر تحفظاتی و انتظامی حکمت عملیوں کی تیاری کے لیے نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے انسان اور وائلڈ لائف کے درمیان بہتر بقائے باہمی کو فروغ دینے اور تیزی سے بدلتے ہوئے قدرتی ماحول میں شواہد پر مبنی تحفظاتی منصوبہ بندی کے لیے بین شعبہ جاتی تحقیق کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

بھارتی بحری جہاز سدرشینی نے بوسٹن، امریکہ میں سیلز کی عظیم الشان پریڈ میں شرکت کی

نئی دہلی: ہندوستانی بحری جہاز کا تربیتی جہاز آئی این ایس سدرشینی 12 جولائی 2026 کو نیویارک میں Sail4th 250 تقریبات میں اپنی کامیاب شرکت کے بعد بوسٹن پہنچا۔ جہاز نے سیل بوسٹن 2026 کے آغاز کے موقع پر سیلز کی گرینڈ پریڈ میں حصہ لیا۔ بوسٹن میں ہندوستان کے قونصل جنرل شری رگھورام ساستری نے آئی این ایس سدرشینی کو جہازوں کی گرینڈ پریڈ اور بوسٹن میں جہاز کے رسمی داخلے کے لیے روانہ کیا۔ ہندوستانی ترنگے کے ساتھ فخر سے سفر کرتے ہوئے، آئی این ایس سدرشینی نے بوسٹن فش پیئر پر برتھنگ سے پہلے کیسل آئی لینڈ اور سی پورٹ ڈسٹرکٹ سمیت نمایاں مقامات سے گزرا۔ 20 سے زیادہ ممالک کے 60 سے زیادہ لمبے بحری جہازوں کے بین الاقوامی بیڑے میں شامل ہو کر، آئی این ایس سدرشینی اپنی جاری لوکیان 2026 ٹرانس سمندری مہم کے دوران خیر سگالی کے سمندری سفیر کے طور پر ہندوستان کی نمائندگی کر رہی ہے۔ سمندری سفارت کاری، بین الاقوامی خیر سگالی اور ثقافتی تبادلے کے لیے ہندوستانی بحریہ کے عزم کو تقویت دیتے ہوئے، یہ جہاز 12 سے 15 جولائی 2026 تک سیاحوں کے لیے کھلا رہے گا۔ نورفولک، بالٹی مور، اور نیویارک میں کامیاب پورٹ کالز کے بعد، سیل بوسٹن 2026 میں آئی این ایس سدرشینی کی شرکت بھارت۔ امریکہ کی بڑھتی ہوئی بحری شراکت کو مزید مضبوط کرتی ہے اور عالمی سطح پر ہندوستان کے شاندار سمندری ورثے کو ظاہر کرتی ہے۔

کل سے شروع ہونے والی یہ تقریب ۱۷/ جولائی ۲۰۲۶/ تک جاری رہے گی

بھارت دنیا کی سب سے بڑی عالمی ٹیکسٹائل ایکسپو کی میزبانی کرنے کیلئے تیار

نئی دہلی: بھارت کے سب سے بڑے عالمی ٹیکسٹائل ایونٹ، بھارت ٹیکس 2026 کے موقع پر، بھارت منڈپم، نئی دہلی میں حتمی تیاریوں کے طور پر ملک کے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے ایکو نظام سے کافی توقعات وابستہ ہو رہی ہی۔ کل سے شروع ہونے والی یہ تقریب 17 جولائی 2026 تک جاری رہے گی۔ یہ تقریب ہندوستان کے ٹیکسٹائل ایکو نظام کی مکمل وسعت کو ایک متحد عالمی پلیٹ فارم پر اکٹھا کرے گی۔ ٹیکسٹائل کی وزارت، حکومت ہند کے اشتراک سے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو فروغ دینے سے متعلق کونسلوں اور صنعتی اداروں کے ایک کنسورشیم، بھارت ٹیکس ٹریڈ فیڈریشن کے زیر اہتمام، یہ تقریب ٹیکسٹائل، فیشن، پائیداری، ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور بین الاقوامی تجارت میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی عالمی قیادت کو اجاگر کرتی ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے 5 ایف ویژن، فارم ٹو فائبر ٹو فیکٹری ٹو فیشن ٹو فارن سے متاثر ہو کر، بھارت ٹیکس 2026 ٹیکسٹائل ویلیو چین میں کاروبار، سرمایہ کاری، سورسنگ، جدت طرازی، پالیسی ڈائیلاگ اور اسٹریٹجک شراکت داری کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر تیار ہوا ہے۔ ٹیکسٹائل کے مرکزی وزیر جناب گری راج سنگھ 14 جولائی کی صبح بھارت منڈپم میں بھارت ٹیکس 2026 کا افتتاح کریں گے۔ ٹیکسٹائل کے مرکزی وزیر مملکت جناب پبترا مارگریتا، ٹیکسٹائل کی سکریٹری محترمہ نیلم شامی راؤ بھی وزارت کے سینئر عہدیداروں اور ریاستوں کے نمائندوں، غیر ملکی مندوبین اور صنعتی شراکت داروں وغیرہ کے ساتھ اس موقع پر موجود ہوں گی۔ تقریب کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، بھارت ٹیکس ٹریڈ فیڈریشن کے چیئرمین جناب نیرن گوئنکا نے کہا: کل، 20 سے زیادہ ممالک سے ہزاروں نمائش کنندگان، 7000 خریدار اور مندوبین بھارت منڈپم پہنچتے ہیں، جو بلاشبہ بھارت ٹیکس کے اب تک کے سب سے زیادہ مہتواکانکشی ایڈیشن کا حصہ ہیں۔ بھارت ٹیکسٹ 2026 ٹیکسٹائل کی وزارت، ٹیکسٹائل ایکسپورٹ پروموشن کونسلوں اور صنعتی انجمنوں کے درمیان قابل ذکر تعاون کا ثبوت ہے، جن کی مستقل قیادت اور انمول تعاون نے اس تقریب کو ایک اہم عالمی ٹیکسٹائل پلیٹ فارم بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تقریب کی ماقبل شام اظہار خیال کرتے ہوئے بھارت ٹیکس ٹریڈ فیڈریشن کے شریک چیئرمین جناب بھادریش دودھیا نے کہا کہ 'اگلے چار دنوں میں 4,000 سے زیادہ بی 2 بی میٹنگوں اور 30 سے زیادہ مفاہمت ناموں پر دستخط ہونے کی توقع کے ساتھ، اس ایڈیشن کی بات چیت کو تجارت اور مواقع کو پائیدار شراکت داری میں تبدیل کرنے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ہم نے بھارت ٹیکس 2026 کو ایک ایسا پلیٹ فارم بنایا ہے جہاں سورسنگ کے فیصلے، سرمایہ کاری کے وعدے اور شراکت داری بروقت کی جاتی ہے، نہ کہ صرف تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ہندوستان کے خلاف پہلے ایک روزہ میچ کے لیے انگلینڈ نے کیا ٹیم کا اعلان
جیکب بیتھل کریں گے اننگز کا آغاز

برمنگھم: جیکب بیتھل اب تک 21 ون ڈے میچ کھیل چکے ہیں۔ انہیں اوپننگ پر بھیجنے کا فیصلہ اس بات کا اشارہ ہے کہ انگلینڈ ٹیم انتظامیہ بین ڈکٹ کے لیے مستقل اور موثر اوپننگ ساتھی کی تلاش میں ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بیتھل حالیہ عرصے میں بین ڈکٹ کے پانچویں اوپننگ ساتھی ہوں گے۔ ہندوستان اور انگلینڈ کے درمیان منگل کو ایجبسٹن میں کھیلے جانے والے تین میچوں کی ون ڈے سیریز کے پہلے مقابلے سے قبل انگلینڈ نے اپنی پلیئنگ الیون کا اعلان کر دیا ہے۔ نوجوان آل راؤنڈر جیکب بیتھل کو بین ڈکٹ کے ساتھ اوپننگ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یہ مقابلہ انگلینڈ کے

تجربہ کار وکٹ کیپر بلے باز جوس بٹلر کے لیے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ وہ اپنے کیریئر کا 200 واں ایک روزہ بین الاقوامی میچ کھیلیں گے۔ بٹلر نے 21 فروری 2012 کو دبئی میں پاکستان کے خلاف اپنا ون ڈے ڈیبیو کیا تھا۔ اب تک وہ 11 سنچریوں اور 29 نصف سنچریوں کی مدد سے 515,5 رنز بنا چکے ہیں اور انگلینڈ کی وائٹ بال کرکٹ کے اہم ترین کھلاڑیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کپتان ہیری بروک کی قیادت میں انگلینڈ نے ہندوستان کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کا مقابلہ کرنے کے لیے اسپن بولنگ پر مشتمل کمبینیشن کا انتخاب کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ول جیکس، لیام ڈاسن اور عادل رشید کو پلیئنگ الیون میں شامل کیا گیا ہے، جبکہ ٹیم کو شبھمن گل، روہت شرما، وراٹ کوہلی اور کے ایل راہل جیسے تجربہ کار بلے بازوں کے خلاف خصوصی حکمت عملی کے ساتھ میدان میں اترنا ہوگا۔ تیز گیند باز جوفرا آرچر نومبر کے بعد پہلی مرتبہ انگلینڈ کی ون ڈے ٹیم میں واپس آئے ہیں۔ حالیہ ون ڈے سیریز میں ان کی کارکردگی نمایاں رہی تھی اور اب وہ جوش ٹنگ کے ساتھ نئی گیند کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ دوسری جانب گس ایٹکنسن کو اس میچ کی پلیئنگ الیون میں جگہ نہیں مل سکی۔ ایجبسٹن میں پہلے ون ڈے کے بعد دونوں ٹیمیں 16 جولائی کو کارڈف اور 19 جولائی کو لارڈز میں سیریز کے باقی دو میچ کھیلیں گی۔ انگلینڈ کی ٹیم میں جیکب بیتھل، بین ڈکٹ، جو روٹ، ہیری بروک (کپتان)، جوس بٹلر (وکٹ کیپر)، سیم کرن، ول جیکس، جوفرا

فیفا ورلڈ کپ 2026 میں کوارٹر فائنل میں شکست کے بعد

ایرلنگ ہالینڈ کا امریکہ کو جذباتی الوداع، تاریخی مہم پر فخر کا اظہار

فلوریڈا: یہ پہلا موقع تھا کہ ناروے فیفا ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل تک پہنچا۔ 1998 کے بعد پہلی مرتبہ ورلڈ کپ میں شرکت کرنے والی ٹیم نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اگرچہ ٹیم ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی، تاہم یہ مہم ناروے کی فٹبال تاریخ کی کامیاب ترین عالمی مہم قرار دی جارہی ہے۔ ایرلنگ ہالینڈ نے پورے ٹورنامنٹ میں غیر معمولی کھیل پیش کیا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں ناروے کا تاریخی سفر کوارٹر فائنل میں انگلینڈ کے ہاتھوں 2-1 کی شکست کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اس کے بعد ناروے کے اسٹار اسٹرائیکر اور مانچسٹر سٹی کے کھلاڑی ایرلنگ ہالینڈ نے امریکہ کو جذباتی انداز میں الوداع کہا۔ ہالینڈ نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک مختصر مگر جذبات سے بھرپور پیغام شیئر کرتے ہوئے لکھا: ''الوداع امریکہ! یہ سفر جذبات سے بھرپور رہا۔'' ان کا یہ پیغام ناروے کی تاریخی مہم کے اختتام پر مداحوں کے لیے ایک جذباتی لمحہ بن گیا۔ میامی میں کھیلے گئے کوارٹر فائنل میں ناروے نے شاندار آغاز کیا اور اینڈریاس شیلڈروپ کے گول کی بدولت برتری حاصل کرلی۔ ابتدائی لمحات میں ہالینڈ نے بھی انگلینڈ کے گول کیپر جورڈن پکفورڈ کو مشکل میں ڈال دیا۔ تاہم پہلے ہاف کے اضافی وقت میں جوڈ بیلنگھم نے برابری کا گول داغ دیا۔ بعد ازاں اضافی وقت میں مورگن راجرز کی شاٹ کو ناروے کے گول کیپر اور یان نیلانڈ مکمل طور پر قابو میں نہ رکھ سکے، جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیلنگھم نے فاتحانہ گول کردیا۔ اس طرح انگلینڈ نے 2-1 سے کامیابی حاصل کرکے سیمی فائنل میں رسائی حاصل کرلی، جہاں اس کا مقابلہ دفاعی چیمپئن ارجنٹینا سے ہوگا، جس نے سوئٹزرلینڈ کو 3-1 سے شکست دی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ناروے فیفا ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل تک پہنچا۔ 1998 کے بعد پہلی مرتبہ ورلڈ کپ میں شرکت کرنے والی ٹیم نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اگرچہ ٹیم ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی، تاہم یہ مہم ناروے کی فٹبال تاریخ کی کامیاب ترین عالمی مہم قرار دی جا رہی ہے۔ ایرلنگ ہالینڈ نے پورے ٹورنامنٹ میں غیر معمولی کھیل پیش کیا۔ انہوں نے گروپ مرحلے کے ہر میچ میں گول اسکور کیا، جبکہ راؤنڈ آف 32 اور راؤنڈ آف 16 میں بھی اپنی ٹیم کے لیے گول کیے۔ وہ سات گول کے

ساتھ ناروے کے سب سے کامیاب گول اسکورر رہے اور ٹورنامنٹ کے نمایاں کھلاڑیوں میں شمار کیے گئے۔ ورلڈ کپ سے باہر ہونے کے بعد ہالینڈ نے فیفا سے گفتگو میں کہا کہ اس عالمی مقابلے نے انہیں ایک انسان کے طور پر بدل دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''یہ سب کچھ میرے لیے ناقابلِ یقین ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس تجربے نے مجھے ایک انسان کے طور پر بدل دیا ہے۔ میری شناخت بھی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھی ہے۔ ابھی ان لمحات کو مکمل طور پر سمجھنا مشکل ہے، لیکن جس ایونٹ کو میں پہلے صرف ٹی وی پر دیکھا کرتا تھا، آج خود اس کا حصہ بننا میرے لیے انتہائی خاص بات ہے۔'' انہوں نے مزید کہا: ''مجھے اپنی ٹیم اور اپنے ملک پر بے حد فخر ہے۔ ناروے میں جس اتحاد، خوشی اور مثبت جذبے نے جنم لیا، اس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ یادیں ہمیشہ میرے دل میں زندہ رہیں گی۔'' فیفا ورلڈ کپ 2026 کے کوارٹر فائنل میں انگلینڈ کے ہاتھوں 2-1 سے شکست کے بعد، ناروے کے مایہ ناز اسٹرائیکر ایرلنگ ہالینڈ نے امریکہ کو ایک انتہائی جذباتی الوداعی پیغام دیا ہے اور اپنی ٹیم کی اس تاریخی مہم پر گہرے فخر کا اظہار کیا ہے۔ میامی میں کھیلے گئے اس سنسنی خیز مقابلے کے بعد ہالینڈ نے سوشل میڈیا پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس سفر کو اپنی زندگی کا یادگار ترین تجربہ قرار دیا۔ امریکہ کو الوداع: ہالینڈ نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر طیارے سے ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے لکھا، الوداع امریکہ! یہ سفر جذبات سے بھرپور رہا۔

انگلینڈ کو ۲۷ رن سے ہرا کر بھارتی خواتین نے رقم کردی تاریخ

لارڈز میں خواتین کا ٹیسٹ میچ جیتنے والا دنیا کا پہلا ملک بنا ہندوستان

لندن: بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم نے پیر کو لارڈز کے تاریخی میدان میں انگلینڈ کو 270 رنز سے شکست دے کر تاریخ رقم کر دی۔ بھارت لارڈز میں خواتین کا ٹیسٹ میچ جیتنے والا دنیا کا پہلا ملک بن گیا۔ یہ لارڈز میں منعقد ہونے والا پہلا خواتین ٹیسٹ میچ بھی تھا۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے والی بھارتی ٹیم نے اپنی پہلی اننگز میں 285 رنز بنائے۔ سلامی بلے باز اسمرتی مندھانا نے 83 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی، جبکہ کپتان ہرمن پریت کور نے 58 اور دیپتی شرما نے 57 رنز کا اہم اضافہ کیا۔ انگلینڈ کی جانب سے سوفی ایکلسٹن سب سے کامیاب بولر رہیں، جنہوں نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں انگلینڈ کی پہلی اننگز صرف 170 رنز پر سمٹ گئی۔ میزبان ٹیم نے صرف 47 رنز پر اپنی چار وکٹیں گنوادی تھیں۔ بعدازاں کپتان نیٹ سکیور-برنٹ اور ایمی جونز نے پانچویں وکٹ کے لیے 84 رنز کی شراکت قائم کر کے اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی، تاہم یہ شراکت ٹوٹتے ہی پوری ٹیم بکھر گئی۔ نیٹ سکیور-برنٹ نے 44 اور ایمی جونز نے 52 رنز بنائے، جبکہ بھارت کی جانب سے کرانتی گوڑ نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 37 رنز دے کر پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ پہلی اننگز میں 115 رنز کی برتری حاصل کرنے کے بعد بھارت نے اپنی دوسری اننگز سات وکٹوں کے نقصان پر 341 رنز بنا کر ڈکلیئر کردی۔ یشتیکا بھاٹیا نے 14 چوکوں کی مدد سے 113 رنز کی شاندار اننگز کھیلتے ہوئے لارڈز میں خواتین کے ٹیسٹ میچ میں سنچری بنانے والی پہلی خاتون بلے باز ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسمرتی مندھانا نے ایک بار پھر عمدہ بیٹنگ کرتے ہوئے 70 رنز بنائے، جبکہ رچا گھوش 50 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہیں۔ انگلینڈ کی جانب سے سوفی ایکلسٹن نے دوسری اننگز میں پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ 457 رنز کے مشکل ہدف کے تعاقب میں انگلینڈ کی پوری ٹیم دوسری اننگز میں صرف 186 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ میزبان ٹیم نے 59 رنز پر پانچ وکٹیں گنوادی تھیں۔ بعدازاں میڈی ویلیئرز اور ایمی جونز نے چھٹی وکٹ کے لیے 67 رنز کی شراکت قائم کی، لیکن اس کے بعد انگلش بیٹنگ لائن ایک بار پھر لڑکھڑا گئی۔ ایمی جونز نے 54 رنز جبکہ سوفی ایکلسٹن نے 50 رنز کی اننگز کھیلی۔ بھارت کی جانب سے اسنیہ رانا نے چار وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سیالی، کرانتی گوڑ اور دیپتی شرما نے دو-دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ اس شاندار فتح کے ساتھ بھارتی خواتین ٹیم نے نہ صرف انگلینڈ کو یکطرفہ انداز میں شکست دی بلکہ لارڈز کے تاریخی میدان پر خواتین کا پہلا ٹیسٹ میچ جیت کر عالمی کرکٹ کی تاریخ میں اپنا نام بھی سنہرے حروف میں درج کرادیا۔ اس تاریخی کامیابی کی سب سے بڑی ہیرو تیز گیند باز کرانتی گوڑ رہیں، جنہیں شاندار آل راؤنڈ بولنگ کارکردگی پر 'پلیئر آف دی میچ' قرار دیا گیا۔ کرانتی نے پہلی اننگز میں پانچ وکٹیں لے کر لارڈز کے مشہور 'آنرز بورڈ' پر اپنا نام درج کرانے والی پہلی خاتون کرکٹر بننے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 'پلیئر آف دی میچ' کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد 22 سالہ کرانتی گوڑ نے کہا کہ بچپن میں انہوں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ لارڈز میں ایسا دن آئے گا۔

چنئی سپر کنگ کا ساتھ ۱۸ رسال بعد اس کھلاڑی نے چھوڑ دیا

آپسی رضا مندی کے ساتھ ٹیم سے ہوئے الگ

چنئی سپر کنگس سے چیف کوچ اسٹیفن فلیمنگ نے 18 سال بعد آپسی رضامندی کے بعد الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنئی سپر کنگس نے آخری بار 2023 میں آئی پی ایل کا خطاب جیتا تھا، جس کے بعد ٹیم 2024، 2025 اور 2026 سیزن میں پلے آف کے لئے کوالیفائی نہیں کرسکی۔ مسلسل خراب کارکردگی کی وجہ سے گزشتہ کچھ وقت سے اسٹیفن فلیمنگ کے مستقبل سے متعلق بھی سوال اٹھنے لگے تھے۔ چنئی سپر کنگس اور چیف کوچ اسٹیفن فلیمنگ نے 18 سال تک ساتھ رہنے کے بعد الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) فرنچائزی نے پیر کو باضابطہ بیان جاری کرکے اس کی جانکاری دی۔ دونوں فریق نے آپسی رضامندی سے متعلق اس شراکت کو ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔ چنئی سپر کنگس نے آخری بار 2023 میں آئی پی ایل کا خطاب جیتا تھا، جس کے بعد ٹیم 2024، 2025 اور 2026 سیزن میں پلے آف کے لئے کوالیفائی نہیں کرسکی۔ مسلسل خراب کارکردگی کی وجہ سے گزشتہ کچھ وقت سے اسٹیفن فلیمنگ کے مستقبل سے متعلق بھی سوال اٹھنے لگے تھے۔ اب فرنچائزی نے نیوزی لینڈ کے سابق کپتان سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنئی سپر کنگس نے اپنے باضابطہ بیان میں کہا، 'چنئی سپر کنگس اور اسٹیفن فلیمنگ نے آپسی رضامندی سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے ساتھ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی تاریخ کی سب سے لمبے وقت تک چلی شراکت داری میں سے ایک کا اختتام ہوگیا ہے۔' فرنچائزی نے مزید کہا، 'یہ فیصلہ فلیمنگ اور سپر کنگس مینجمنٹ کے درمیان کئی کھلی اور ایمانداری تبادلہ خیال کے بعد، آپسی احترام اور شکریہ کے ساتھ لیا گیا۔' اسٹیفن فلیمنگ آئی پی ایل کے پہلے سیزن (2008) میں کھلاڑی کے طور پر چنئی سپر کنگس سے جڑے تھے۔ اس کے بعد 2009 میں انہوں نے ٹیم کے چیف کوچ کی ذمہ داری سنبھالی۔ آئندہ 17 سالوں میں ان کی قیادت میں چنئی سپر کنگس (سی ایس کے) نے فرنچائزی کرکٹ کی سب سے کامیاب اور سب سے اہم ٹیموں میں اپنی پہچان بنائی۔ فلیمنگ کے دور میں چنئی سپر کنگس نے 5 آئی پی ایل خطاب اور 2 چمپئنز لیگ ٹی-20 ٹرافی اپنے نام کیں۔ ٹیم نے 12 بار پلے آف میں جگہ بنائی، جبکہ 10 بار آئی پی ایل میں فائنل بھی کھیلا۔ فلیمنگ کے الگ ہونے کے اعلان کے بعد چنئی سپر کنگس کی مالک روپا گرو ناتھ نے ان کے تعاون کی جم کر تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیفن فلیمنگ اس فرنچائزی کے تقریباً پورے سفر میں ہماری کوچنگ یونٹ کی دھڑکن رہے ہیں۔ تقریباً دو دہائی تک انہوں نے ہماری پہچان، ہمارے وژن اور ٹیم کو کامیابی دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔

انفلوئنسرز کمزور لڑکوں کو مردانہ رول ماڈلز کی تلاش میں شکار بناتے ہیں

انہوں نے مثبت مردانہ رول ماڈلز، خواتین کے احترام اور صحت مند مردانگی کی اہمیت پر زور دیا۔

عمران خان نے اس بات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ آخر کیوں اینڈریو ٹیٹ جیسے انفلوئنسرز کمزور نوجوان مردوں میں مقبول ہوتے ہیں۔ انہوں نے مثبت مردانہ رول ماڈلز، خواتین کے احترام اور صحت مند مردانگی کی اہمیت پر زور دیا۔ مردانگی کے بارے میں بہت سی گفتگو روایتی طاقت اور کامیابی کے تصورات سے آگے بڑھ چکی ہے، خاص طور پر اس لیے کہ سوشل میڈیا شخصیات تیزی سے یہ طے کر رہی ہیں کہ نوجوان مرد اپنے آپ کو اور اپنے تعلقات کو کیسے دیکھتے ہیں۔ حال ہی میں ''ڈی کوڈنگ کویرکس'' ''Decoding Quirks'' پوڈکاسٹ میں اپنی شرکت کے دوران، اداکار عمران خان نے اس بات پر غور کیا کہ کیوں کچھ آن لائن انفلوئنسرز کو اتنی وفادار پیروی حاصل ہوتی ہے اور ان کا پیغام ان نوجوان مردوں کے لیے کیوں پرکشش ہوتا ہے جو اپنی سمت اور شناخت تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں بہت سے مردوں پر پڑنے والے دباؤ کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے عمران نے کہا کہ جدید معاشرہ اکثر خوشی کو بیرونی کامیابی کے معیار سے جوڑ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''آخری مرحلے کے سرمایہ دارانہ نظام'' (late-stage capitalism) میں مردوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ تب خوش ہوں گے جب انہیں ''پروموشن، رولیکس یا مرسڈیز'' مل جائے گی لیکن جب یہ کامیابیاں مستقل خوشی فراہم نہیں کرتیں تو بہت سے لوگ مایوسی، تنہائی اور کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے مطابق یہی صورتحال متنازع انفلوئنسرز کے لیے موقع پیدا کرتی ہے کہ وہ بامعنی رہنمائی دینے کے بجائے آگے آجائیں۔ عمران نے خاص طور پر اینڈریو ٹیٹ کا ذکر کرتے ہوئے اس رجحان کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا ''اس صورتحال میں ایسے لوگ آتے ہیں جو ان مردوں کو غلط سمت میں لے جاتے ہیں۔ اینڈریو ٹیٹ شاید ان میں سب سے مشہور ہیں۔ لیکن اس طرح کے اور بھی لوگ ہیں جو ان کمزور لڑکوں کو شکار بناتے ہیں جو مردانہ رول ماڈلز کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ وہ رہنمائی چاہتے ہیں، اور یہاں یہ لوگ آکر کہتے ہیں کہ میں تمہیں بتاؤں گا کیسے۔ پھر وہ انہیں مردانگی کا ایک سادہ سا فینٹسی بیچتے ہیں: مضبوط بنو، عورتوں کو ان کی جگہ دکھاؤ اور یوں تم مرد بن جاؤ گے اور اس کمزوری کے وقت نوجوان لڑکے ان کے بیان پر یقین کر لیتے ہیں۔'' اسی دوران اداکار نے صحت مند رول ماڈلز کی اہمیت پر بھی بات کی جو لڑکوں کے خواتین اور تعلقات کے بارے میں رویے تشکیل دیتے ہیں۔

ماسٹر سلیم: والد کی ڈانٹ بنی زندگی کا سب سے بڑا سبق

کم عمری میں شروع کی سروں کی ریاضت، اس طرح بنے دنیا کے 'ماسٹر سلیم'

بھارتی موسیقی کی تاریخ میں چند ایسے فنکار گزرے ہیں جنہوں نے اپنی موسیقی کو محض پیشہ نہیں بلکہ روحانی ریاضت کا درجہ دیا۔ انہی باکمال فنکاروں میں سلیم شہزادہ، المعروف ماسٹر سلیم، کا نام نمایاں ہے۔ صرف چھ برس کی عمر میں ان کے والد اور معروف صوفی گلوکار استاد پورن شاہ کوٹی نے انہیں کلاسیکی اور صوفیانہ موسیقی کی باقاعدہ تربیت دینا شروع کردی تھی۔ لکھنؤ میں منعقدہ ثقافتی پروگرام 'دیشج' کے دوران ماسٹر سلیم نے ایک یادگار واقعہ سناتے ہوئے بتایا کہ بچپن میں ایک اسٹیج پرفارمنس کے دوران ان کا سُر بگڑ گیا تھا، جس پر ان کے والد نے مجمع کے سامنے ہی انہیں ٹوک دیا۔ جب اگلی محفل میں بھی یہی غلطی دہرائی گئی تو والد نے سختی سے کہا کہ ''صحیح گاؤ، ورنہ انجام اچھا نہیں ہوگا۔'' ماسٹر سلیم آج اعتراف کرتے ہیں کہ والد کی یہی سخت تربیت اور ڈانٹ انہیں موسیقی کی بلندیوں تک لے گئی۔ 13 جولائی 1980 کو پنجاب کے ضلع جالندھر کے شاہ کوٹ میں پیدا ہونے والے ماسٹر سلیم ایک موسیقی سے بھرپور گھرانے میں پروان چڑھے۔ ان کی والدہ ماتھرو نے ہمیشہ فن دوست ماحول فراہم کیا، جبکہ ان کے چھوٹے بھائی پرویز پیچی نے بھی گلوکاری کو اپنا پیشہ بنایا۔ صرف سات برس کی عمر میں انہوں نے بٹھنڈہ دوردرشن کے افتتاحی پروگرام میں لوک گیت 'چرخے دی گھوک' پیش کیا، جس نے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔ ان کی غیر معمولی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے پنجاب کے موسیقی کے شائقین نے انہیں 'ماسٹر' کے خطاب سے نوازا۔ بعدازاں 1990 میں، صرف دس سال کی عمر میں، ان کا پہلا باقاعدہ میوزک البم 'چرخے دی گھوک' جاری ہوا، جس نے انہیں قومی سطح پر ایک غیر معمولی کم عمر گلوکار کے طور پر شہرت دلائی۔ 1990 کی دہائی کے آخری برسوں میں جسمانی نشوونما کے باعث ماسٹر سلیم کی آواز میں تبدیلی آئی، جس سے ان کی مقبولیت متاثر ہوئی اور موسیقی کے کئی معاہدے ختم ہوگئے۔ موسیقی کے ماہرین کے مطابق یہ مرحلہ کسی بھی نوجوان گلوکار کے لیے انتہائی مشکل ہوتا ہے، لیکن ماسٹر سلیم نے اس آزمائش کو اپنی ریاضت کا حصہ بنا لیا۔ سن 2000 میں انہوں نے دوردرشن کے نئے سال کے خصوصی پروگرام میں صوفی کلام 'اج ہونا دیدار ماہی دا' کے ذریعے نئی آواز کے ساتھ شاندار واپسی کی۔ اس کے بعد انہوں نے کئی روحانی اور عقیدتی البمز، جن میں 'میلہ مییا دا' بھی شامل ہے، جاری کیے، جس سے ان کے کیریئر کو نئی سمت ملی۔ ماسٹر سلیم کی بالی ووڈ میں انٹری بھی دلچسپ رہی۔ جالندھر کے تاریخی دیوی تالاب مندر میں ایک ماتا کے جاگرن کے دوران ان کی پرفارمنس ایک مذہبی ٹیلی ویژن چینل پر براہِ راست نشر ہو رہی تھی۔

سلمان خان کی ''ماتر بھومی'' کی ریلیز پھر غیر یقینی، ۲۰۲۷ء تک مؤخر ہونے کا امکان

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کی انتہائی متوقع فلم 'ماتر بھومی' کی ریلیز ایک بار پھر غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہوگئی ہے۔

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کی انتہائی متوقع فلم ''ماتر بھومی'' کی ریلیز ایک بار پھر غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہوگئی ہے۔ ۲۰۲۰ء کے گلوان وادی تنازع سے متاثر اس فلم کو ابتدا میں 'بیٹل آف گلوان' کے نام سے متعارف کرایا گیا تھا، تاہم بعد میں اس کا نام تبدیل کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق وزارتِ دفاع کی جانب سے فلم کے بعض مناظر اور چین سے متعلق حوالوں پر تحفظات کے باعث منصوبہ تاخیر کا شکار ہے، جبکہ اب فلم کے ۲۰۲۷ء تک مؤخر ہونے کے امکانات بھی ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان کی جنگی ڈراما فلم ''ماتر بھومی'' کی ریلیز ایک مرتبہ پھر غیر یقینی صورتحال کا شکار ہوگئی ہے۔ اگرچہ فلم کو رواں سال سینما گھروں میں پیش کیے جانے کی توقع تھی، تاہم تازہ اطلاعات کے مطابق مختلف انتظامی اور شیڈولنگ مسائل کے باعث اس کی نمائش میں مزید تاخیر ہوسکتی ہے۔ فلم کو ابتدا میں 'بیٹل آف گلوان' کے نام سے پیش کیا گیا تھا، تاہم بعد میں اس کا عنوان تبدیل کر کے ''ماتر بھومی'' رکھ دیا گیا۔ فلم کی کہانی ۲۰۲۰ء میں ہندوستان اور چین کے درمیان گلوان وادی میں ہونے والے فوجی تصادم سے متاثر بتائی جاتی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وزارتِ دفاع نے فلم کے بعض مناظر اور چین سے متعلق حوالوں پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان حالیہ سفارتی تعلقات میں بہتری کے تناظر میں فلم کے کچھ حصوں پر نظرثانی کی ضرورت محسوس کی گئی، جس کے باعث منصوبہ تاخیر کا شکار ہوا۔ بالی ووڈ ہنگامہ کے مطابق ایک تجارتی ذریعے نے بتایا کہ فلم ساز اب بھی ۲۰۲۶ء کے اختتام سے قبل فلم کو ریلیز کرنے کے خواہاں ہیں، تاہم موجودہ صورتحال میں اس کا ۲۰۲۷ء تک مؤخر ہونا بھی خارج از امکان نہیں۔ ذرائع کے مطابق، ''ابھی تمام مسائل حل ہونا باقی ہیں۔ اگر یہ جلد حل بھی ہوجائیں تو سال کے باقی حصے میں موزوں ریلیز تاریخ حاصل کرنا آسان نہیں ہوگا کیونکہ زیادہ تر بڑی تاریخیں پہلے ہی دیگر فلموں کے نام ہوچکی ہیں۔'' رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ اگرچہ فلمی صنعت میں بڑی فلموں کے درمیان ریلیز کی تاریخوں کا ٹکراؤ عام بات ہے، لیکن سلمان خان اس معاملے میں مختلف رویہ رکھتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ''سلمان خان ہمیشہ منصفانہ طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ اگر کسی اور فلم نے پہلے سے کسی تاریخ کا اعلان کیا ہو تو وہ اس سے تصادم سے گریز کرتے ہیں اور اپنی ریلیز سے پہلے متعلقہ فلم سازوں کو اعتماد میں لیتے ہیں۔'' رپورٹ کے مطابق اگر فلم کو بروقت منظوری مل جاتی ہے تو دسہرہ کا تہوار اس کے لیے ایک موزوں ریلیز ونڈو ثابت ہوسکتا ہے۔ انڈسٹری کے ایک ذریعے نے کہا کہ ''اس سال دسہرہ ۲۰/اکتوبر کو ہے، جبکہ اس سے ایک روز قبل بھی تعطیلات کی وجہ سے سینما گھروں میں غیر معمولی رش دیکھنے میں آتا ہے۔ اس طرح ''ماتر بھومی'' کو پانچ روزہ طویل ویک اینڈ کا فائدہ مل سکتا ہے۔'' ذرائع کے مطابق ۳۰/اکتوبر کو متوقع فلم ''رامائن'' کی ریلیز سے قبل اگر ''ماتر بھومی'' نمائش کے لیے آجاتی ہے تو اسے اچھا کاروباری موقع مل سکتا ہے، کیونکہ اس کے بعد نومبر کے آخری ہفتے تک کسی بڑی ہندی فلم کی ریلیز متوقع نہیں۔ تاہم اگر زیرِ التوا معاملات جلد حل نہ ہوئے تو فلم کی ریلیز آئندہ سال تک منتقل کی جاسکتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایسی صورت میں سلمان خان ۲۰۲۷ء میں دو بڑی فلموں کے ساتھ سینما گھروں میں نظر آسکتے ہیں۔ ان میں ایک فلم معروف ہدایت کار وامشی پیڈیپلی کی ہے، جس کا عنوان ابھی سامنے نہیں آیا اور جس میں نین تارہ بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

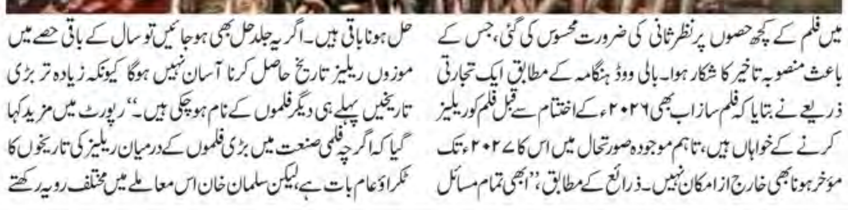

دھورندھر جاپان میں انتہائی ناکام فلم ثابت ہوئی

ممبئی: (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ کی ایکشن ڈراما فلم دھورندھر نے ہندوستان میں زبردست مقبولیت حاصل کرنے کے باوجود جاپانی باکس آفس پر مایوس کر دیا ہے۔ ہدایت کار آدتیہ دھر کی اس فلم کو 10 جولائی کو جاپان کے سینما گھروں میں ریلیز کیا گیا، تاہم ابتدائی رپورٹس کے مطابق فلم توقعات پر پورا اترنے میں ناکام رہی۔ اطلاعات کے مطابق دھورندھر کو جاپان میں تقریباً 80 سینما گھروں میں نمائش کے لیے پیش کیا گیا، لیکن افتتاحی دن فلم دیکھنے والوں کی تعداد 900 سے بھی کم رہی۔ متعدد سینما گھروں میں نشستیں خالی رہیں اور کئی شوز انتہائی کم تماشائیوں کے ساتھ چلائے گئے، جس کے باعث اسے جاپان میں وسیع پیمانے پر ریلیز ہونے والی ہندوستانی فلموں میں کمزور ترین آغاز قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال فلم کی ہندوستان میں شاندار کامیابی کے بالکل برعکس ہے۔ رپورٹس کے مطابق دھورندھر فرنچائز کی ابتدائی دو فلمیں ہندوستان میں مجموعی طور پر تقریباً 200,3 کروڑ روپے کا کاروبار کیا، جس کے بعد بیرون ملک بھی اس فلم سے بڑی توقعات وابستہ کی جا رہی تھیں۔ فلمی تجزیہ نگاروں کے بموجب ممکن ہے جاپانی ناظرین فلم کی کہانی، ایکشن انداز یا تشہیری مہم سے متاثر نہ ہو سکے۔ اگرچہ ماضی میں کئی ہندوستانی فلموں نے جاپان میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے، تاہم وہاں کامیابی کا انحصار صرف بڑے ستاروں پر نہیں بلکہ مقامی ناظرین کی دلچسپی، مثبت آرا اور زبانی تشہیر پر بھی ہوتا ہے۔ دوسری جانب دھورندھر کے پروڈیوسرز یا فلم سازوں نے جاپانی باکس آفس پر فلم کی ابتدائی کارکردگی کے حوالے سے ابھی تک کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا ہے۔ فلمی حلقے اب اس بات پر نظر رکھے ہوئے ہیں کہ آیا یہ ایکشن فلم آنے والے دنوں میں واپسی کر پاتی ہے یا رواں سال کی بیرون ملک سب سے بڑی مایوس کن ریلیز میں شمار ہوگی۔ اگرچہ افتتاحی اعداد و شمار نے سوشل میڈیا پر بحث چھیڑ دی ہے، تاہم فلم کی حتمی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ناظرین کے مجموعی ردعمل پر ہوگا۔ جی ہاں، بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ کی ایکشن ڈراما فلم ''دھورندھر'' (Dhurandhar) بھارت میں زبردست کامیابی حاصل کرنے کے باوجود جاپانی باکس آفس پر بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہے۔ ہدایت کار آدتیہ دھر کی اس فلم کو 10 جولائی 2026 کو جاپان کے سینما گھروں میں ریلیز کیا گیا تھا، لیکن یہ جاپانی ناظرین کو متوجہ کرنے میں ناکام رہی۔ انتہائی کم تماشائی: فلم کو جاپان کے لگ بھگ 80 سینما گھروں میں نمائش کے لیے پیش کیا گیا، لیکن اوپننگ ڈے (افتتاحی دن) پر فلم دیکھنے والوں کی کل تعداد 900 سے بھی کم ریکارڈ کی گئی۔